قواعد النحو
على
علم النحو

للشيخ محمّد مشتاق جرتكولي رحمه الله

﴿ ترميم و اضافه ﴾

ابوخديجه عبدالحسيب بن محمد حنيف
اشاعتى
استاذ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، اکل کوا

﴿ ناشر ﴾

جامعه اسلاميه اشاعت العلوم، اكلّ كوا

نام کتاب : قواعد النحو علی علم النحو
نام مؤلف : مولانا عبدالحسیب اشاعتی
صفحات : ۱۱۲
سن طباعت : چوتھا ایڈیشن شوال ۱۴۳۸ھ، جون ۲۰۱۷ء
کمپوزنگ : مولانا عبدالحسیب اشاعتی
تزئین : مولانا عبدالحسیب اشاعتی
ناشر : جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکلکوا

ملنے کا پتہ
جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، اکل کوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وضاحت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مجہول پیدا کیا، جب وہ اس دار فانی میں آتا ہے تو اس اجنبی ماحول سے وہ گھبرا کر صرف روتا ہے، اس کو اب ہر چیز سیکھنی ہوتی ہے جس کا سلسلہ شروع کرنے میں سب سے پہلے اس کا فطری شعور اس کی رہنمائی کرتا ہے، وہ بتاتا ہے کہ اسے اگر کسی بھی قسم کی تکلیف ہو تو رونا چاہیے لہذا وہ بھوک لگنے پر روتا ہے، بدن میں کوئی تکلیف پہنچے تو بلبلاتا ہے، پھر آہستہ آہستہ ماں باپ کو پہچانتا ہے، انھیں دیکھ کر خوشی کا اظہار، ہاتھ پاؤں ہلا کر کرتا ہے، اس طرح وہ اپنے سب سے پہلے مدرسہ ماں کی گود میں پہنچ جاتا ہے، جہاں سے وہ بہت سے معاشرتی پہلوؤں کو دیکھ دیکھ کر سیکھتا ہے، پھر جب وہ سن تمیز کو پہنچتا ہے تو والدین کو یہ فکر دامن گیر ہوتی ہے، کہ اپنے لخت جگر کو کس مدرسہ یا اسکول میں داخل کریں تاکہ اس کا مستقبل روشن اور تابناک ہو، اور وہ باوقار انداز میں زندگی گذار سکے، جو بنیادی طور پر صرف اچھی تعلیم و تربیت سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

اچھی تعلیم و تربیت کے لیے تین چیزیں بہت اہم ہوتی ہیں:

(۱) طالب علم، جس کو علم حاصل کرنے میں دلچسپی اور شوق ہو۔

(۲) مخلص استاذ، جو ہمیشہ اپنے طالب علم کے لیے متفکر ہو۔

(۳) نصاب تعلیم، جو طالب علم کے ذہن و دماغ اور عمر کے مطابق معیاری ہو۔

اس میں شک نہیں کہ "درس نظامی" تاریخ انسانی کے لیے تیار کیے گئے نصابوں میں سے ایک کامیاب اور موثر ترین نصاب ہے، جس سے بے شمار نابغہ روزگار ہستیاں برصغیر میں وجود پذیر ہوئی، اور ہو رہی ہیں، اور

ان شاء اللہ ہوتی رہیں گی، البتہ بعض کتابوں میں عصر حاضر کے طلبہ کی ذہنیت کو سامنے رکھ کر کچھ تسہیل و ترمیم کی ضرورت محسوس ہوتی نظر آ رہی ہے، جس سے اس کی افادیت

میں مزید اضافہ ہونے کی امید ہے ،اسی ضرورت کے پیش نظر جامعہ اکل کوا کے بعض نوجوان فضلاء نے ، جو تقریباً ایک عشرے سے علم نحو کی تدریسی خدمت انجام دے رہے ہیں، ''علم النحو'' جو ایک بنیادی کتاب ہے اس پر جدید کمپیوٹر کتابت کے ساتھ مندرجہ ذیل کام کیے ہیں:

(۱) کتاب کی ترتیب میں تبدیلی (۲) بعض ضروری مباحث کی شمولیت (۳) زبان میں جدید اسلوب کی رعایت (۴) قواعد کے اخیر میں قرآن کریم کی آسان امثلہ کا اضافہ (۵) بعض مختصر مباحث میں ضروری اضافہ (۶) فہرست کا اضافہ

درس نظامی میں نحو صرف پڑھانے کا مقصد قرآن وحدیث کا سمجھنا ہے، اسی غرض سے قواعد کے ساتھ قرآن کریم کی آسان مثالوں کا اضافہ کیا گیا ہے، تاکہ آغاز ہی سے طلبہ قرآن کریم کے ساتھ منسلک ہو جائیں، اور اس کی آیتوں میں قوعد کی تطبیق آسانی کے ساتھ کرسکیں، جہاں قرآن کریم کی کوئی آسان مثال جو طلبہ کے ذہنی سطح کے مطابق ہو نہیں ملی وہاں عام مثالیں ہی دی گئی ہیں،

اساتذہ کرام صرف کتابوں کی مثالوں پر ہی اکتفا نہ کریں، بل کہ اپنی طرف سے بھی مثالیں دیں اور قواعد کو سمجھانے کی کوشش کریں، بڑی کتابوں کی طرح کم از کم ایک مرتبہ آئندہ سبق کا مطالعہ کرلیں اور ذہن میں خاکہ بنالیں کہ یہ سبق کس انداز میں پڑھانا ہے، اور جو طریقہ تدریس دی گیا ہے اسی کی مطابق پڑھانے کی کوشش فرمائیں۔

امید ہے کہ اہل مدارس اس کوشش کو پسند فرما کر طلبہ کے لیے مفید محسوس کریں گے اور مزید اپنے مشورہ سے نوازیں گے، دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ''سلسلة الكتب المدارسية في ثوب جديد'' کو اللہ مزید آگے بڑھائے اور طلبہ کے لیے انفع بنائیں، آمین۔

مولانا محمد حذیفہ صاحب وستانوی

(ناظم تعلیمات جامعہ اکل کوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض خاطر

الحمد للہ اس کتاب ''قواعد النحو علی علم النحو'' کا چوتھا ایڈیشن پیش کرنے میں بڑی خوشی و مسرت محسوس ہو رہی ہے، یہ کتاب مولانا مشتاق علی صاحب چرتھاولی کی ''علم النحو'' کو سامنے رکھ کر ترتیب دی گئی ہے، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، سب سے پہلے ایڈیشن میں جہاں کچھ بحثوں کا اضافہ کیا گیا تھا وہیں کچھ چیزوں کو حذف کر دیا گیا تھا بعض مقامات پر اصطلاحی تعبیر کو چھوڑ کر زبان کو آسان کیا گیا تاکہ طلبہ کو دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے، اکثر مقامات پر قرآنی امثلہ کا اضافہ کیا گیا تاکہ طلبہ کا ابتداء سے ہی قرآن کے ساتھ ایک ربط قائم ہو جائے۔

دوسرے ایڈیشن میں ان تمام چیزوں کے ساتھ تشریح طلب قواعد کی حاشیہ میں تشریح کی گئی، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا میں عربی اول کی دس ترتیب ہیں، جن میں ماہر اساتذہ اس کتاب کو پڑھاتے ہیں، ان میں سے اکثروں کی یہ رائے سامنے آئی کہ حاشیہ کی ضروری چیزیں حاشیہ میں ہی رہ جاری ہیں، لہذا تیسرے ایڈیشن میں ان تشریحات کو سبق کی طرح متن کے ساتھ جوڑ دیا گیا اور ساتھ میں طلبہ کے لیے اکثر مقامات پر مثالوں کا اضافہ بھی کر دیا گیا، لیکن سال کے آخر میں تمام پڑھانے والے اساتذہ سے جب مذاکرہ ہوا تب یہ بات سامنے آئی کہ ان تشریحات اور مثالوں کی وجہ سے کتاب تھوڑی طویل ہو گئی ہے، اور چونکہ طلبہ کو یہ کتاب پوری حفظ کروائی جاتی ہے، اور سبقا سبقا ہر طالب علم سے سنا جاتا ہے، اور اس طوالت کی وجہ سے طلبہ کو دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، الحمد للہ ۲۰۰۳ سے بندہ کے ذمہ علم النحو کی تدریسی خدمت ہے، چنانچہ یہ بات بندہ نے بھی محسوس کی، اور جب یہ بات ہمارے ناظم تعلیمات مولانا حذیفہ صاحب کے سامنے پیش کی گئی، تو اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے، انہوں نے چھ اساتذہ (مولانا عبد العظیم صاحب امراوتی، مولانا صادق صاحب ٹونڈاپوری، مفتی مجاہد صاحب پھلمبری، مفتی عبد الرشید صاحب) کی کمیٹی بنا کر ہمارے ذمہ اس کتاب کو ترتیب دینے کی ذمہ داری دی، الحمد للہ

تمام احباب نے اس کتاب کو از سر نو دیکھا اور مفید مشوروں سے نوازا، خصوصا مفتی مجاہد صاحب، اور اور مولانا الطاف صاحب کشمیری کا میں شکر گزار ہوں جنہوں نے رمضان کی تمام تر مصروفیتوں کے باوجود پروف ریڈنگ اور حذف و ترمیم کے مشکل مرحلے میں بندہ کا ساتھ دیا، اللہ تعالی ان تمام احباب کے علم میں برکت عطا فرمائے اور دارین میں اجر عظیم سے نوازے۔ (آمین)

چوتھے ایڈیشن میں اس پوری کتاب میں دو سائز کے فونٹ استعمال کیے گئے ہیں، بنیادی قواعد کی باتوں کو بڑے حروف کے ساتھ لکھا گیا ہے، اور جو تشریحی باتیں، ترکیبیں اور اضافی مثالیں تھی ان کے لیے چھوٹا فونٹ استعمال ہوا ہے، اساتذہ سے گذارش ہے کہ وہ طلبہ کو صرف ان قواعد کے حفظ کرنے کا مکلف بنائیں جو بڑے حروف میں لکھے گئے ہیں، اور جو باتیں چھوٹے حروف میں ہیں، ان کو یاد تو نہ کروائیں لیکن سمجھانا اساتذہ کے لیے ضروری ہے، ترکیبوں اور قواعد کو سمجھانے کے لیے تختہ سیاہ کا استعمال ضرور فرمائیں، پوری کتاب کو اسباق میں تقسیم کیا گیا ہے، اکثر جگہوں پر اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ ایک سبق اتنا ہی بڑا ہو جتنا ایک طالب علم ایک دن میں آسانی سے یاد کر سکے، کچھ اسباق طویل ہیں تو اساتذہ اپنے اعتبار سے طلبہ کو یاد کرنے کے لئے سبق دیں لیکن آٹھ سطروں سے زیادہ سبق نہ دیں، ورنہ طلبہ کو یاد کرنے میں مشکلات سے دوچار ہوں گے، ہر ہفتہ میں کسی دن پورے ہفتے کا دورہ، اور ہر مہینے کے آخر میں دو دن پورے مہینے میں پڑھایا ہوا سبق کا دور ضرور سنا جائے۔

آخر میں آپ تمام احباب سے درخواست ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی غلطی رہ گئی ہو یا کوئی مفید مشورہ ہو تو ضرور مطلع فرمائیں، اور دعا کریں کہ یہ کوشش آخرت میں ہماری نجات کا ذریعہ بنے۔

عبدالحسیب اشاعتی عفی عنہ

خادم

جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمده ونصلي علیٰ رسوله الکریم

سبق (۱)

﴿علم نحو کی تعریف، موضوع﴾

<u>علم نحو کی تعریف</u>: عربی کا علم نحو وہ علم ہے جس میں اسم، فعل اور حرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کی ترکیب اور ہر کلمہ کے آخری حرف کی حالت معلوم ہو۔

<u>فائدہ</u>: اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ انسان عربی زبان بولنے اور لکھنے میں ہر قسم کی غلطی سے محفوظ رہے، مثلاً: زَیْدٌ، دَارٌ، دَخَلَ، فِي، یہ چار کلمے ہیں، اب ان چاروں کو جوڑ کر ایک جملہ بنانا اور اس کو صحیح طور پر ادا کرنا یہ علم نحو سے حاصل ہوتا ہے۔

<u>موضوع</u>: اس علم کا کلمہ اور کلام ہے۔

سبق (۲)

﴿کلمہ اور کلام﴾

<u>لفظ</u>: جو بات آدمی کی زبان سے نکلے اس کو لفظ کہتے ہیں،

پھر اس لفظ کا اگر کوئی معنی ومطلب ہو، تو اس کو لفظِ موضوع، اور اگر کوئی معنی نہ ہو تو اس کو لفظِ مہمل کہتے ہیں (جیسے زید لفظ موضوع ہے اور اس کا الٹا دیز مہمل)۔

لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں: (۱) مفرد (۲) مرکب

<u>مفرد</u>: اس اکیلے لفظ کو کہتے ہیں، جو ایک معنی بتائے، جیسے: اَللّٰهُ، مُحَمَّدٌ.

مفرد لفظ کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔

سبق (۲)

﴿اسم﴾

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

اسم: وہ کلمہ ہے جو کسی چیز کا نام ہو۔ انسان، جاندار، اور بے جان چیزوں کے لئے بولا جاتا ہو، اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے، جیسے:

حَامِدٌ، سَلْمٰی، اَلْاَسَدُ (شیر)، اَلشَّجَرُ (درخت)، اَلْقَمَرُ (چاند)، اَلْوَرْدَۃُ (گلاب)، اَلْمَکَّۃُ، اَلْمَدِیْنَۃُ وغیرہ۔

اسم کو پہچاننے کے لئے کچھ علامتیں ہیں، جو اسم کے ساتھ ہی خاص ہیں،

جیسے: اسم کے شروع میں "الف لام" ہو، مثلاً: اَلْمَسْجِدُ، اَلْکِتَابُ، اَلْقَلَمُ

یا آخر میں "تنوین" ہو، جیسے: مَسْجِدٌ، کِتَابٌ، قَلَمٌ

یا آخر میں گول "ۃ" ہو، جیسے: کَلِمَۃٌ، مَدْرَسَۃٌ، شَجَرَۃٌ وغیرہ

نوٹ: کسی بھی اسم پر الف لام اور تنوین دونوں ایک ساتھ نہیں آسکتے۔

(ان کے علاوہ بھی کچھ علامتیں ہیں جو اسم کے ساتھ خاص ہیں جن کی تفصیل ان شاء اللہ آگے آئے گی۔)

(عربی زبان میں کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں، جن سے کئی لفظ بنتے ہیں، اور کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن سے کوئی لفظ نہیں بنتا، الفاظ کے بننے اور نہ بننے کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں، جس کی تفصیل آئندہ سبق میں پڑھیں۔)

سبق (٤)

﴿اسم کی قسمیں﴾

اسم کی تین قسمیں ہیں: (۱) جامد (۲) مصدر (۳) مشتق

جَامِدْ: وہ اسم ہے کہ جو نہ خود کسی لفظ سے بنا ہو، اور نہ اس سے کوئی لفظ بنا ہو، جیسے اُمٌّ (ماں)، أَبٌ (باپ) .

مَصْدَرْ: وہ اسم ہے کہ جو خود تو کسی لفظ سے نہیں بنتا، مگر اس سے بہت سارے لفظ بنتے ہیں، جیسے فَتْحٌ، نَصْرٌ، ضَرْبٌ، سَمْعٌ، کَرَمٌ، حِسْبَانٌ وغیرہ۔

مُشْتَقْ: وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہو۔

سبق (٥)

﴿مشتق کی قسمیں﴾

مشتق کی سات قسمیں ہیں:

(۱) اسم فاعل :جیسے سَامِعٌ (سننے والا)

(۲) اسم مفعول :جیسے مَسْمُوْعٌ (سنا ہوا)،

(۳) اسم صفت :جیسے سَمِیْعٌ (ہمیشہ سننے والا)،

(۴) اسم مبالغہ :جیسے سَمَّاعٌ (بہت زیادہ سننے والا)،

(۵) اسم تفضیل :جیسے أَسْمَعُ (سب سے زیادہ سننے والا)،

(۶) اسم ظرف :جیسے مَسْمَعٌ (سننے کی جگہ)

(۷) اسم آلہ :جیسے مِسْمَعٌ (سننے کا آلہ)۔

سبق (۶)

﴿فعل﴾

فعل: وہ کلمہ ہے جس کے ذریعہ کسی کام کے ہونے نہ ہونے، یا کرنے نہ کرنے کے بارے میں معلوم ہو اور یہ بھی معلوم ہو کہ وہ کام کس زمانہ میں ہوا ہے۔

زمانے تین ہوتے ہیں:

(۱) ماضی: گزرا ہوا وقت، جیسے: قَرَأَ (اس نے پڑھا)،

(۲) حال: موجودہ وقت، جیسے: یَسْمَعُ (وہ سن رہا ہے)،

(۳) مستقبل: آنے والا وقت، جیسے: یَکْتُبُ (وہ لکھے گا)۔

سبق (۷)

﴿فعل کی قسمیں﴾

فعل کی چار قسمیں ہیں: (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر (۴) نہی۔

فعل ماضی: کسی کام کو گذرے ہوئے زمانہ (ماضی) میں بتانا مقصود ہو تو فعل ماضی لایا جاتا ہے، جیسے: فَتَحَ (اس نے کھولا)، نَصَرَ (اس نے مدد کی)۔

فعل مُضَارِع: کسی کام کے زمانہ موجودہ (حال)، یا زمانہ آئندہ (مستقبل) میں بتانا مقصود ہو، تو فعل مضارع لایا جاتا ہے، جیسے: یَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولے گا)، یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا مدد کرے گا)۔

فعل اَمر: کسی سے کوئی کام کرنے کو کہا جائے تو اس کے لئے فعل امر لایا جاتا ہے، جیسے: اِقْرَأْ (تو پڑھ)، اِسْمَعْ (تو سن)، اُكْتُبْ (تو لکھ)۔

فعل نہی: کسی کو کوئی کام کرنے سے روکا جائے تو اس کے لئے فعل نہی لایا جاتا ہے، جیسے لَا تَضْرِبْ (تو مت مار)، لاتَقْتُلْ (تو قتل مت کر)، لاتَلْعَبْ (تو مت کھیل)۔

سبق (۸)

﴿علامات فعل﴾

عربی زبان میں اسم کی طرح فعل کو پہچاننے کے لئے بھی کچھ علامتیں ہیں، جو فعل کے ساتھ ہی خاص ہیں۔

(۱) کلمہ کے شروع میں "قَدْ" ہو، جیسے: قَدْ أَفْلَحَ ،قَدْ يَعْلَمُ ۔

(۲) "ضمیرِ متصل" فعل ماضی کے آخر میں ہو، جیسے: أَنْعَمْتَ ۔

(۳) "تْ" ساکن فعل ماضی کے آخر میں ہو، جیسے: عَلِمَتْ ۔

(۴) "سین" فعل مضارع کے شروع میں ہو، جیسے: سَيَقُوْلُ ۔

(۵) "سَوْفَ" فعل مضارع کے شروع میں ہو، جیسے: سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۔

(٦) "نونِ تاکید ثقیلہ یا خفیفہ" فعل مضارع کے آخر میں ہو، جیسے: لَنَدْخُلَنَّ اور لَنَكُوْنَنْ.

(۷) امر ہو، جیسے: اُسْجُدْ (تو سجدہ کر)

(۸) نہی ہو، جیسے: لَا تَقُلْ (آپ نہ کہو)۔

سبق (۹)

﴿حرف اور اس کی قسمیں﴾

حرف: وہ کلمہ ہے جس کا معنی اس وقت تک سمجھ میں نہ آئے، جب تک وہ کسی اسم یا فعل کے ساتھ نہ ملے جیسے مِنْ (سے)، فِيْ (میں)۔

حرف کی دو قسمیں ہیں: (۱) عامل (۲) غیر عامل

عامل: ایسا حرف ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کے بعد آنے والے اسم اور فعل میں کچھ لفظی تبدیلی ہوجاتی ہیں، جیسے: مِنَ اللّٰهِ میں "مِنْ" کی وجہ سے زیر آیا، إِنَّ اللّٰهَ میں "إِنَّ" کی وجہ سے زبر آیا، لَنْ يَّضُرَّ میں "لَنْ" کی وجہ سے زبر آیا، لَمْ نَجْعَلْ میں "لَمْ" کی وجہ سے سکون آیا۔

غیر عامل: ایسا حرف ہوتا ہے جس کے آنے سے بعد والے اسم یا فعل میں کوئی لفظی تبدیلی نہیں ہوتی، جیسے هَلْ زَيْدٌ قَائِمٌ؟ (کیا زید کھڑا ہے؟)

یہاں "زَيْدٌ قَائِمٌ" میں "هل" کی وجہ سے کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

(اس لئے کہ حرف کو صرف ربط پیدا کرنے اور جوڑنے کے لئے ہی بنایا گیا ہے، جیسے: اَلْقُرْاٰنُ فِي الْعَرَبِيَّةِ (قرآن عربی میں ہے) اس مثال میں "اَلْقُرْاٰنُ" اور "الْعَرَبِيَّةِ" دونوں اسم ہیں ان دونوں کو "في" حرف نے جوڑ دیا، جس کی وجہ سے تینوں کلموں کے معنی صحیح طور پر سمجھ میں آ گئے اگر اکیلے "فِــي" ہی ہوتا، تو اس کے معنی سمجھ میں نہ آتے، اور اسی طرح اگر دونوں اسموں کے درمیان "في" نہ ہوتا، تو "اَلْقُرْاٰنُ" اور "الْعَرَبِيَّةُ" کے معنی تو سمجھ میں آتے لیکن دونوں کا آپس میں کیا ربط ہے یہ صرف درمیان میں "في" کے لانے کی وجہ سے معلوم ہوا ہے)۔

سبق (۱۰)

﴿مُرَکب کی قسمیں﴾

مرکب: وہ لفظ ہے جو دو یا دو سے زائد لفظوں سے مل کر بنے اور ایک سے زائد معنی بتائے، جیسے: عَبْدُاللّٰہِ (اللہ کا بندہ)، رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ (مہربان رسول)، اَللّٰہُ اَحَدٌ (اللہ ایک ہے)، وغیرہ۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں: (۱) مرکب ناقص (۲) مرکب تام۔

مرکب ناقص: الفاظ کے مجموعہ سے سننے والے کو پوری بات سمجھ میں نہ آئے، تو اس کو مرکب ناقص کہتے ہیں جیسے عَبْدُاللّٰہِ ، رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ۔

مرکب تام: الفاظ کے مجموعہ سے سننے والے کو پوری بات سمجھ میں آجائے، تو اسے مرکب تام کہتے ہیں، جیسے ذَھَبَ زَیْدٌ (زید گیا)

یا کسی بات کی طلب معلوم ہو، جیسے اِیْتِ بِالْمَآءِ (پانی لا)

(پہلی بات سے سننے والے کو زید کے جانے کی خبر معلوم ہوئی، اور دوسری بات سے معلوم ہوا کہ کہنے والا پانی طلب کرتا ہے)

نوٹ: مرکب ناقص کو "مرکب غیر مفید" اور مرکب تام کو "مرکب مفید، جملہ اور کلام" بھی کہا جاتا ہے۔

(مرکب ناقص اور مرکب غیر مفید کی چند قسمیں ہیں، جن کی نشاندہی ان کے مواقع پر کر دی جائے گی ان میں دو کا استعمال زیادہ ہوتا ہے: (۱) مرکب اضافی (۲) مرکب توصیفی)

سبق (۱۱)

﴿مُرَکّب اضافی﴾

مرکب اضافی: وہ مرکب ناقص ہے، جو ایسے دولفظوں سے مرکب ہوتا ہے، جس میں ایک لفظ کی نسبت دوسرے لفظ کی طرف کی جاتی ہے، پہلے لفظ کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہیں،

ترجمہ پہلے مضاف الیہ کا ہوتا ہے، پھر مضاف کا، اور ترجمہ میں ان دونوں کے درمیان ”کا، کے، کی، را، رے، ری، نا، نے، نی“ میں سے کوئی ضرور آتا ہے،

مضاف پر الف لام اور تنوین کبھی نہیں آتی، اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے یعنی اس پر زیر آتا ہے، جیسے: عَبْدُاللّٰہِ (اللہ کا بندہ)۔

(اس عربی مثال میں پہلا لفظ عبد مضاف اور دوسرا لفظ اللہ مضاف الیہ ہے، ترجمہ میں اس کے برخلاف، اللہ مضاف الیہ پہلے اور بندہ مضاف بعد میں ہے، اور دونوں کے درمیان لفظ ”کا“ آرہا ہے۔ (اسی طرح دیگر مثالوں کو سمجھو اور مشق کرو)۔

مثالیں: لَیْلَۃُ الْقَدْرِ (قدر کی رات)، رَسُوْلُ اللّٰہِ (اللہ کا رسول)، نَصْرُ اللّٰہِ (اللہ کی مدد)، أَصْحَابُ الرَّسُوْلِ (رسول کے صحابہ)، إِطَاعَۃُ الرَّسُوْلِ (رسول کی اطاعت)۔

فائدہ: را، رے، ری اور نا، نے، نی کا استعمال ہمارا ہمارے ہماری اور اپنا اپنے اور اپنی جیسے الفاظ میں ہوتا ہے جیسے: دِیْنُنَا ہمارا دین، کِتَابُنَا اپنی کتاب وغیرہ

سبق (۱۲)

﴿مُرَکّب توصیفی﴾

مرکب توصیفی: وہ مرکب ناقص ہے جو دو ایسے لفظوں سے مرکب ہوتا ہے، جس میں پہلا لفظ اسم ذات ہوتا ہے، اور دوسرے لفظ کے ذریعہ اس اسم ذات کا وصف بیان کیا جاتا ہے، عربی میں پہلے لفظ کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں، ترجمہ پہلے صفت کا ہوتا ہے پھر موصوف کا۔

مثالیں: رَجُلٌ عَالِمٌ (عالم آدمی) وَلَدٌ کَبِیْرٌ (بڑا لڑکا)

اَلْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (بڑی کامیابی)، حَیَاۃٌ طَیِّبَۃٌ (اچھی زندگی)

اِلٰہٌ وَاحِدٌ (ایک خدا)، عَبْدٌ مُؤْمِنٌ (مومن بندہ).

(مضاف اور موصوف ہونا یہ اسم کی علامتوں میں سے ہے۔)

سبق (۱۳)

﴿جُمْلَہ﴾

جملہ دو چیزوں سے مل کر پورا ہوتا ہے: (۱) مسند (۲) مسند الیہ

مُسْنَد: کوئی ایسا اسم یا فعل ہوتا ہے، جس کی نسبت کسی خاص اسم کی طرف ہوتی ہے

مُسْنَد اِلَیْہ: وہ خاص اسم ہوتا ہے، جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی نسبت ہوتی ہے،

جیسے: اَللّٰہُ خَالِقٌ اور خَلَقَ اللّٰہُ

(ان دونوں مثالوں میں "اَللّٰہُ" وہ اسم خاص ہے، جس کی طرف "خَالِقٌ" اسم، اور "خَلَقَ" فعل کی نسبت ہو رہی ہے)۔ (مسند الیہ ہونا اسم کی علامتوں میں سے ہے۔)

☆ کلمہ کی تینوں قسموں میں سے صرف اسم مسند اور مسند الیہ دونوں بن سکتا ہے، جیسے اَللّٰہُ خَالِقٌ میں مسند اور مسند الیہ دونوں ہی اسم ہیں۔

☆ فعل صرف مسند ہوتا ہے مسند الیہ نہیں ہوتا، جیسے اَللّٰہُ خَلَقَ یا خَلَقَ اللّٰہُ۔

☆ حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ،

(حقیقت یہ ہے کہ حرف کلام میں مقصود نہیں ہوتا بلکہ وہ محض ربط اور جوڑ کا فائدہ دیتا ہے، اور یہ ربط کبھی دو اسموں میں ہوتا ہے، جیسے نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ میں "عَلٰی" نے دو اسموں کو جوڑ دیا، یا اسم اور فعل میں ہو، جیسے جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ میں "ب" نے اسم اور فعل کو جوڑ دیا، یا دو فعلوں میں جیسے اُسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا میں "واو" دو فعلوں کے درمیان ربط کا فائدہ دے رہا ہے۔)

سبق (١٤)

﴿جملہ کی قسمیں﴾

جملہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے، جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے، جیسے کوئی: اَنَا مُسْلِمٌ کہے تو ہو سکتا ہے کہ کہنے والا سچ کہہ رہا ہو اور وہ مسلمان ہو، یا یہ کہ وہ جھوٹ بول رہا ہو اور غیر مسلم ہو۔

جملہ اِنشائیہ: وہ جملہ ہے، جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہا جا سکتا، جیسے کسی نے حکم دیا: اِقْرَأْ (تو پڑھ) تو اب کہنے والے کو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ سچا ہے یا جھوٹا ہے۔

سبق (۱۵)

﴿جملہ اسمیہ، جملہ فعلیہ﴾

(جملے کے پہلے جزء کے اسم یا فعل ہونے کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمیں ہیں:
(۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ)

جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء اسم ہو، جیسے: اَللّٰہُ أَحَدٌ ۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو، جیسے: أَرَادَ اللّٰہُ ۔

★ جملہ اسمیہ میں پہلے جزء کو "مبتدا" اور دوسرے جزء کو "خبر" کہتے ہیں، اور جملہ فعلیہ میں پہلے جزء کو "فعل" اور دوسرے جزء کو "فاعل" کہتے ہیں۔

★ جملہ اسمیہ میں مبتدا مسند الیہ ہوتا ہے اور خبر مسند، اور جملہ فعلیہ میں فاعل مسند الیہ ہوتا ہے اور فعل مسند۔

★ جملہ اسمیہ میں پہلے مبتدا کا ترجمہ ہوتا ہے پھر خبر کا، اور خبر کے بعد ترجمہ میں "ہے، ہیں، ہوں، اور ہو" لگتا ہے۔ جیسے: اَللّٰہُ صَمَدٌ (اللہ بے نیاز ہے)، هُمْ غَافِلُوْنَ (وہ سب غافل ہیں)، أَنَا اللّٰہُ (میں اللہ ہوں)، أَنْتَ مُذَکِّرٌ (آپ سمجھانے والے ہو)۔

★ جملہ فعلیہ کے ترجمہ میں ابتداء فاعل سے ہوتی ہے، اور فعل کا ترجمہ سب سے آخر میں ہوتا ہے، جیسے: أَرَادَ اللّٰہُ (اللہ نے ارادہ کیا)۔

★ جملہ فعلیہ میں فعل، فاعل کے علاوہ مفعول (جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا) بھی ہوتا ہے، جیسے: قَتَلَ دَاوُدُ جَالُوْتَ (داؤدؑ نے جالوت کو قتل کیا)۔

★ جملہ اسمیہ میں خبر کبھی جملہ فعلیہ کی شکل میں آتی ہے جیسے:

اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ (اللہ رزق پھیلاتا ہے)

★ جملہ اسمیہ میں خبر کبھی جار مجرور کی شکل میں آتی ہے، جیسے:

اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ (چراغ شیشہ میں ہے)۔

★ مرکب ناقص یا تو مسند ہوتا ہے یا مسند الیہ پورا جملہ نہیں ہوتا، جیسے:

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ (اللہ آسمانوں کا نور ہے)

(اس مثال میں مبتدا کی خبر، مرکب ناقص کی قسم مرکب اضافی کی شکل میں ہے۔

اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ (تمہارا معبود اکیلا معبود ہے)۔اس مثال میں مبتدا مرکب اضافی کی شکل میں، اور خبر مرکب توصیفی کی شکل میں ہے)

ترکیب:

(طلبہ کو بورڈ پر لکھ کر سمجھائیں کہ ترکیب اس طرح کی جاتی ہے، حفظ نہ کرائیں)

اَللّٰہُ اَحَدٌ: اَللّٰہُ مبتدا، اَحَدٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَرَادَ اللّٰہُ: اَرَادَ فعل، اَللّٰہُ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ: قَتَلَ فعل، دَاوٗدُ فاعل، جَالُوْتَ مفعول بہ،

فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ: اَللّٰہُ مبتدا، یَبْسُطُ فعل، ھو ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل،

اَلرِّزْقَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ: اَلْمِصْبَاحُ مبتدا، فِیْ حرف جار، زُجَاجَةٍ مجرور، جار مجرور مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ: اَللّٰہُ مبتدا، نُوْرُ مضاف، السَّمٰوٰتِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ: إِلٰهُ مضاف، کُمْ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، إِلٰهٌ موصوف، وَاحِدٌ صفت، موصوف صفت مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب کریں، اور اب تک جتنے اسباق ہوئے ہیں ان کا اجراء بھی کرا دیا جائے:

(۱) اَلطَّعَامُ حَاضِرٌ (۲) اَلْمَاءُ بَارِدٌ (۳) اَلْإِنْسَانُ حَاكِمٌ (۴) اَللّٰهُ صَمَدٌ (۵) قَالَ اللّٰهُ (۶) أَنْتَ مُذَكِّرٌ (۷) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (۸) سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ (۹) رَضِيَ اللّٰهُ

سبق (۱۶)

﴿ جملہ انشائیہ کی قسمیں ﴾

(۱) أَمْر: جیسے اُسْجُدْ (سجدہ کر)

(۲) نَهِي: جیسے لَا تَقْتُلْ (قتل مت کر)

(۳) إِسْتِفْهَام: (سوال کرنا) جیسے: اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ؟ تم کہاں جاؤ گے؟

(۴) تَمَنِّي: (تمنا کرنا) جیسے: يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا اے کاش! میں مٹی ہوتا

(۵) تَرَجِّي: (امید کرنا) جیسے: لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (امید ہے کہ تم سمجھو)

(۶) عُقُوْد: (معاملات) جیسے:

بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ (میں نے بیچا اور میں نے خریدا)

(۷) نِدَا: جیسے يَا اَللّٰهُ! (اے اللہ!)

(۸) عَرْض: جیسے أَلَا تَأْتِيْنِي فَأُعْطِيْكَ دِيْنَارًا (تو میرے پاس کیوں نہیں آتا کہ تجھ کو اشرفی دوں (عرض میں کسی شخص کو ایسی چیز پر ابھارتے ہیں جس کی اسے تمنا ہوتی ہے)

(۹) قسم: جیسے وَالتِّيْنِ، وَالزَّيْتُوْنِ (انجیر اور زیتون کی قسم)

(۱۰) تعجب: جیسے مَا أَحْسَنَهٗ (کس چیز نے اس کو حسین کر دیا)

أَحْسِنْ بِهٖ (وہ کس قدر حسین ہے)

(واضح ہو کہ بِعْتُ و اِشْتَرَیْتُ اصل میں جملہ فعلیہ خبریہ ہیں، لیکن جب خرید وفروخت کے وقت بیچنے والا "بِعْتُ" اور خریدنے والا "اِشْتَرَیْتُ" کہے تو جملہ خبریہ نہ ہوگا، کیونکہ اس میں سچ اور جھوٹ کا احتمال نہیں ہے، اس لئے اس قسم کو "انشاء بصورت خبر" کہتے ہیں، ہاں اگر کوئی خرید وفروخت کے علاوہ وہ کہے کہ بِعْتُ الْقَلَمَ (میں نے قلم بیچا) اِشْتَرَیْتُ الْکِتَابَ (میں نے کتاب خریدی)، تو اس وقت جملہ خبریہ ہوں گے۔)

سبق (۱۷)

﴿ مُعْرَبْ اور مَبْنِی ﴾

آخری حرف کی تبدیلی کے اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) معرب (۲) مبنی

معرب: وہ کلمہ ہے جس کا آخری حرف ہمیشہ بدلتا رہتا ہے، یعنی عامل کے بدلنے سے اس کے آخری حرف پر ہمیشہ تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

اعراب: جو چیز آخری حرف پر بدلتی ہے اس کو اعراب کہتے ہیں،

محل اعراب: آخری حرف کو محل اعراب کہتے ہیں۔

مبنی: وہ کلمہ ہے، جو ہمیشہ ایک حال پر رہتا ہے، یعنی عامل کے بدلنے سے اس کے آخر میں کوئی لفظی تبدیلی نہیں ہوتی، جیسے: هٰذَا اِفْكٌ مُّبِيْنٌ، هٰذَا حالت رفع میں، اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ، هٰذَا حالت نصب میں، قَبْلَ هٰذَا، هٰذَا حالت جر میں، ان تینوں مثالوں میں میں "هٰذَا" مبنی ہے کہ ہر حالت میں یکساں ہے۔

نوٹ: جس لفظ سے پہلے جیسا عامل ہوگا، وہ لفظ اسی حالت میں کہا جائے گا۔

فائدہ : معرب اور مبنی کی تعریف ایک فارسی شعر میں۔

مبنی آں باشد کہ ماند برقرار

معرب آں باشد کہ گردد بار بار

سبق (۱۸)

﴿ اعراب ﴾

★اسم کے تین اعراب ہیں: (۱) رفع (۲) نصب (۳) جر۔

جس اسم پر رفع ہو اس کو مرفوع، جس پر نصب ہو اس کو منصوب اور جس پر جر ہو اس کو مجرور کہتے ہیں،

اعراب دو شکلوں میں نظر آتے ہیں:

(۱) حرکتی، جیسے: ضمہ، فتحہ، کسرہ، (۲) حرفی، جیسے: واو، الف، یاء

اعراب حرکتی کی مثال: قَالَ اللهُ میں اَللهُ پر رفع ہے، ضمہ کی شکل میں، إِنَّ اللهَ میں اَللهَ پر نصب ہے، فتحہ کی شکل میں، لِلّٰهِ میں اَللهِ پر جر ہے، کسرہ کی شکل میں۔

ان تینوں مثالوں میں لفظ "اَللّٰه" کا اعراب بدل رہا ہے اس لئے وہ معرب ہے اور آخری حرف "ہاء" محل اعراب ہے۔

اعراب حرفی کی مثال: أَنَا أَخُوْكَ میں أَخٌ پر رفع ہے، واو کی شکل میں، أَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا میں أَخٌ پر نصب ہے الف کی شکل میں، عَلٰى أَخِيْهِ میں أَخٌ پر جر ہے، یا کی شکل میں۔

ان تینوں مثال میں لفظ "أَخٌ" کا اعراب بدل رہا ہے اس لئے وہ معرب ہے اور آخری حرف "خاء" محل اعراب ہے۔

★ یہ اعراب کبھی نظر نہیں آتے، جب نظر نہیں آتے تو ان کو اعراب تقدیری کہتے ہیں، جیسے: قَالَ مُوْسی، اِنَّ مُوسی، لِمُوسی

ان تینوں مثالوں میں موسی پر اعراب تقدیری آرہا ہے۔

عوامل: آخری حرف پر جن کے سبب یہ تبدیلی ہوتی ہے ان کو عوامل کہتے ہیں۔

عوامل بھی تین طرح کے ہوتے ہیں:

(۱) عامل رافع (۲) عامل ناصب (۳) عامل جار

سبق (۱۹)

﴿ مبنی کے اقسام ﴾

کلمہ کی تینوں قسموں میں سے تین چیزیں ہمیشہ مبنی ہوتی ہیں:

(۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) تمام حروف،

(ان تینوں کو مَبْنِیُ الْاَصْل بھی کہا جاتا ہے)۔

★ تمام اسم معرب ہوتے ہیں، صرف وہ اسم مبنی ہوتے ہیں، جو مَبْنِیُ الْاَصْل کے مشابہ ہوں۔

(مشابہت کئی طرح سے ہوتی ہے، وہ آپ آئندہ سال ہدایۃ النحو میں پڑھیں گے)

★ متمکن کے معنی جگہ دینے والا، اور اسم معرب بھی اعراب کو جگہ دیتا ہے، اسی لیے اس کو اسم متمکن کہتے ہیں، اور اسم مبنی اعراب کو جگہ نہیں دیتا، لہذا اس کو اسم غیر متمکن کہتے ہیں۔

★ اسم معرب کو اسم مُتَمَکِّن، اور اسم مبنی کو اسم غیر مُتَمَکِّن بھی کہتے ہیں۔

★ فعل مضارع معرب ہوتا ہے، سوائے ان صورتوں کے، جن میں فعل مضارع کے آخر میں نونِ جمع مؤنث یا نونِ تاکید ہو، جیسے: يَفْعَلْنَ، تَفْعَلْنَ، لَيَفْعَلَنَّ اور لَيَفْعَلَنْ.

سبق (۲۰)

﴿ضمیریں﴾

اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں:

(۱) ضمیریں (۲) اسمائے موصول (۳) اسمائے اشارہ (۴) اسمائے اصوات (۵) اسمائے افعال ا(۶) اسمائے ظروف (۷) اسمائے کنایات (۸) مرکب بنائی۔

ضمیر: وہ اسم ہے جو کسی اسم کی جگہ بولا جائے، وہ اسم اس ضمیر کا مرجع کہلاتا ہے اور ضمیر اسی کے مطابق لائی جاتی ہے۔

ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) ضمیر مرفوع متصل (۲) ضمیر مرفوع منفصل (۳) ضمیر منصوب متصل (۴) ضمیر منصوب منفصل (۵) ضمیر مجرور متصل۔

سبق (۲۱)

﴿ضمیر مرفوع متصل﴾

ضَرَبْتُ (تُ)	ضَرَبْنَا (نَا)	ضَرَبْتَ (تَ)	ضَرَبْتُمَا (تُمَا)
ضَرَبْتُمْ (تُمْ)	ضَرَبْتِ (تِ)	ضَرَبْتُمَا (تُمَا)	ضَرَبْتُنَّ (تُنَّ)
ضَرَبَا (الف)	ضَرَبُوْا (واو)	ضَرَبَتَا (الف)	ضَرَبْنَ (نَ)

یہ ضمیریں ہمیشہ ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل واقع ہوتی ہیں، اور کبھی افعال

ناقصہ کا اسم بھی بنتی ہیں۔ یہ ضمیریں ہمیشہ فعل ماضی کے ساتھ ہی لگتی ہیں، سوائے ''الف''، ''واو'' اور ''نون'' کے یہ تینوں فعل مضارع، امر اور نہی کے تثنیہ، جمع مذکر و مؤنث کے صیغوں میں بھی آتی ہیں۔

تنبیہ: واحد مذکر غائب میں ضَرَبَ (هُوَ) اور واحد مؤنث غائب میں ضَرَبَتْ (هِيَ) ضمیر پوشیدہ ہے۔ ان کو ''ضمیر مستتر'' کہتے ہیں۔

سبق (۲۲)

﴿ضمیر مرفوع منفصل﴾

أَنَا	نَحْنُ	
أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ
أَنْتِ	أَنْتُمَا	أَنْتُنَّ
هُوَ	هُمَا	هُمْ
هِيَ	هُمَا	هُنَّ

تنبیہ: یہ ضمیریں اکثر جملہ کے شروع میں آتی ہیں، اور ترکیب میں مبتدا واقع ہوتی ہیں، جیسے: أَنَا يُوْسُفُ میں ''أنا'' ضمیر مبتدا بن رہی ہے۔

اور کبھی فعل کے بعد واقع ہوتی ہے، اور ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل بنتی ہیں، جیسے: اُسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ میں ''أَنْتَ'' ضمیر فاعل بن رہی ہے۔

سبق (۲۳)

﴿ضمیر منصوب متصل﴾

ضَرَبَنِي (ی) ضَرَبَنَا (نَا)

ضَرَبَكَ (كَ)	ضَرَبَكُمَا (كُمَا)	ضَرَبَكُمْ (كُمْ)	ضَرَبَكِ (كِ)
ضَرَبَكُمَا (كُمَا)	ضَرَبَكُنَّ (كُنَّ)	ضَرَبَهُ (هُ)	ضَرَبَهُمَا (هُمَا)
ضَرَبَهُمْ (هُمْ)	ضَرَبَهَا (هَا)	ضَرَبَهُمَا (هُمَا)	ضَرَبَهُنَّ (هُنَّ)

تنبیہ: یہ ضمیریں اگر فعل سے ملی ہوں تو مفعول بہ بنتی ہے، جیسے خَلَقَنِیْ میں "ی" ضمیر مفعول بہ بن رہی ہے اور اگر حروف مشبہ بالفعل سے مل کر آئیں تو ان کا اسم بنتی ہیں، جیسے إِنِّیْ أَسْکَنْتُ میں "ی" ضمیر إِنَّ کا اسم بن رہی ہے

ترکیب: خَلَقَنِیْ: خَلَقَ فعل، اس میں ضمیر ھُوَ کی اس کا فاعل نون وقایہ کا، "ی" ضمیر متکلم کی مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

إِنِّیْ أَسْکَنْتُ: إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، "ی" ضمیر إِنَّ کا اسم، أَسْکَنْتُ فعل اپنے فاعل سے مل کر إِنَّ کی خبر، إِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سبق(۲٤)

﴿ضمیر منصوب منفصل﴾

	إِیَّایَ	إِیَّانَا
إِیَّاكَ	إِیَّاكُمَا	إِیَّاكُمْ
إِیَّاكِ	إِیَّاكُمَا	إِیَّاكُنَّ
إِیَّاهُ	إِیَّاهُمَا	إِیَّاهُمْ
إِیَّاهَا	إِیَّاهُمَا	إِیَّاهُنَّ

تنبیہ: یہ ضمیریں ترکیب میں مفعول بہ بنتی ہیں، اور اکثر فعل سے پہلے آتی ہیں جیسے إِیَّاكَ نَعْبُدُ.

(ضمیر مجرور متصل دو طرح کی ہوتی ہے، ایک تو وہ جس پر حرف جر داخل ہو، دوسری وہ جس پر مضاف داخل ہو۔)

سبق (۲۵)

﴿ضمیر مجرور بحرفِ جر﴾

لِيْ (ى)	لَنَا (نَا)	لَكَ (كَ)	لَكُمَا (كُمَا)
لَكُمْ (كُمْ)	لَكِ (كِ)	لَكُمَا (كُمَا)	لَكُنَّ (كُنَّ)
لَهُ (هُ)	لَهُمَا (هُمَا)	لَهُمْ (هُمْ)	لَهَا (هَا)
	لَهُمَا (هُمَا)	لَهُنَّ (هُنَّ)	

ضمیر مجرور بإضافت

	دَارِيْ (ى)	دَارُنَا (نَا)	
دَارُكَ (كَ)	دَارُكُمَا (كُمَا)	دَارُكُمْ (كُمْ)	دَارُكِ (كِ)
دَارُكُمَا (كُمَا)	دَارُكُنَّ (كُنَّ)	دَارُهُ (هُ)	دَارُهُمَا (هُمَا)
دَارُهُمْ (هُمْ)	دَارُهَا (هَا)	دَارُهُمَا (هُمَا)	دَارُهُنَّ (هُنَّ)

فائدہ: کبھی جملہ کے پہلے ضمیر غائب بغیر مرجع کے واقع ہوتی ہے، پس اگر وہ ضمیر مذکر کی ہے تو اس کو ضمیر شان کہتے ہیں، اور اگر ضمیر مؤنث کی ہے تو ضمیر قصہ، اور اس ضمیر کے بعد کا جملہ اس کی تفسیر کرتا ہے، جیسے إِنَّهُ زَيْدٌ قَائِمٌ تحقیق شان یہ ہے کہ زید کھڑا ہے، اور إِنَّهَا زَيْنَبُ قَائِمَةٌ تحقیق قصہ یہ ہے کہ زینب کھڑی ہے۔

سبق (۲٦)

﴿اسمائے موصولہ﴾

<u>اسم موصول:</u> وہ اسم ہے جو صلہ کے ساتھ مل کر جملہ کا جزء بن سکے۔

اور وہ یہ ہیں: اَلَّذِيْ (وہ ایک مرد کہ) اَللَّذَانِ (وہ دو مرد کہ) اَللَّذَيْنِ (وہ دو مرد کہ) اَلَّذِيْنَ (وہ سب مرد کہ)

اَلَّتِي (وہ ایک عورت کہ) اَللَّتَانِ (وہ دو عورتیں کہ) اَللَّتَيْنِ (وہ دو عورتیں کہ)
اَللَّائِي، اَللَّاتِي، اَللَّوَاتِي (وہ سب عورتیں کہ)
مَا (جو) مَنْ (جو) أَيٌّ (جو) أَيَّةٌ (جو)

★ کبھی کبھی اسم فاعل اور اسم مفعول پر آنے والا "الف لام" "الـذی" کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے اَلضَّارِبُ بمعنی اَلَّذِيْ ضَرَبَ (وہ جس نے مارا) اور اَلْمَضْرُوْبُ بمعنی اَلَّذِيْ ضُرِبَ (وہ جو مارا گیا)

مثالیں: اَلَّذِيْ خَلَقَنِيْ (وہ جس نے مجھ کو پیدا کیا)، اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (وہ لوگ جو ایمان لائے) اُذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ (تم یاد کرو میرے وہ احسان جو میں نے تم پر کئے) اَلَّذَيْنِ أَضَلَّانَا (وہ دو جنہوں نے ہم کو گمراہ کردیا) يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ (وہ جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے) وَاللَّائِي يئسن من المحيض (وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہوجاتی ہیں) (مذکورہ مثالوں کے ترجمہ میں جن الفاظ کے نیچے خط کھینچے ہوئے ہیں، ان سے اسمائے موصولہ کا ترجمہ ہو رہا ہے)

★ أَيٌّ اور أَيَّةٌ معرب ہیں، صرف ایک صورت میں مبنی ہوتے ہیں، (جس کی تفصیل ان شاء اللہ آپ آئندہ سال ھدایۃ النحو میں پڑھیں گے)۔

★ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مرکب ناقص ہی رہتا ہے، اسی لئے جملہ کا ایک جزء بنتا ہے، پورا جملہ نہیں بنتا، یعنی کبھی مبتدا، کبھی خبر، کبھی فاعل، کبھی مفعول یا پھر کبھی مجرور بنتا ہے۔

★ صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے، اور اس میں ایک ضمیر ہوتی ہے، جسے ضمیر عائد کہا جاتا ہے، جو اسم موصول کی طرف لوٹتی ہے اور ہمیشہ اسی کے مطابق لائی جاتی ہے، جیسے: جَاءَ الَّذِيْ اَبُوْهُ عَالِمٌ. وہ شخص آیا کہ جس کا باپ عالم ہے۔ اس مثال میں اَبُوْهُ کی "ہ" ضمیر اَلَّذِيْ اسم موصول کی طرف لوٹ رہی ہے، اور اسم موصول صلہ سے مل کر جَاءَ کا فاعل بن رہا ہے۔

اگر لوٹنے والی ضمیر مفعول بہ کی ہوتو اس ضمیر کو کبھی حذف کر دیتے ہیں، جیسے قَرَأْتُ مَا كَتَبْتَ (میں نے وہ پڑھا جو آپ نے لکھا)، اصل عبارت ہے مَا كَتَبْتَهٗ یہاں مفعول کی "ۂ" ضمیر حذف کر دی گئی ہے اور جیسے لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ (میں اس چیز کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم عبادت کرتے ہو) یہاں پر بھی تَعْبُدُوْنَهٗ تھا۔

ترکیب:

جَآءَ الَّذِيْ أَبُوْهُ عَالِمٌ: جَآءَ فعل الَّذِيْ اسم موصول اَبُوْ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، عَالِمٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا، صلہ اپنے موصول مل کر فاعل ہوا جَآءَ کا، جَآءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سبق (۲۷)

﴿اسمائے اشارہ﴾

اسمِ اشارہ: وہ اسم ہے جس کے ذریعہ کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔

اسمائے اشارہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) اسمائے اشارہ قریب (۲) اسمائے اشارہ بعید

اسمائے اشارہ قریب: هٰذَا (یہ ایک مرد) هٰذَانِ (یہ دو مرد)

هٰذِهٖ (یہ ایک عورت) هَاتَانِ (یہ دو عورتیں)

هٰؤُلَآءِ (یہ سب مرد یا سب عورتیں)

اسمائے اشارہ بعید: ذٰلِكَ (وہ ایک مرد) ذَانِكَ (وہ دو مرد)

تِلْكَ (وہ ایک عورت) تَانِكَ (وہ دو عورتیں)

أُولٰٓئِكَ (وہ سب مرد یا سب عورتیں)

★ جس کی طرف اشارہ کیا جائے اس کو مُشَارٌ إِلَيْهِ کہتے ہیں اور اسم اشارہ اسی کے مطابق لایا جاتا ہے۔

★ مشارٌ الیہ لفظوں میں اکثر وہی اسم بنتا ہے، جس پر الف لام ہو، جیسے:

ذٰلِكَ الْكِتَابُ (وہ کتاب)۔

★ اگر اسم اشارہ کے بعد والے اسم پر الف لام نہ ہو تو مشارٌ الیہ محذوف (پوشیدہ) ہوتا ہے، جیسے هذا زيدٌ اس مثال میں اَلْوَلَدُ محذوف ہے۔

★ اسم اشارہ اپنے مشار الیہ سے مل کر مرکب ناقص ہی رہتا ہے، اور جملہ کا ایک جزء بنتا ہے پورا جملہ نہیں بنتا، جیسے: هٰذَا الْقَلَمُ نَفِيْسٌ (یہ قلم عمدہ ہے)
اِشْتَرَيْتُ ذٰلِكَ الْقَلَمَ (میں نے وہ قلم خریدی)

(پہلی مثال میں اسم اشارہ مشار الیہ مل کر جملہ کا ایک جزء مبتدا بن رہا ہے، اور دوسری مثال میں اسم اشارہ مشار الیہ مل کر جملہ کا ایک جزء مفعول بن رہا ہے)۔

★ یوں تو هٰذَا، هٰذِهٖ کا ترجمہ لفظ "یہ" اور ذٰلِكَ، تِلْكَ کا ترجمہ "وہ" سے کرتے ہیں، لیکن جب یہ اسمائے اشارہ حروفِ جارّہ کے بعد واقع ہوتے ہیں یا مضاف الیہ بنتے ہیں تو ان کا ترجمہ "یہ" سے "اِس" اور "وہ" سے "اُس" ہو جاتا ہے، جیسے فِيْ هٰذَا (اِس میں) فِيْ ذٰلِكَ (اُس میں) قَلَمُ هٰذَا (اِس کا قلم)۔

ترکیب

هٰذَا الْقَلَمُ نَفِيْسٌ : هٰذَا اسم اشارہ، اَلْقَلَمُ مشارٌ الیہ، اسم اشارہ مشارٌ الیہ سے مل کر مبتدا ہوا، نَفِيْسٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب اور اجراء کریں: هٰذَا الْبَيْتُ قَدِيْمٌ، هٰؤُلَاءِ إِخْوَانُ سَعِيْدٍ، هٰذِهِ الْمَرْأَةُ صَالِحَةٌ، هَاتَانِ الْبِنْتَانِ أُخْتَانِ، أُولٰئِكَ طُلَّابُ الْمَدْرَسَةِ ۔

سبق(۲۸)

﴿اسمائے اصوات﴾

اسمِ صوت: وہ اسم ہے، جس کے ذریعہ سے کسی چیز کی آواز نقل کی جائے، یا کسی چوپائے کو آواز دی جائے، جیسے: "أُخ أُخ" کھانسی کی آواز، "أُف" درد کی آواز، "بَخ" خوشی کی آواز، "نَخّ" اونٹ بٹھانے کی آواز، "غَاق" کوے کی آواز۔

سبق(۲۹)

﴿اسمائے افعال﴾

اسمِ فعل: وہ اسم ہے جو فعل کے معنی میں ہو اور فعل کی طرح عمل کرے،

جیسے: هَيْهَاتَ زَيْدٌ (زید دور ہوا)

(اس مثال میں هيهات بَعُدَ دور ہوا کے معنی میں ہے)

اسم فعل کی تین قسمیں ہیں:

(۱) اسم فعل بہ معنی ماضی (۲) اسم فعل بہ معنی مضارع (۳) اسم فعل بہ معنی امر

بمعنی فعل ماضی: هَيْهَاتَ (دور ہوا) جیسے: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ (بڑی دور کی ہیں وہ باتیں جن کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے)

بمعنی فعل مضارع: أُفٍّ (میں تنگ آرہا ہوں) جیسے: لاتَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ (تم ان دونوں (والدین) سے مت کہو کہ میں تنگ آرہا ہوں)

بمعنی فعل امر: هَلُمَّ (لاؤ) جیسے: هَلُمَّ شُهَدَائَكُمْ (تم لاؤ اپنے گواہ)،

اسی طرح کچھ الفاظ استعمال ہوتے ہیں، جیسے: شَتَّانَ (جدا ہوا)

سُرْعَانَ (اس نے جلدی کی) عَلَيْكُمْ (تم لازم کرلو)،
تَعَالْ (ادھر آؤ) آمِيْن (قبول فرما) حَيَّ (آؤ)
رُوَيْدَ، بَلْهَ (چھوڑ) حَيْهَلْ (متوجہ ہو) دُوْنَكَ (لے) هَا (پکڑ)

سبق (۳۰)

﴿اسمائے ظروف﴾

اسمِ ظرف: وہ اسم ہے جو کسی کام کے زمانہ یا جگہ پر دلالت کرے۔
ظرف کی دو قسمیں ہیں: (۱) ظرفِ زمان (۲) ظرفِ مکان

ظرفِ زمان: إِذْ (جب)، إِذَا (جب)، مَتٰی (کب)، كَيْفَ (کیسے)، أَيَّانَ (کب، کون سا)، أَمْسِ (گذشتہ کل)، مُذْ، مُنْذُ (سے) قَبْلُ (پہلے)، بَعْدُ (بعد میں)، قَطُّ (کبھی نہیں)، عَوْضُ (کبھی نہیں)

ظرفِ مکان: حَيْثُ (جہاں)، قُدَّامُ (آگے)، خَلْفُ (پیچھے)، أَمَامَ (آگے، سامنے)، وَرَاءَ (پیچھے)، تَحْتُ (نیچے)، فَوْقُ (اوپر)، عِنْدَ (پاس)، لَدٰی، لَدُنْ (پاس)، أَيْنَ (جہاں، کہاں)

إِذْ: ماضی کے واسطے آتا ہے اس کے بعد کبھی جملہ اسمیہ آتا ہے،
جیسے: إِذْ أَنْتُمْ قَلِيْلُوْنَ (جب تم تھوڑے تھے)
اور کبھی جملہ فعلیہ آتا ہے، جیسے: وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيْمُ (جب ابراہیمؑ نے بلند کیا)
إِذَا: یہ مستقبل کے لئے آتا ہے اور ماضی کو بھی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے،
جیسے: إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ (جب اللہ کی مدد آئے گی)

کبھی "إِذَا" مفاجات یعنی جو بات اچانک ہو جائے اس کے لئے بھی آتا ہے،
جیسے: أَلْقٰی مُوْسٰی عَصَاهُ فَإِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ (موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا تو اچانک وہ اژدہا ہو گیا) (یہاں پر "إِذَا" مفاجات کے لئے استعمال کیا گیا ہے)

مَتٰی: استفہام کے لئے آتا ہے، جیسے: مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ (یہ وعدہ کب پورا ہوگا) اور کبھی شرط کے لئے بھی آتا ہے، جیسے: مَتٰی تَکْتُبْ أَکْتُبْ (جب تو لکھے گا میں لکھوں گا)۔

کَیْفَ: یہ حال دریافت کرنے کے واسطے آتا ہے، جیسے کَیْفَ اَنْتَ؟ یعنی فِیْ اَیِّ حَالٍ أَنْتَ (تو کس حال میں ہے؟)

یا طریقہ دریافت کرنے کے واسطے آتا ہے جیسے: کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی

(آپ مردوں کو کیسے زندہ کریں گے)

کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ (تمہارے پروردگار نے کیسے کیا)۔

أَیَّانَ: یہ وقت دریافت کرنے کے واسطے آتا ہے،

جیسے: اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ (جزا کا دن کونسا ہے)

یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ (وہ پوچھتا ہے: قیامت کا دن کب ہوگا)۔

أَمْسِ: (گذشتہ کل) مَا رَأَیْتُهٗ اَمْسِ (میں نے اس کو گذشتہ کل نہیں دیکھا)

مُذْ، مُنْذُ: یہ دونوں کام کی ابتدائی مدت بتاتے ہیں، جیسے:

مَارَأَیْتُهٗ مُذْ یَوْمُ الْجُمُعَةِ (میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)،

اور پوری مدت کے لئے بھی آتے ہیں، جیسے مَا رَأَیْتُهٗ مُنْذُ یَوْمَانِ (میں نے اس کو دو دن سے نہیں دیکھا)۔

قَطُّ: یہ ماضی منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے، جیسے: مَاضَرَبْتُهٗ قَطُّ

(میں نے اس کو کبھی نہیں مارا)

عَوْضُ: یہ مستقبل منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے، جیسے: لَا اَضْرِبُهُ عَوْضُ

(میں اسے کبھی نہیں ماروں گا)۔

قَبْلُ، بَعْدُ: جب مضاف ہوں اور مضاف الیہ متکلم کی نیت میں ہو تو ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں، جیسے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ، بَعْدُ یعنی مِنْ قَبْلِ کُلِّ شَيْءٍ، وَمِنْ ، بَعْدِ کُلِّ شَيْءٍ، اور جیسے اَنَا حَاضِرٌ مِنْ قَبْلُ یعنی مِنْ قَبْلِكَ،

مَتٰی تَجِیْئُنَا بَعْدُ یعنی بَعْدَ هٰذَا.

حَیْثُ: اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے اِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ یعنی اِجْلِسْ مَکَانَ جُلُوْسِ زَیْدٍ (زید کے بیٹھنے کی جگہ بیٹھو)

قُدَّامُ وخَلْفُ: (آگے، پیچھے) جیسے قَامَ النَّاسُ قُدَّامُ وَخَلْفُ یعنی قُدَّامَهٗ وَخَلْفَهٗ۔

تَحْتُ وفَوْقُ : (نیچے، اوپر،) جیسے جَلَسَ زَیْدٌ تَحْتُ وَصَعِدَ عَمْرٌو فَوْقُ یعنی تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَفَوْقَ الشَّجَرَةِ ۔

أَمَامُ و وَرَاءُ: (سامنے، پیچھے) جیسے أَمَامَ الْمَلِكِ (بادشاہ کے سامنے)

وَرَاءَ الْمَسْجِدِ (مسجد کے پیچھے)

عِنْدَ : (پاس) جیسے اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ (علم تو اللہ ہی کے پاس ہے)۔

أَیْنَ وأَنّٰی: استفہام (یہ جگہ دریافت کرنے کے لئے آتے ہیں)، جیسے:

اَیْنَ شُرَکَائُکُمْ (تمہارے شرکاء کہاں ہیں؟)،

یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا (اے مریم! یہ تیرے لئے کہاں سے آیا ہے)

اور شرط کے لئے بھی آتے ہیں، جیسے: اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُمُ الْمَوْتُ

(تو جہاں بھی ہوگا، موت تجھ کو آ پکڑے گی)،

اَنّٰی تَذْهَبْ اَذْهَبْ (جہاں تو جائے گا میں جاؤں گا)۔

اور اَنّٰی کَیْفَ کے معنی میں بھی آتا ہے جب کہ فعل کے بعد آئے، جیسے:
قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ (انہوں نے کہا: مجھ کو لڑکا کیسے ہو سکتا ہے)۔
لَدٰی و لَدُنْ: جیسے مِنْ لَدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ، یہ دونوں "عِنْدَ" کے معنی میں آتے ہیں اور فرق "عِنْدَ" اوران دونوں میں یہ ہے کہ "عِنْدَ" میں شے (چیز) کا قبضہ اور ملک میں ہونا کافی ہے، ہر وقت پاس رہنا ضروری نہیں، جیسے اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ مال زید کے پاس ہے، خواہ مال خزانہ میں ہو یا اس کے پاس حاضر ہو۔
اور اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ اس وقت کہیں گے جب مال زید کے پاس حاضر ہو۔
پس "عِنْدَ" عام اور "لَدٰی وَلَدُنْ" خاص ہیں خوب سمجھ لو!
فائدہ: قَبْلُ، بَعْدُ، تَحْتُ، فَوْقُ، قُدَّامُ، خَلْفُ، حَیْثُ، قَطُّ، ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں، اور اَیَّانَ، کَیْفَ، اَیْنَ فتحہ پر مبنی ہوتے اور اَمْسِ کسرہ پر مبنی ہوتا ہے، باقی ظروف سکون پر۔
فائدہ: قبل، بعد، تحت، فوق، قدام، خلف یہ سب اسی وقت ضمہ پر مبنی ہوں گے جب کہ ان کا مضاف الیہ محذوف ہو، ورنہ یہ معرب ہوں گے، یہ جملہ اسمیہ میں ظرف ہونے کی بنا پر منصوب ہوتے ہیں، اور جملہ فعلیہ میں مفعول فیہ ہونے کی بنا پر منصوب ہوتے ہیں، ان سے پہلے اگر حروف جار ہوں تو مجرور ہوں گے جیسے مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ، مِنْ بَعْدِہٖ۔
نوٹ: ان کے علاوہ بھی اسمائے ظروف ہیں، جو آپ بڑی کتابوں میں پڑھو گے۔

سبق (۲۱)

﴿اسمائے کنایات﴾

کنایہ: یہ ہے کہ کسی معین شی کو مبہم لفظ کے ساتھ بولا جائے، جیسے قَالَ فُلَانٌ (فلاں نے کہا) اس مثال میں فاعل متعین ہے لیکن اس کو لفظ "فلاں" سے بولا گیا جو مبہم ہے۔ (مبہم یعنی جس کا معنی متعین نہ ہو۔)

اسمائے کنایات چار ہیں:

(۱) کَمْ (کتنا) (۲) کَذَا (اتنا) (۳) کَیْتَ (ایسا) (۴) ذَیْتَ (ایسا)

کَم اور کَذَا مبہم عدد کے لئے آتے ہیں، جیسے :

کَمْ رُوْبِیَّةٌ عِنْدَكَ؟ (آپ کے پاس کتنے روپے ہیں؟)

عِنْدِیْ کَذَا وَ کَذَا رُوْبِیَّةٌ (میرے پاس اتنے اتنے روپے ہیں)۔

کَیْت اور ذَیْتَ مبہم بات کے لئے آتے ہیں، جیسے: قَالَ فُلَانٌ: کَیْتَ وَ کَیْتَ، یا قَالَ فُلَانٌ: ذَیْتَ وَ ذَیْتَ (فلاں شخص نے ایسا ایسا کہا)۔

سبق (۳۲)

﴿مرکب بنائی﴾

<u>مرکب بنائی:</u> وہ مرکب ناقص ہے جس میں دو اسموں کو ایک کر لیا ہو، اور ان دونوں میں کوئی نسبت اضافی یا اسنادی نہ ہو، نیز پہلے اسم کو دوسرے کے ساتھ ربط دینے والا کوئی حرف ہو، جیسے أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کہ اصل میں أَحَدٌ وَّعَشَرٌ سے تِسْعَةٌ وَّعَشَرٌ تھا، واؤ کو حذف کرکے دونوں اسموں کو ایک کر لیا ہے، اسی طرح صَبَاحَ مَسَاءَ کہ اصل میں صَبَاحٌ وَّمَسَاءٌ تھا،

★ مرکب بنائی کے دونوں اسم فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں۔

سبق(۲۲)

﴿معرفہ ونکرہ﴾

عام اور خاص ہونے کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) معرفہ (۲) نکرہ

معرفہ: وہ اسم ہے جو خاص چیز کے لئے بنا گیا ہو، اس کی سات قسمیں ہیں:

(۱) ضمیر: وہ اسم ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے، جیسے ہُوَ، اَنْتَ، اَنَا، نَحْنُ۔

(۲) عَلَم: وہ اسم ہے جو کسی خاص شہر یا خاص آدمی یا خاص چیز کا نام ہو، جیسے: مُحَمَّدٌ، مَکَّۃُ، زَمْزَم۔

(۳) اسم اشارہ: وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے: ھٰذَا، ذٰلِکَ ۔

(۴) اسم موصول: وہ اسم ہے جو صلہ کے ساتھ مل کر جملہ کا جزو بن سکے، جیسے: اَلَّذِیْ، اَلَّتِیْ۔

(۵) مُعَرَّف بِاللاّم: وہ اسم نکرہ ہے جس پر الف ولام داخل کر کے معرفہ بنایا گیا ہو، جیسے: رَجُلٌ سے اَلرَّجُلُ، اور وَلَدٌ سے اَلْوَلَدُ۔

(۶) مضاف اِلی المعرفہ: وہ اسم ہے جو ان پانچوں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔

مثالیں بالترتیب یہ ہیں: غُلَامُہٗ، فَرَسُکَ، کِتَابِیْ، قَلَمُنَا، غُلَامُ مُحَمَّدٍ، سَاکِنُ مَکَّۃَ، مَاءُ زَمْزَمَ، کِتَابُ ھٰذَا، فَرَسُ ذٰلِکَ، غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدَکَ، بِنْتُ الَّتِیْ ذَھَبَتْ، قَلَمُ الرَّجُلِ۔

(۷) معرفہ بہ ندا: وہ اسم ہے جو پکارنے کی وجہ سے معرفہ بن جائے،
جیسے یَارَجُلُ اس میں یَا حرف ندا اور رَجُلٌ منادیٰ ہے۔

نکرہ: وہ اسم ہے جو غیر معین یعنی عام چیز کے لئے بنایا گیا ہو، جیسے فَرَسٌ کہ کسی خاص گھوڑے کا نام نہیں بل کہ ہر گھوڑے کو عربی میں فَرَسٌ کہتے ہیں، اور جب فَرَسُ زَیدٍ یا فَرَسٌ هٰذَا کہہ دیا تو خاص ہو کر معرفہ بن گیا۔

سبق (۲٤)

﴿مذکر ومونث﴾

اسم کی جنس کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں: (۱) مذکر (۲) مؤنث
مذکر: وہ اسم ہے کہ جس میں تانیث کی علامت نہ لفظی ہو، نہ تقدیری،
جیسے: رَجُلٌ، فَرَسٌ وغیرہ۔
مؤنث: وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت لفظی یا تقدیری موجود ہو۔
مؤنث کی تین قسمیں ہیں:
(۱) مؤنث لفظی (۲) مؤنث معنوی (۳) مؤنث سماعی۔
مؤنث لفظی: وہ مؤنث ہے جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں موجود ہو۔
تانیث کی لفظی علامتیں تین ہیں جو کسی بھی اسم کے آخر میں لگتی ہے:
(۱) ''ۃ'' تائے مدوّرہ جیسے: طَیِّبَةٌ، وَرْدَةٌ۔
(۲) الف مقصورہ (ایسا الف زائدہ جس میں قصر کیا جائے) جیسے: صُغْرٰی، کُبْرٰی۔
(۳) الف ممدودہ (ایسا الف زائدہ جس کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو)
جیسے: حَمْرَاءُ، بَیْضَاءُ۔

★ مؤنث لفظی کو مؤنث قیاسی بھی کہتے ہیں۔

<u>مؤنث معنوی:</u> وہ مؤنث ہے جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں موجود نہ ہو،
لیکن ان کا استعمال ہمیشہ تانیث کے لئے ہی ہوتا ہو،
جیسے: اُمٌّ (ماں)، اُخْتٌ (بہن)، مَرْیَمُ (کسی عورت کا نام)

<u>مؤنث سماعی:</u> وہ مؤنث ہے جس میں تانیث کی علامت نہ لفظاً موجود ہو اور نہ
معنیً بلکہ اہل عرب اس لفظ کو مؤنث استعمال کرتے ہوں، جیسے: اَرْضٌ،
شَمْسٌ، جَهَنَّمُ، نَارٌ، (ان الفاظ میں تانیث کی کوئی لفظی علامت نہیں پائی جارہی ہے،
لیکن اہل عرب ان کو مؤنث استعمال کرتے ہیں)
اسی طرح کسی شہر، کسی ملک یا کسی قبیلہ کا نام، جیسے: مِصْرُ، (ایک شہر کا نام)،
هِنْدٌ (ہندوستان) قُرَیْشٌ (مکہ کا قبیلہ)،
اور انسان کے وہ اعضاء جو دو دو ہیں، مؤنث سماعی ہیں، جیسے: عَیْنٌ (آنکھ)،
یَدٌ (ہاتھ)، رِجْلٌ (پیر)۔

ذات کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: (۱) مؤنث حقیقی (۲) غیر حقیقی

<u>مؤنث حقیقی:</u> وہ مؤنث ہے جس کے مقابلہ میں کوئی جاندار مذکر ہو،
خواہ علامتِ تانیث موجود ہو یا نہ ہو، جیسے: اِمْرَأَةٌ کہ اس کے مقابلہ میں رَجُلٌ
اور أَتَانٌ (گدھی) مؤنث کہ اس کے مقابلہ میں حِمَارٌ (گدھا) مذکر ہے۔

<u>مؤنث غیر حقیقی:</u> وہ مؤنث ہے جس کے مقابلہ میں کوئی جاندار مذکر نہ ہو،
جیسے: مَدْرَسَةٌ، وَرْدَةٌ (گلاب)

نوٹ: مذکر اور مؤنث ہونا اسم کی علامتوں میں سے ہے۔

سبق(۳۵)

﴿واحد، تثنیہ، جمع﴾

اسم کی تعداد کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں:(۱)واحد(۲)تثنیہ(۳)جمع

واحد: وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلٌ ایک مرد، اِمْرَاَۃٌ ایک عورت۔

تثنیہ: وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے، (تثنیہ کو مثنی بھی کہتے ہیں)۔

تثنیہ کا صیغہ واحد کے آخر میں نون مکسور اور نون سے پہلے الف ماقبل مفتوح، یا، یاء ماقبل مفتوح زیادہ کرنے سے بنتا ہے، جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَانِ اور رَجُلَيْنِ

فائدہ: تثنیہ کا نون ہمیشہ مکسور ہوتا ہے اور اضافت کے وقت گر جاتا ہے، جیسے کِتَابَانِ سے کِتَابَا مُحَمَّدٍ (محمد کی دو کتابیں)

جمع: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ دلالت کرے۔

جمع کا صیغہ واحد میں کچھ تبدیلی کرنے سے بنتا ہے، جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ، اور مُسْلِمٌ، سے مُسْلِمُوْنَ

سبق(۳۶)

﴿جمع مکسر و جمع سالم﴾

باعتبار لفظ جمع کی دو قسمیں ہیں:(۱)جمع مکسر(۲)جمع سالم

جمع مُکَسَّر: وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے، جیسے: رِجَالٌ کہ اس میں واحد کا صیغہ رَجُلٌ سلامت نہیں رہا بلکہ اس کے حرفوں کی ترتیب بیچ میں

الف آجانے سے ٹوٹ گئی، اس جمع کو جمع تکسیر بھی کہتے ہیں۔

★ جمع مکسر واحد مؤنث کے حکم میں ہوتی ہے۔

(اس کے لیے خبر، صفت، اسم اشارہ، اسم موصول یا کوئی ضمیر لانی ہو، تو واحد مؤنث لائی جاتی ہے، جیسے: هٰذه اصنام کثیرة اس مثال میں اصنام جمع مکسر ہے اسی لئے اسم اشارہ اور اس کی صفت واحد مؤنث لائی گئی ہے۔)

<u>جمع سالم:</u> وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے،

اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم

سبق (۳۷)

﴿جمع مذکر و مؤنث سالم﴾

<u>جمع مذکر سالم:</u> وہ جمع ہے جس میں واحد کے آخر میں واؤ ما قبل مضموم اور نون مفتوح ہو، جیسے: مُسْلِمُوْنَ، یا یاء ما قبل مکسور اور نون مفتوح ہو، جیسے مُسْلِمِیْنَ.

★ جمع کا نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور اضافت کے وقت گر جاتا ہے،

جیسے: مسلمون سے مُسْلِمُوْ هِنْدٍ (ہندوستان کے مسلمان)

<u>جمع مؤنث سالم:</u> وہ جمع ہے، جس کے آخر میں الف اور لمبی تاء ہو،

جیسے: مسلمات، کاتبات، حافظات وغیرہ۔

(کسی واحد کے آخر میں اگر یاء ما قبل مکسور ہو یا الف مقصورہ ہو تو جمع مذکر سالم بناتے وقت وہ دونوں گر جاتے ہیں، جیسے: قَاضِي کی جمع قَاضُوْنَ، اور مُصْطَفٰی کی جمع مُصْطَفَوْنَ آتی ہے۔ جمع مؤنث سالم بناتے وقت واحد مؤنث کے آخر میں جو گول "ۃ" ہوتی ہے وہ گر جاتی

ہے، جیسے: مسلمة سے مسلمات، کاتبة سے کاتبات، حافظة سے حافظات
گول "ۃ" کوتائے مدوّرہ اور لمبی "ت" کوتائے مستطیلہ کہتے ہیں۔)

سبق (۳۸)

﴿جمع کی شکلیں﴾

★ اسمائے رباعی (چار حرف والے اسم) وخماسی (پانچ حرف والے اسم) کی جمع اکثر منتہی الجموع کے وزن پر آتی ہے،

منتہی الجموع: وہ جمع مکسر ہے جس کی مزید جمع مکسر نہ آسکے۔

اس کی پہچان یہ ہے کہ الف جمع کے بعد دو حرف ہوں اور پہلا مکسور ہو، جیسے: مَسَاجِدُ، یا ایک حرف مشدد ہو، جیسے: دَوَابُّ، یا تین حرف ہوں اور بیچ کا حرف ساکن ہو جیسے مَفَاتِیْحُ۔

اور اس کے مشہور وزن تین ہیں: (۱) مَفَاعِلُ جیسے مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ،
(۲) مَفَاعِیْلُ جیسے مِفْتَاحٌ سے مَفَاتِیْحُ،
(۳) فَعَائِلُ جیسے رِسَالَةٌ سے رَسَائِلُ۔

★ بعض جمع واحد کے غیر لفظ سے آتی ہے، جیسے اِمْرَأَةٌ کی جمع نِسَاءٌ،
ایسی جمع کو جمع من غیر لفظه کہتے ہیں۔

★ کبھی واحد اسم جمع کے معنی دیتا ہے، جیسے قَوْمٌ، (جماعت)، رَکْبٌ (قافلہ)،
ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہیں۔

★ بعض الفاظ کی جمع خلاف قیاس آتی ہے، جیسے اُمٌّ (ماں) کی جمع اُمَّهَاتٌ،

فَمٌ (منہ) کی جمع أَفْوَاهٌ، مَاءٌ (پانی) کی جمع مِيَاهٌ ، إِنْسَانٌ کی جمع أَنَاسِيُّ، شَاةٌ (بکری) کی جمع شِيَاهٌ۔

سبق (۳۹)

﴿منصرف وغیر منصرف﴾

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں: (۱) منصرف (۲) غیر منصرف

منصرف: وہ اسم معرب ہے، جس میں اسباب منع صرف میں سے کوئی دو سبب، یا کوئی ایک سبب ایسا نہ ہو جو دو سبب کے قائم مقام ہو۔

☆ اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر تینوں حرکتیں اور تنوین آتی ہے،

جیسے: زَيْدٌ ، زَيْداً ، زَيْدٍ ۔

غیر منصرف: وہ اسم معرب ہے، جس میں اسباب منع صرف میں سے کوئی دو سبب ہوں، یا ایک ایسا سبب ہو جو دو سببوں کے قائم مقام ہو،

☆ اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر تنوین اور کسرہ نہیں آتا۔

اسباب منع صرف نو ہیں: (۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) عُجمہ (۶) جمع (۷) ترکیب (۸) وزن فعل (۹) الف نون زائدتان۔

سبق (۴۰)

﴿عدل﴾

عدل: ایک اسم کا اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغہ میں بغیر کسی قاعدہ صرفیہ کے چلے جانے کو عدل کہتے ہیں،

اصلی صیغہ کو "معدول عنہ" اور دوسرے صیغہ کو "معدول" کہتے ہیں۔

معدول دو طرح کا ہوتا ہے: (۱) معدول تحقیقی (۲) معدول تقدیری

معدول تحقیقی: وہ معدول ہے جس کی واقعی کوئی اصل ہو جیسے ثُلٰثُ کہ اس کے معنی ہیں "تین تین" اس سے معلوم ہوا کہ اس کی اصل ثَلٰثَةٌ ثَلٰثَةٌ ہے۔

معدول تقدیری: وہ معدول ہے کہ جس کی اصل واقعی نہ ہو بلکہ مان لی گئی ہو جیسے عُمَرُ کہ یہ لفظ عرب میں غیر منصرف مستعمل ہے، لیکن اس میں غیر منصرف ہونے کا صرف ایک سبب معرفہ پایا جاتا ہے، اس لئے عرب کے استعمال کا لحاظ کر کے اس کی اصل عَامِرٌ مان لی گئی ہے

سبق (۴۱)

﴿وصف، تانیث، معرفہ﴾

وصف: وصف سے مراد ہر وہ اسم ہے جس میں کوئی وصفی معنی پایا جائے، جیسے اَلَّتِی هِیَ اَحْسَنُ میں اَحْسَنُ (اچھا)، هُنَّ اَطْهَرُ لَکُمْ میں اَطْهَرُ (پاک)

تانیث: تانیث سے مراد اسم کا مؤنث ہونا ہے۔

★ وہ مؤنث جس کے آخر میں الف مقصورہ یا الف ممدودہ ہو وہ اکیلے ہی دو سبب

کے قائم مقام ہوتا ہے، جیسے: إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ میں صَفْرَآءُ.

★ وہ مؤنث جس کے آخر میں گول "ۃ" ہو یا وہ اسم جس میں تانیث کے معنی ہو، اس وقت غیر منصرف کا سبب بنے گا جب کہ وہ علم ہو، جیسے: بِبَطْنِ مَكَّةَ میں مَكَّةَ، اور وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ میں مَرْيَمَ.

معرفہ: معرفہ کی سات قسموں میں صرف عَلَمْ ہونا غیر منصرف کا سبب بنتا ہے، لیکن یہ سبب وصف کے ساتھ جمع نہیں ہوتا۔

سبق (۴۲)

﴿عجمہ﴾

عجمہ: عجمہ سے مراد وہ اسم ہے جو عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان کا لفظ ہو، لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ عَلَمْ ہو اور تین حرف سے زائد ہو جیسے إِبْرَاهِيمُ، یا تین حرفی ہو اور درمیان کا حرف متحرک ہو جیسے شَتَرُ (ایک قلعہ کا نام ہے)

فائدہ: تمام انبیاء (علیہم السلام) کے نام عجمہ اور علم ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہیں، سوائے سات ناموں کے: (۱) محمد ﷺ (۲) صالح (۳) شعیب

(یہ تینوں عربی نام ہیں، اور ان میں صرف ایک سبب علم ہونا پایا جا رہا ہے)

(۴) نوح (۵) هود (۶) لوط (۷) شیث

(یہ چاروں عجمی نام ہیں لیکن ان کا بیچ کا حرف ساکن ہے)

سبق(۴۳)

﴿جمع،ترکیب﴾

جمع: جمع سے مراد صرف جمع منتہی الجموع ہوتا ہے،

اور یہ اکیلا سبب، دو سبب کے قائم مقام ہوتا ہے، جیسے: مَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا میں مَسَاجِدُ ، لَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ میں مَصَابِيحَ.

ترکیب: ترکیب سے مراد مرکب منع صرف ہوتا ہے،

مرکب منع صرف: وہ مرکب ناقص ہے جس میں دو کلموں کو ایک کر لیا ہو اور دونوں کے درمیان نہ کوئی اسناد ہو اور نہ کوئی ربط دینے والا حرف ہو، جیسے: بَعْلَبَكُّ (ایک شہر کا نام ہے جو بَعْلَ اور بَكَّ سے مرکب ہے، بَعْلَ ایک بت کا نام ہے اور بَكَّ بانی شہر بادشاہ کا نام ہے، اسی طرح حَضْرَ مَوْتُ ، مَعْدِيكَرِبُ، اَحْمَدَ آبَادُ ، اکل کرا)

سبق(۴۴)

﴿وزن فعل،الف نون زائدتان﴾

وزن فعل: وہ اسم جو فعل کے وزن پر ہو، جیسے اَحْمَدُ اَفْعَلُ کے وزن پر ہے۔

الف نون زائدتان: الف ونون زائدتان سے مراد ہر وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف ونون ہو اور دونوں زائد ہوں،

اگر یہ کسی اسم ذات کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ وہ اسم عَلَم ہو، جیسے: اٰتَيْنَا لُقْمَانَ میں لُقْمَانَ، اور قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ میں عِمْرَانَ .

پس سَعْدانٌ غیر منصرف نہیں، کیوں کہ وہ عَلَم نہیں بل کہ گھاس کو کہتے ہیں۔

اور اگر الف ونون زائدتان کسی صفت کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث فَعْلَانَۃٌ کے وزن پر نہ ہو، جیسے إِلیٰ قَوْمِهٖ غَضْبَانَ میں غَضْبانُ غیر منصرف ہے، اس لئے کہ اس کی مؤنث غضبانۃٌ نہیں آتی،

اور نَدْمَانٌ غیر منصرف نہیں ہے، اس لئے کہ اس کی مؤنث نَدْمَانَۃٌ آتی ہے۔

ہر ایک کی مثالیں:

عُمَرُ	میں دو سبب ہیں	عدل ومعرفہ
ثُلٰثُ	میں دو سبب ہیں	وصف وعدل
طَلْحَۃُ	میں دو سبب ہیں	تانیث ومعرفہ
زَیْنَبُ	میں دو سبب ہیں	معرفہ وتانیث
إِبْرَاهِیْمُ	میں دو سبب ہیں	عجمہ ومعرفہ
مَسَاجِدُ	میں ایک سبب دو سبب کے قائم مقام ہے	جمع منتہی الجموع
بَعْلَبَكُّ	میں دو سبب ہیں	ترکیب ومعرفہ
أَحْمَدُ	میں دو سبب ہیں	وزن فعل ومعرفہ
سَكْرَانُ	میں دو سبب ہیں	الف ونون زائدتان ووصف

★ ہر ایک غیر منصرف جب کہ اس پر الف لام آئے یا دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو تو اس کو حالت جری میں کسرہ دیا جاتا ہے، جیسے رَبُّ الْمَشَارِقِ میں اَلْمَشَارِقِ پر الف لام ہے، اور فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ میں أَحْسَنِ مضاف ہے۔

(مذکر مؤنث ہونا، واحد تثنیہ جمع ہونا منصرف، غیر منصرف ہونا اسم کی علامتوں میں ہے بمطلب یہ ساری چیزیں صرف اسم ہی ہوتی ہیں)

سبق(٤٥)

﴿ مرفوعات ﴾

مرفوعات یہ مرفوع کی جمع ہے،

مرفوع: وہ اسم ہے جس کو عامل رافع نے رفع دیا ہو، جیسے قَالَ اللّٰہُ میں قَالَ فعل عامل رافع نے لفظ "اَللّٰہ" کو رفع دیا، لہٰذا لفظ "اَللّٰہ" مرفوع ہوا۔

مرفوعات آٹھ ہیں: (۱) فاعل (۲) مفعول مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ (۳) مبتدا (۴) خبر (۵) کَانَ وغیرہ کا اسم (۶) اِنَّ وغیرہ کی خبر (۷) مَا وَلَا کا اسم (۸) لائے نفی جنس کی خبر۔

فاعل: وہ اسم ہے کہ جس کی طرف فعل کی نسبت اس طرح ہوتی ہے کہ وہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو یا اس اسم سے وہ فعل صادر ہو، جیسے: قَامَ زَیْدٌ، ضَرَبَ عَمْرٌو۔

سبق(٤٦)

﴿ فاعل کی شکلیں ﴾

فاعل دو طرح کا ہوتا ہے:

(۱) فاعل ظاہر جیسے: قَامَ زَیْدٌ (۲) فاعل مضمر، جیسے: ضَرَبْتُ

(پہلی مثال میں زید فاعل ظاہر ہے، اور ضَرَبْتُ میں فاعل مضمر تُ کی ضمیر ہے۔)

ضمیر بھی دو قسم کی ہوتی ہے: (۱) ضمیر بارز (۲) ضمیر مستتر

(ضمیر بارز ظاہر جو نظر آئے، ضمیر مستتر جو نظر نہ آئے)،

(۱) ضمیر بارز جیسے:

ضَرَبْتُ(تُ) ضَرَبْنَا(نَا) ضَرَبْتَ(تَ) ضَرَبْتُمَا(تُمَا)

ضَرَبْتُمْ(تُمْ) ضَرَبْتِ(تِ) ضَرَبْتُمَا(تُمَا) ضَرَبْتُنَّ(تُنَّ)

ضَرَبَا(الف) ضَرَبُوْا(واو) ضَرَبَتَا(الف) ضَرَبْنَ(نَ)

اور فعل مضارع میں تثنیہ کے چاروں صیغے يَضْرِبَانِ تَضْرِبَانِ وغیرہ میں الف، اور يَضْرِبُوْنَ وتَضْرِبُوْنَ میں واؤ، اور يَضْرِبْنَ ، تَضْرِبْنَ میں نون، اور تَضْرِبِيْنَ میں یاء بارز ہے۔

(۲) ضمیر مستتر (پوشیدہ) جیسے: ضَرَبَ میں هُوَ، ضَرَبَتْ میں هِيَ، ایسے ہی يَضْرِبُ واحد مذکر غائب میں هُوَ، تَضْرِبُ واحد مؤنث غائب میں هِيَ، تَضْرِبُ واحد مذکر حاضر میں أَنْتَ، اور أَضْرِبُ واحد متکلم میں أَنَا، نَضْرِبُ تثنیہ وجمع متکلم میں نَحْنُ مستتر ہے۔

سبق(٤٧)

﴿ فاعل کا فعل ﴾

فاعل جب ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ مفرد آئے گا، جیسے: قَالَ الْمُسْلِمُ (فاعل واحد)، قَالَ الْمُسْلِمَانِ (فاعل تثنیہ)، قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ (فاعل جمع).

☆ جب فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی ہو یا فاعل ضمیر کی شکل میں ہو، اور وہ ضمیر مؤنث حقیقی کی طرف لوٹ رہی ہو، تو فعل ہمیشہ واحد مؤنث لایا جائے گا،

جیسے: قَالَتْ امْرَأَةٌ میں فاعل مؤنث حقیقی ہے،

اور یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا قَالَتْ ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ میں قَالَتْ کی ھِیَ ضمیر فاعل "مریم" مؤنث حقیقی کی طرف لوٹ رہی ہے۔

☆ جب فاعل ضمیر کی شکل میں ہو تو فعل واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث لانے میں مرجع کے تابع ہوگا، جیسے: اَللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ میں یَرْزُقُ کی ھو ضمیر اللہ کی طرف،

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ میں یُؤْمِنُوْنَ میں فاعل کی ضمیر اَلَّذِیْنَ اسم موصول جمع کی طرف،

اور فَوَجَدَا فِیْھَا میں تثنیہ کی ضمیر موسیٰ اور خضر (علیہما السلام) کی طرف لوٹ رہی ہے۔

سبق (۴۸)

﴿ فعل مذکر اور مؤنث ﴾

تین صورتوں میں فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں لاسکتے ہیں:

(۱) جب فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی اور فعل فاعل کے درمیان فصل ہو،

جیسے: قَرَأَالْیَوْمَ زَیْنَبُ، اور قَرَأَتِ الْیَوْمَ زَیْنَبُ

(۲) جب فاعل اسم ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو،

جیسے: طَلَعَ الشَّمْسُ، اور طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

(۳) جب فاعل جمع مکسر ہو جیسے: قَالَ الرِّجَالُ، اور قَالَتِ الرِّجَالُ.

☆ جب فاعل جمع مکسر کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہو تو فعل واحد مؤنث اور جمع دونوں لاسکتے ہیں، جیسے: اَلرِّجَالُ قَامُوْا، اور اَلرِّجَالُ قَامَتْ.

سبق(۴۹)

﴿مفعول مالم یسم فاعلہ﴾

مفعول مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ: وہ مفعول ہے جس کی طرف فعل مجہول کی نسبت ہو، اور فاعل کو حذف کرکے بجائے اس کے مفعول کو ذکر کریں، اس مفعول کو نائب فاعل بھی کہتے ہیں، جیسے ضُرِبَ خَالِدٌ۔

فاعل کی طرح نائب فاعل بھی دو شکلوں میں آتا ہے:(۱) ظاہر جیسے:ضُرِبَ خَالِدٌ میں زید خالد فاعل اسم ظاہر ہے۔

(۲) مضمر جیسے: ضُرِبْتُ میں نائب فاعل تُ ضمیر ہے۔

☆ فعل مجہول کو فعل مالم یسم فاعلہٗ کہتے ہیں، یعنی ایسا فعل جس کے فاعل کا نام معلوم نہ ہو۔(نائب فاعل کا فعل مجہول انہی قاعدوں کے مطابق لایا جاتا ہے، جن قاعدوں کے مطابق فاعل کے لئے فعل معروف لایا جاتا ہے، جیسے: ضُرِبَ الرَّجُلُ، ضُرِبَ الرَّجُلَانِ، ضُرِبَ الرِّجَالُ جب کہ نائب فاعل اسم ظاہر واحد، تثنیہ اور جمع کی شکل میں ہو۔ اور جیسے ضُرِبَتْ زَیْنَبُ، زَیْنَبُ ضُرِبَتْ جب کہ نائب فاعل مونث حقیقی یا مونث حقیقی کی ضمیر ہو۔ اور اَلْخَادِمُ طُلِبَ، اَلْخَادِمَانِ طُلِبَا، اَلْخَادِمُوْنَ طُلِبُوْا جب کہ نائب فاعل ضمیر کی شکل میں ہو۔ اور ضُرِبَ الْیَومَ زَیْنَبُ وَضُرِبَتِ الْیَومَ زَیْنَبُ جب کہ نائب فاعل اسم ظاہر مونث حقیقی اور فعل فاعل کے درمیان فصل ہو۔ اور رُاِیَ الشَّمْسُ وَرُاِیَتِ الشَّمْسُ جب کہ نائب فاعل اسم ظاہر مونث غیر حقیقی ہو۔ اور ضُرِبَ الرِّجَالُ وَضُرِبَتِ الرِّجَالُ جب کہ نائب فاعل اسم ظاہر جمع مکسر ہو۔ اور اَلرِّجَالُ ضُرِبُوْا، اَلرِّجَالُ ضُرِبَتْ جب کہ نائب فاعل جمع مکسر کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہو۔)

سبق (۵۰)

﴿مبتدا، خبر﴾

مبتدا، خبر: یہ دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔ ان کا عامل رافع معنوی ہوتا ہے، یعنی لفظوں میں ان کا عامل نظر نہیں آتا، اس عامل معنوی کو ابتدا بھی کہتے ہیں،

☆ مبتدا اکثر معرفہ اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے، جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ۔

☆ مبتدا کی خبر مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ، جمع میں مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔

☆ مبتدا کی خبر کبھی مفرد کی شکل میں آتی ہے جیسے أَنَا طَالِبٌ،

کبھی مرکب ناقص کی شکل میں آتی ہے جیسے: نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ، ھٰذَا ذِکْرٌ مُّبَارَکٌ

(پہلی مثال میں خبر مرکب اضافی، اور دوسری مثال میں مرکب توصیفی کی شکل میں ہے)۔

کبھی جملہ کی شکل میں آتی ہے جیسے زَیْدٌ اَبُوْہُ عَالِمٌ، اَللّٰہُ یَعْصِمُکَ،

(پہلی مثال میں خبر جملہ اسمیہ ہے اور دوسری مثال میں جملہ فعلیہ کی شکل میں ہے)

مبتدا اکثر معرفہ ہوتا ہے، اور کبھی نکرہ بھی، بشرطیکہ اس میں کچھ تخصیص کی جائے جیسے وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَیْرٌ (یہاں عَبْدٌ نکرہ مبتدا ہے، مُؤْمِنٌ کے ذریعہ اس میں تخصیص کی گئی ہے) کبھی خبر مبتدا پر مقدم ہوتی ہے، جیسے عِنْدَ اللّٰہِ ثَوَابُ الدُّنْیَا، عَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ پہلی مثال میں عند اسم ظرف مضاف، اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر مقدم، اسی طرح دوسری مثال میں علی حرف جار اللہ مجرور اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم)

دو صورتوں میں مبتدا کو مؤخر کرنا واجب ہے: (۱) جب خبر کوئی ایسا کلمہ ہو جس کا شروع میں آنا ضروری ہو جیسے اَیْنَ یُوْسُفُ؟ (۲) جب خبر جار مجرور یا ظرف ہو، اور مبتدا نکرہ ہو جیسے فِیْهِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ اور عِنْدِیْ مَالٌ

فائدہ: جار مجرور اور ظرف کبھی مبتدا نہیں بن سکتے چاہے شروع میں آئے یا آخر میں۔

سبق (۵۱)

﴿افعال ناقصہ کا اسم﴾

كَانَ وغیرہ کا اسم: (افعال ناقصہ کا اسم)

یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو اپنا اسم بنا کر رفع دیتے ہیں اور خبر کو اپنی خبر بنا کر نصب دیتے ہیں جیسے كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا، صَارَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا۔

(افعال ناقصہ سترہ ہیں جن کا بیان آگے آئے گا، ان شاء اللہ)

﴿حروف مشبہ بالفعل کی خبر﴾

إِنَّ وغیرہ کی خبر: (حروف مشبہ بالفعل کی خبر)

حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں:

(۱) إِنَّ (۲) أَنَّ (۳) كَأَنَّ (۴) لَيْتَ (۵) لٰكِنَّ (۶) لَعَلَّ

یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو اپنا اسم بنا کر نصب دیتے ہیں اور خبر کو اپنی خبر بنا کر رفع دیتے ہیں جیسے إِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ، وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ، كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ، كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ، لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ، لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى، لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

(مذکورہ مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ إِنَّ وغیرہ کی خبر بن کر مرفوع ہیں، اخیر کی تین مثالوں میں خبر جملہ کی شکل میں ہے اور جملہ مبنی ہوتا ہے، اس لئے کہا جائے گا کہ يَعُوْدُ، رَمٰى اور تَهْتَدُوْنَ محلا مرفوع ہیں)

سبق(۵۲)

﴿ما ولا کا اسم﴾

ما ولا مشابہ بلیس کا اسم:

ماولا مشابہ بلیس: یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو اپنا اسم بنا کر رفع دیتے ہیں اور خبر کو اپنی خبر بنا کر نصب دیتے ہیں جیسے لَا خَوفٌ عَلَيْهِمْ، لَا غَولٌ فِيهَا، مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ، مَا أَنْتَ بِتَابِعٍ، مَاهُمْ بِخَارِجِيْنَ، مَا هٰذَا بَشَرًا.

(مذکورہ مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ ماولا مشابہ بلیس کا اسم بن کر مرفوع ہیں، دو مثالوں میں أَنتَ، اور هُمْ ضمیر مرفوع منفصل اسم بن رہی ہیں، اخیر کی مثال میں هذا مبنی ہے اس لئے اس کو محلا مرفوع کہا جائے گا)

﴿لائے نفی جنس کی خبر﴾

خبر لائے نفی جنس: لائے نفی جنس یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوتا ہے، اور مبتدا کو اپنا اسم بنا کر نصب دیتا ہے اور خبر کو اپنی خبر بنا کر رفع دیتا ہے، جیسے: لَا رَجُلَ قَائِمٌ، لَا عِلْمَ لَنَا، وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ

سبق(۵۳)

﴿ منصوبات﴾

منصوبات یہ منصوب کی جمع ہے،

منصوب: وہ اسم ہے جس کو عامل ناصب نے نصب دیا ہو، جیسے: إِنَّ اللّٰهَ میں

إِنَّ عاملِ ناصب نے لفظ اَللّٰہَ کو نصب دیا،لہٰذا لفظ اَللّٰہَ منصوب ہوا۔

منصوبات بارہ ہیں:(۱)مفعول بہ(۲)مفعول مطلق(۳)مفعول لہٗ (۴)مفعول معہ (۵)مفعول فیہ (۶)حال (۷)تمیز (۸)إِنَّ وغیرہ کا اسم (۹)مَا وَلَا کی خبر(۱۰)لائے نفی جنس کا اسم(۱۱)کان وغیرہ کی خبر(۱۲)مستثنیٰ۔

مفعول بہ: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو،جیسے خَلَقَ اللّٰہُ الْاِنْسَانَ (اللہ نے انسان کو پیدا کیا)میں اَلْاِنْسَانَ،اور قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ(داؤد نے جالوت کو قتل کیا) میں جَالُوْتَ۔

ترکیب: خَلَقَ فعل،اَللّٰہُ فاعل،اَلْاِنْسَانَ مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مفعول بہ فاعل کے بعد آتا ہے،لیکن اگر ضمیر منصوب متصل کی شکل میں ہو تو فاعل سے پہلے آتا ہے جیسے أَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ (شیطان نے ان دونوں کو پھسلا دیا)میں هُمَا ضمیر منصوب متصل فاعل سے پہلے ہے۔

سبق(۵۴)

﴿مفعول مطلق﴾

مفعول مطلق: مفعول مطلق مصدر ہوتا ہے جو اپنے ماقبل فعل کا ہم لفظ یا ہم معنی ہوتا ہے،جیسے ضَرَبْتُ زَيْدًا ضَرْبًا (میں نے زید کو اچھی طرح مارا) قَعَدْتُ جُلُوْسًا(میں بیٹھ ہی گیا)

(پہلی مثال میں ضَرْبًا مصدر مفعول مطلق اپنے فعل کا ہم لفظ ہے،اور دوسری مثال میں جُلُوْسًا مصدر مفعول مطلق ہے وہ اپنے فعل کا ہم لفظ نہیں بلکہ ہم معنی ہے کہ دونوں بیٹھنے کے معنی میں ہیں۔)

مفعول مطلق تین غرض سے لایا جاتا ہے:

(۱) فعل کی تاکید کے لئے جیسے: رَتَّلْنَاهُ تَرْتِيْلاً

(ہم نے خوب اس کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا)۔

(۲) فعل کی نوعیت بتانے کے لئے جیسے لَأُعَذِّبَنَّهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا

(میں ان کو سخت سزا دوں گا)

(۳) فعل کی تعداد بتانے کے لئے جیسے فَنَظَرَ نَظْرَةً (اس نے ایک نظر دیکھا)۔

(مفعول مطلق کا فعل بھی کئی جگہ حذف کر دیا جاتا ہے جیسے سُبْحَانَ اللّٰهِ میں سَبَّحْتُ (میں نے اللہ کی پاکی بیان کی)، شُکْرًا میں شَكَرْتُكَ (میں آپ کا شکر گذار ہوں)۔

کبھی مفعول مطلق کو موصوف کی شکل میں لا کر حذف کر دیا جاتا ہے، اور اس کی صفت باقی رہتی ہے جیسے رَحِمَ اللّٰهُ كَثِيْرًا اس مثال میں مفعول مطلق رَحْمًا موصوف محذوف ہے اور کثیرًا اس کی صفت ہے۔

کبھی مفعول مطلق اور اس کا فعل دونوں حذف کر دئے جاتے ہیں، صرف اس کی صفت باقی رہتی ہے، جیسے خَيْرَ مَقْدَمٍ میں قَدِمْتَ فعل اور قُدُوْمًا مصدر مفعول مطلق محذوف ہیں۔

ترکیب: رَتَّلْنَاهُ تَرْتِيْلاً میں رَتَّلْنَا فعل بافاعل، هُ ضمیر مفعول بہ، تَرْتِيْلاً مفعول مطلق، فعل بافاعل اپنے مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لَأُعَذِّبَنَّهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا میں يُعَذِّبُ فعل، انا ضمیر پوشیدہ فاعل، هُمْ ضمیر مفعول بہ، عَذَابًا موصوف، شَدِيْدًا صفت، موصوف صفت مل کر مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔)

سبق(۵۵)

﴿مفعول له﴾

مفعول لہٗ: مفعول لہ وہ اسم ہوتا ہے جو اپنے سے پہلے فعل کی علت (وجہ) بتلائے،
جیسے: لَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ (تم اپنے بچوں کو روزی کی تنگی کی وجہ سے قتل نہ کرو) قُمْتُ إِكْرَامًا لِزَيْدٍ (میں زید کے اکرام کی وجہ سے کھڑا ہو گیا)

☆ مفعول لہ کو مَفْعُوْل لِأَجْلِه بھی کہتے ہیں۔

پہلی مثال میں خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ مفعول لہ ہے، اور دوسری مثال میں إِكْرَامًا مصدر مفعول لہ ہے

☆ کبھی علت بتلانے کے لئے جملہ لاتے ہیں، ایسے جملے کو جملہ مُعَلِّلَہ کہتے ہیں،
جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: لَا تَصُوْمُوْا فِيْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، (رواہ احمد) تم روزہ نہ رکھو ان پانچ دنوں میں (عیدین و ایام تشریق) اس لئے کہ وہ کھانے پینے اور اللہ کو یاد کرنے کے دن ہیں۔

(اس حدیث شریف کے پہلے جملہ میں پانچ دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور اس کی علت دوسرے جملے میں بیان فرمائی کہ وہ کھانے پینے اور اللہ کو یاد کرنے کے دن ہیں۔)

سبق(۵٦)

﴿مفعول معه﴾

مفعول معہٗ: مفعول معہ وہ اسم ہے جو ایسے واو کے بعد واقع ہو جو مع (ساتھ) کے معنی میں ہو اور وہ اسم، عامل یعنی فعل میں فاعل یا مفعول بہ کے ساتھ شریک ہو،
جیسے: قَرَأَ الْأُسْتَاذُ وَالتِّلْمِيْذَ (استاذ نے طالب علم کے ساتھ پڑھا)

(اس میں اَلتِّلْمِيْذَ مفعول معہ ہے کیوں کہ وہ واو بمعنی مع کے بعد واقع ہے اور فعل قَرَأَ میں

فاعل استاذ کا شریک ہے۔)

أَكَلْتُ الْخُبْزَ وَالْإِدَامَ (میں نے روٹی سالن کے ساتھ کھائی)

(اس مثال میں اَلْإِدَامَ مفعول معہ ہے اور عامل فعل أَكَلَ میں مفعول بہ اَلْخُبْزَ کے ساتھ وقت میں شریک ہے۔)

ترکیب: لَا تَقْتُلُوْا فعل بافاعل، أَوْلَادَكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول لہ، فعل بافاعل اپنے دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترکیب: قَرَأَ فعل، اَلْأُسْتَاذُ فاعل، واو حرف بمعنی مَعَ، اَلتِّلْمِيْذَ مفعول معہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

أَكَلْتُ فعل بافاعل، اَلْخُبْزَ مفعول بہ، واو حرف بمعنی مَعَ اَلْإِدَامَ مفعول معہ، فعل بافاعل اپنے مفعول بہ اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سبق (۵۷)

﴿مفعول فیہ﴾

<u>مفعول فیہ:</u> مفعول فیہ وہ اسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت پر دلالت کرے، جیسے: قَرَأْتُ الْيَوْمَ الدَّرْسَ أَمَامَ الْأُسْتَاذِ (آج میں نے سبق استاذ کے سامنے پڑھا)

(اس مثال میں اَلْيَوْمَ (آج) قَرَأْتُ فعل کے وقت پر اور أَمَامَ الْأُسْتَاذِ استاذ کے سامنے، قَرَأْتُ فعل کی جگہ پر دلالت کر رہے ہیں، دونوں مفعول فیہ ہیں۔)

مفعول فیہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) مفعول فیہ مکانی (۲) مفعول فیہ زمانی

(مفعول فیہ مکانی: جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ بتائے، جیسے مذکورہ مثال میں أَمَامَ الْأُسْتَاذِ

مفعول فیہ زمانی: جو فعل کے واقع ہونے کا وقت بتلائے، جیسے مذکورہ مثال میں اَلْیَوْمَ۔

مفعول فیہ مکانی کو ظرف مکان، اور مفعول فیہ زمانی کو ظرف زمان کہتے ہیں۔)

ظرف زمان و مکان دونوں کی دو دو قسمیں ہیں: (۱) مبہم (۲) محدود

مبہم: جس کی کوئی حد معین نہ ہو، محدود: جس کی حد معین ہو۔

ظرف زمان مبہم جیسے: حِیْنٌ (وقت) عَصْرٌ (زمانہ) ان کی کوئی حد معین نہیں۔

ظرف زمان محدود جیسے: لَیْلٌ (رات) نَھَارٌ (دن) شَھْرٌ (مہینہ) ان کی ایک حد معین ہے۔

ظرف مکان مبہم جیسے: خَلْفٌ (پیچھے) اَمَامٌ (آگے) ان کی کوئی حد معین نہیں۔

ظرف مکان محدود جیسے: بَیْتٌ، مَسْجِدٌ، مَدْرَسَۃٌ ان کی ایک حد معین ہے۔

☆ ظرف مکان محدود میں فی حرف جار داخل کرنا ضروری ہوتا ہے جیسے:

صَلَّیْتُ فِی الْمَسْجِدِ.

ترکیب: قَرَأْتُ فعل بافاعل، اَلْیَوْمَ مفعول فیہ زمانی، اَلدَّرْسَ مفعول بہ، اَمَامَ الْأُسْتَاذِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ مکانی، فعل بافاعل اپنے تینوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب: صَلَّیْتُ فعل بافاعل، فِی حرف جار، اَلْمَسْجِدِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا صَلَّیْتُ فعل کے، فعل بافاعل اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کریں: لَبِثْتُ یَوْمًا، سَیَعْلَمُوْنَ غَدًا، وَرَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ، یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ، فَاللّٰہُ یَحْکُمُ بَیْنَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

(مذکورہ مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ مفعول فیہ بن رہے ہیں)

سبق (۵۸)

﴿حال﴾

حال: حال وہ اسم نکرہ ہے جو فعل کے واقع ہونے کے وقت فاعل یا مفعول یا بیک وقت دونوں کی حالت اور کیفیت بیان کرے،

ذوالحال: جس کی حالت بیان کی جائے اس کو ذوالحال کہتے ہیں،

ذوالحال اکثر معرفہ اور حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے، جیسے: قَرَأَ الطَّالِبُ قَائِمًا

(اس مثال میں الطَّالِبُ فاعل ذوالحال اور قَائِمًا حال واقع ہو رہا ہے۔)

شَرِبْتُ الْمَاءَ بَارِدًا: (اس مثال میں اَلْمَاءَ مفعول ذوالحال ہے اور بَارِدًا حال ہے۔)

کَلَّمْتُ الْأُسْتَاذَ جَالِسَيْنِ (میں نے استاذ سے بات کی اس حالت میں کہ ہم دونوں بیٹھے تھے) اس مثال میں فاعل اور مفعول دونوں کی حالت جَالِسَيْنِ کے ذریعہ بیان کی جارہی ہے۔)

☆ ذوالحال اگر نکرہ ہو تو حال کو مقدم کرتے ہیں جَاءَنِي رَاكِبًا رَجُلٌ.

☆ اور کبھی ذوالحال معنوی ہوتا ہے، جیسے زَيْدٌ اَكَلَ جَالِسًا

(اس میں هُوَ ذوالحال ہے، جو اَكَلَ میں مستتر ہے)

حال کبھی جملہ کی شکل میں بھی آتا ہے، حال جب جملہ کی شکل میں آتا ہے تو اس کے اندر ایک ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے، جو ذوالحال کی طرف لوٹے، جیسے جَاءُوا اَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُوْنَ میں "يَبْكُوْنَ" جملہ حال ہے اس میں فاعل کی ھم ضمیر جَاءُوْا فعل کے فاعل کی طرف لوٹ رہی ہے جو ذوالحال ہے۔

☆ حال والے جملہ سے پہلے کبھی واو حالیہ آتا ہے، جیسے لَقِيْتُ بَكْرًا وَهُوَ جَالِسٌ (میں نے بکر سے ملاقات کی اس حال میں کہ وہ بیٹھا تھا)

ترکیب: قَرَأَ الطَّالِبُ قَائِمًا: قَرَأَ فعل، اَلطَّالِبُ ذوالحال، قَائِمًا حال، حال ذوالحال مل کر فاعل ہوا قَرَأَ کا، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

شَرِبْتُ الْمَاءَ بَارِدًا: شَرِبْتُ فعل بافاعل، اَلْمَاءَ ذوالحال، بَارِدًا حال، حال ذوالحال مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

كَلَّمْتُ الْأُسْتَاذَ جَالِسَيْنِ: كَلَّمْتُ فعل، تُ ضمیر ذوالحال اول، اَلْأُسْتَاذَ ذوالحال ثانی، جَالِسَيْنِ فاعل مفعول دونوں کا حال، "تُ" ضمیر ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، اَلْأُسْتَاذَ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لَقِيْتُ بَكْرًا وَهُوَ جَالِسٌ: لَقِيْتُ فعل بافاعل، بَكْرًا ذوالحال، واؤ حالیہ، ھو مبتدا، جَالِسٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال ہوا، حال ذوالحال مل کر مفعول بہ ہوا لَقِيْتُ فعل کا، لَقِيْتُ فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

زَيْدٌ أَكَلَ جَالِسًا: زَيْدٌ مبتدا، أَكَلَ فعل، اس میں ھُوَ ضمیر ذوالحال، جَالِسًا حال، حال ذوالحال مل کر فاعل ہوا أَكَلَ کا، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مبتدا کی، باقی ظاہر ہے۔

ترکیب کریں: تَرَكُوكَ قَائِمًا، يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا، يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا، يَدْخُلُونَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا،

(خط کشیدہ الفاظ ترکیب میں حال بن رہے ہیں)

سبق (۵۹)

﴿تمیز بقیہ منصوبات﴾

تمیز: وہ اسم نکرہ ہے جو کسی مبہم چیز کی پوشیدگی کو دور کرے، جیسے:

أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا اس مثال میں أَحَدَ عَشَرَ گیارہ کا عدد مبہم ہے کہ کیا گیارہ؟ كَوْكَبًا تمیز نے اس ابہام کو دور کر دیا کہ گیارہ ستارے۔

ممیّز: جس چیز کی پوشیدگی اور ابہام کو دور کیا جائے اس کو مُمَیَّز کہتے ہیں،
جیسے: مذکورہ مثال میں أَحَدَعَشَرَ مُمَیَّز ہے۔
(نوٹ: حال اور تمیز ہونا اسم کی علامتوں میں سے ہے۔)
تمیز اکثر کسی مقدار کا نام ہوتا ہے، جیسے عدد، وزن، پیمانہ، پیمائش
عدد کی مثال: رَأَیْتُ أَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا (میں نے گیارہ ستارہ دیکھے)۔
وزن کی مثال: اِشْتَرَیْتُ کِیْلُوْ رُزًّا (میں نے ایک کلو چاول خریدے)۔
پیمانہ کی مثال: بِعْتُ لِیْتَرًا لَبَنًا (میں نے ایک لیٹر دودھ بیچا)۔
پیمائش کی مثال: أَخَذْتُ مِتْرَیْنِ ثَوْبًا (میں نے دو میٹر کپڑا خریدا)۔
(ان مثالوں میں کِیْلُو ممیز رُزًّا تمیز ہے، لِیْتَرًا ممیز لَبَنًا تمیز ہے، اور مِتْرَیْنِ ممیز ثَوْبًا تمیز ہے)۔
فائدہ: اسمائے کنایہ میں کم استفہامیہ اور کذا خبریہ کے بعد تمیز آتی ہے، جو ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے، جیسے کَمْ رُوْبِیَّۃً عِنْدَکَ ؟ (تمہارے پاس کتنے روپے ہیں؟) أَعْطَانِیْ کَذَا رُوْبِیَّۃً (اس نے مجھ کو اتنے روپے دیے)۔
فائدہ: اعداد میں ۱۱ سے ۹۹ تک کے عدد کی تمیز ہمیشہ منصوب ہوتی ہے،
۳ سے ۱۰، ۱۰۰ اور ہزار کے عدد کے بعد تمیز مضاف الیہ کی شکل میں مجرور ہوتی ہے
ترکیب: (۱) رَأَیْتُ فعل بافاعل، أَحَدَعَشَرَ ممیز، کَوْکَبًا تمیز، ممیز تمیز مل کر مفعول بہ، فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
(۲) اِشْتَرَیْتُ فعل بافاعل، کِیْلُو ممیز، رُزًّا تمیز، ممیز تمیز مل کر مفعول بہ ہوا۔
(۳) أَخَذْتُ فعل بافاعل، مِتْرَیْنِ ممیز، ثَوْبًا تمیز، ممیز تمیز مل کر مفعول بہ ہوا۔
(۸) إِنَّ وغیرہ کا اسم: جیسے إِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ، لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ،
(۹) مَا وَلَا کی خبر: جیسے مَا ھٰذَا بَشَرًا، لَا رَجُلٌ ظَرِیْفًا۔

(۱۰) لائے نفی جنس کا اسم: جیسے لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ، لَا رَيْبَ فِيْهِ.
(۱۱) كَانَ وغیرہ کی خبر: جیسے كَانَ الْإِنْسَانُ قَتُوْرًا، كَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا.

سبق (۶۰)

﴿مستثنی﴾

مستثنیٰ: وہ اسم ہے جو کلمات استثناء کے بعد واقع ہو، اور جس سے ظاہر ہو کہ جس چیز کی نسبت ماقبل کی طرف ہو رہی ہے اس سے مستثنیٰ خارج ہے۔
(نوٹ: مستثنیٰ ہونا اسم کی علامتوں میں سے ہے۔)
کلمات استثناء میں سے چند یہ ہیں: (۱) إِلَّا (۲) غَيْرَ (۳) سِوَىٰ (۴) حَاشَا (۵) خَلَا (۶) عَدَا (۷) مَاخَلَا (۸) مَاعَدَا۔
مستثنیٰ منہ: حروف استثناء سے پہلے جو اسم واقع ہوتا ہے اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں، جیسے: جَآءَ نِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا (میرے پاس قوم آئی مگر زید نہیں آیا)
(اس مثال میں آنے کی نسبت قوم کی طرف ہو رہی ہے مگر إِلَّا نے زید کو اس نسبت سے خارج کر دیا، پس قوم مستثنیٰ منہ ہوئی اور زید مستثنیٰ۔)

سبق (۶۱)

﴿مستثنی کی قسمیں﴾

مستثنیٰ متصل: وہ ہے جو استثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو، پھر حرف استثناء لا کر اس کو خارج کیا گیا ہو، جیسے جَآءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا
مستثنیٰ منقطع: وہ مستثنیٰ ہے جو نہ استثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو اور نہ بعد

استثناء کے جیسے سَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ اِلَّا اِبْلِيْسَ (فرشتوں نے سجدہ کیا مگر شیطان نے نہ کیا)

(پہلی مثال میں زید استثناء سے پہلے قوم میں داخل تھا لیکن حرف استثناء کے ذریعہ آنے کے حکم سے خارج کیا گیا، دوسری مثال میں ابلیس نہ استثناء سے پہلے فرشتوں میں داخل تھا نہ بعد میں بلکہ جن تھا یہ مستثنیٰ منقطع ہوا۔)

ترکیب: جَآءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا: جَآءَ فعل، اَلْقَوْمُ مستثنیٰ منہ، اِلَّا حرف استثناء، زَيْدًا مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ و مستثنیٰ مل کر فاعل ہوا جَآءَ کا، جَآءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مُفَرَّغ: وہ مستثنیٰ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو، جیسے مَا جَآءَنِي اِلَّا زَيْدٌ۔

غیر مُفَرَّغ: وہ مستثنیٰ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور ہو، جیسے جَآءَنِي الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا۔

سبق (۶۲)

﴿مستثنی کا اعراب﴾

جس کلام میں استثناء ہو، اس کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) موجب (۲) غیر موجب۔

کلام موجَب: وہ جملہ ہے جس میں نفی، نہی، استفہام نہ ہو، جیسے:

جَآءَنِي الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا۔

کلام غیر موجَب: وہ جملہ ہے جس میں نفی، نہی، استفہام موجود ہو، جیسے:

مَاجَآءَنِي اَحَدٌ اِلَّا زَيْدًا۔

☆ اِلَّا کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے، صرف دو صورتیں ایسی ہیں، جن میں اِلَّا کے بعد مستثنیٰ کا اعراب بدلتا ہے:

(۱) کلام غیر موجب ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو مستثنیٰ پر دو طرح سے اعراب آتے ہیں ایک بطور استثناء منصوب جیسے: مَا جَآءَنِي اَحَدٌ اِلَّا زَيْدًا میں زَيْدًا

مستثنیٰ کے طور پر منصوب ہے،
دوسرے بطور بدل مستثنیٰ منہ کے تابع جیسے: مَاجَآءَنِیْ أَحَدٌ إِلَّا زَيْدٌ میں زَيْدٌ
أَحَدٌ سے بدل کے طور پر مرفوع ہے۔
(۲) کلام غیر موجب میں مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو مستثنیٰ کا اعرب عامل کے مطابق
ہوگا، جیسے مَاجَآءَنِیْ إِلَّا زَيْدٌ (فاعل)، مَارَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا (مفعول)،
مَا مَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ (باء کا مجرور)۔
☆ خَلَا، عَدَا، مَاخَلَا، مَاعَدَا کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے،
جیسے: جَآءَنِی الْقَوْمُ خَلَا زَيْدًا۔
غَيْرَ، سِوٰی، سِوَاءَ، حَاشَا کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے:
جیسے جَآءَنِی الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ
فائدہ: لفظ "غیـــــر" پر وہی اعراب آئے گا جو إِلَّا کے بعد مستثنیٰ پر آتا ہے تمام
صورتوں کے ساتھ، جیسے: جَآءَنِی الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ،
سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ غَيْرَ إِبْلِيْسَ، مَا جَآءَنِیْ أَحَدٌ غَيْرَ زَيْدٍ یا غَيْرُ زَيْدٍ،
مَا جَآءَنِیْ غَيْرُ زَيْدٍ
فائدہ: لفظ "غیر" کی اصل وضع تو صفت کے لئے ہے جیسے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ میں لفظ
غیر صفت کے معنی میں ہے، لیکن کبھی استثناء کے لئے بھی آتا ہے، اسی طرح إِلَّا استثناء کے
لئے موضوع ہے لیکن کبھی صفت کے لئے بھی آتا ہے، جیسے لَوْ كَانَ فِيْهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ
لَفَسَدَتَا، ایسے ہی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اَیْ غَيْرُ اللّٰهِ۔

سبق (۶۳)

﴿مجرورات﴾

مجرورات یہ مجرور کی جمع ہے، مجرور وہ اسم ہے جس کو عامل جار نے جر دیا ہو،

جیسے بِاللّٰہِ میں با عامل جار نے لفظ اَللّٰہ کو جر دیا، لہٰذا لفظ اَللّٰہِ مجرور ہوا۔

مجرورات دو ہیں: ایک تو وہ جس پر مضاف داخل ہو، جیسے

غُلَامُ زَیدٍ ،مَسَاجِدَ اللّٰہِ ۔

دوسرا وہ جس پر حرف جر داخل ہو، جیسے بِزَیدٍ، فِي الْأَرْضِ۔

فائدہ: مضاف پر الف لام اور تنوین نہیں آتی اور تثنیہ وجمع کا نون اضافت میں گر جاتا ہے، جیسے غُلَامَا زَیدٍ، فَرَسَا عَمْرٍو، مُسْلِمُو مِصْرَ، طَالِبُو عِلْمٍ۔

سبق (٦٤)

« ندا، منادی »

ندا: ندا کے معنی پکارنا، متوجہ کرنا،

حروف ندا: عربی میں کسی کو پکارنے اور متوجہ کرنے کے لئے کچھ حروف متعین ہیں ،ان کو حروف ندا کہتے ہیں۔

حروف ندا پانچ ہیں: (۱) یَا (۲) أَیَا (۳) ھَیَا (۴) أَیْ (۵) ہمزہ مفتوحہ۔

منادی: ان حروف کے ذریعہ جس کو پکارا جائے اس کو منادی کہتے ہیں۔

(یہ حروف أَدْعُــــو فعل مضارع واحد متکلم (میں پکارتا ہوں) کے قائم مقام ہوتے ہیں، اور منادی اصل میں مفعول بہ ہوتا ہے، لیکن اس پر مختلف صورتوں میں مختلف اعراب آتا ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے)

☆منادی کا اعراب: تین صورتوں میں منادی منصوب ہوتا ہے۔

(۱) جب مضاف ہو جیسے یَا عَبْدَ اللّٰہ!

(۲) جب مشابہ مضاف ہو جیسے يَا قَارِئًا كِتَابًا! اے کتاب کے پڑھنے والے!)

(مشابہ مضاف وہ اسم ہوتا ہے جو مضاف نہ ہو، لیکن مضاف کی طرح دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر اس کے معنی پورا نہ ہو، جیسے حَافِظًا قُرْاٰنًا، قرآن کے حفظ کرنے والے۔)

(۳) نکرہ غیر معینہ ہو جیسے کوئی نابینا کسی کو پکارے يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِيْ (اے بھائی! کوئی میرا ہاتھ پکڑ لو)۔

☆ منادی جب مفرد معرفہ ہو یا نکرہ معینہ (ایسا اسم نکرہ جو پکارنے کی وجہ سے معین ہو گیا) ہو تو علامت رفع پر مبنی ہوتا ہے يَا رَحْمٰنُ، يَا رَجُلُ۔

☆ علامات رفع تین ہیں، واحد میں ضمہ جیسے يَا مَرْيَمُ،

تثنیہ میں الف جیسے يَا رَجُلَانِ، جمع میں واو جیسے يَا مُسْلِمُوْنَ.

(**نوٹ:** یہاں مفرد سے مراد وہ کلمہ ہے جو مرکب اور مشابہ مضاف نہ ہو۔)

☆ منادی پر جب لام استغاثہ لگتا ہے تو منادی مجرور ہوتا ہے جیسے يَا لَزَيْدٍ.

(لام استغاثہ مفتوح ہوتا ہے، مدد طلب کرنے کے لئے آتا ہے)

☆ جب منادی معرّف باللام ہو تو حرف ندا اور منادی کے درمیان اگر مذکر ہو، تو "أَيُّهَا" سے، اور اگر مؤنث ہو، تو "أَيَّتُهَا" سے فصل کرنا لازمی ہوتا ہے،

جیسے: يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ، اور يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ،

(لیکن یہ قاعدہ لفظ "اَللّٰهُ" پر جاری نہ ہوگا اس لئے کہ یہاں پر الف لام اس نام کے ساتھ خاص ہو گیا ہے، جیسے يَا اَللّٰهُ).

☆ کبھی منادی کے آخری حرف کو تخفیف کی غرض سے حذف کر دیا جاتا ہے،

جیسے: يَا مَالِكُ سے يَا مَالِ.

ترخیم: منادی کے آخری حرف کو حذف کرنے کو ترخیم کہتے ہیں، اور ایسے منادی کو

مُنَادیٰ مُرَخَّمْ کہاجاتا ہے۔

منادیٰ مرخم میں اصل حرکت بھی جائز ہے اور ضمہ بھی جیسے یَامَالِ اور یَامَالُ دونوں پڑھ سکتے ہیں۔

☆ حرف ندا کبھی کبھی حذف کردیا جاتا ہے جیسے: رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً (اے ہمارے رب! ہم کو دنیا میں بھلائی عطا فرما)،

یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا (اے یوسف! اس بات کو جانے دو)۔

(اَللّٰهُمَّ میں حرف ندا حذف کردیا گیا ہے اس کے بدلے میں آخر میں میم مشدد زیادہ کیا گیا)

فائدہ: ترکیب میں حرف ندا اور منادیٰ مل کر ندا ہوتا ہے، اور اس کے بعد جو بات کہی جاتی ہے اس کو جوابِ ندا کہتے ہیں، ندا اور جواب ندا مل کر جملہ ندائیہ ہوتا ہے، جیسے یَا اٰدَمُ اسْکُنْ (اے آدم! تم رہو) اس مثال میں یا حرف ندا، آدَمُ منادیٰ، حرف ندا منادیٰ مل کر ندا، اور اُسْکُنْ فعل بافاعل مل کر جواب ندا، ندا جواب ندا مل کر جملہ ندائیہ ہوا۔

سبق (۶۵)

﴿عدد، معدود﴾

۱	وَاحِدٌ	۱۱	اَحَدَ عَشَرَ
۲	اِثْنَانِ	۱۲	اِثْنَا عَشَرَ
۳	ثَلَاثَةٌ	۱۳	ثَلَاثَةَ عَشَرَ
۴	اَرْبَعَةٌ	۱۴	اَرْبَعَةَ عَشَرَ
۵	خَمْسَةٌ	۱۵	خَمْسَةَ عَشَرَ
۶	سِتَّةٌ	۱۶	سِتَّةَ عَشَرَ

۷	سَبْعَةٌ	۱۷	سَبْعَةَ عَشَرَ
۸	ثَمَانِيَةٌ	۱۸	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ
۹	تِسْعَةٌ	۱۹	تِسْعَةَ عَشَرَ
۱۰	عَشَرَةٌ	۲۰	عِشْرُوْنَ
۲۱	وَاحِدٌ وَّعِشْرِوْنَ	۴۰	أَرْبَعُوْنَ
۲۲	اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ	۵۰	خَمْسُوْنَ
۲۳	ثَلَاثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۶۰	سِتُّوْنَ
۲۴	أَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۷۰	سَبْعُوْنَ
۲۵	خَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۸۰	ثَمَانُوْنَ
۲۶	سِتَّةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۹۰	تِسْعُوْنَ
۲۷	سَبْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۱۰۰	مِائَةٌ
۲۸	ثَمَانِيَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۱۰۰۰	أَلْفٌ
۲۹	تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۱۰۰۰۰	عَشَرَةُ آلَافٍ
۳۰	ثَلَاثُوْنَ	۱۰۰۰۰۰	مِائَةُ آلَافٍ

دس لاکھ	مِلْيُوْنٌ	یک کروڑ	مِلْيَارٌ	ایک ارب	بِلْيَارٌ

☆ جس چیز کی گنتی کی جاتی ہے اس کو معدود کہتے ہیں جیسے: أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (گیارہ ستارے) اس مثال میں احد عشر عدد، اور کوکباً معدود ہے۔

☆ عربی میں "۱" اور "۲" عدد کے لئے اکثر عدد اور معدود نہیں آتے، ان کے لئے

لفظوں کی واحد، تثنیہ والی شکل ہی کافی ہوتی ہے جیسے رَجُلٌ (ایک مرد)

رَجُلَانِ (دومرد)۔

☆ تین سے دس تک عدد معدود کے درمیان تین چیزوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:

(۱) عدد ترکیب میں مضاف اور معدود مضاف الیہ بنتا ہے، جیسے: ثَمَانِیَۃُ أَقْلَامٍ۔

(۲) تذکیر اور تانیث میں تین سے دس تک دونوں (عدد معدود) ایک دوسرے کے ہمیشہ مخالف ہوں گے، جیسے عَشَرُ رُوبِیَاتٍ، ثَلَاثَۃُ دُوْلَارَات

(۳) معدود صرف اور صرف تین سے دس تک کے عدد کے بعد جمع کی صورت میں آئیں گے، جیسے : خَمْسُ مُوَظَّفَاتٍ. (پانچ ملازمائیں)

☆ گیارہ سے انیس تک کے عدد میں چار باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:

(۱) اکائی کے ساتھ عَشَرَۃَ ملاکر یہ عدد بنایا جاتا ہے، اور ان دونوں کے درمیان حرف عطف "واو" نہیں آتا، جیسے: ثَلَاثَۃَ عَشَرَ .

(۲) دونوں عدد کا آخری حرف فتحہ پر مبنی ہوتا ہے، جیسے: ثَلَاثَ عَشَرَ ۃَ

(سوائے اِثْنَا عَشَرَ اور اِثْنَتَا عَشَرَۃَ میں، کہ اِثْنَا اور اِثْنَتَا کو تثنیہ کا اعراب دیا جائے گا۔)

(۳) أَحَدٌ اور اِثْنَانِ یہاں بلکہ ہر جگہ تذکیر وتانیث میں معدود کے مطابق ہوں گے، اور تین سے نو تک کے عدد ہمیشہ معدود کے مخالف ہوں گے۔

(۴) معدود گیارہ سے ننانوے تک ہمیشہ مفرد منصوب نکرہ ہوگا۔ مثلاً

أَحَدَ عَشَرَ طَالِبًا   اِحْدٰی عَشَرَۃَ طَالِبَۃً   اِثْنَا عَشَرَ طَالِبًا

اِثْنَتَا عَشَرَۃَ فَتَاۃً   ثَلَاثَۃَ عَشَرَ مُهَنْدِسًا   ثَلَاثَ عَشَرَۃَ مُمَرِّضَۃً

تِسْعَۃَ عَشَرَ رَاكِبًا   تِسْعَ عَشَرَۃَ فَتَاۃً

☆ بیس سے ننانوے تک کے عدد میں تین باتوں کا لحاظ ضروری ہے:

(۱) عِشْرُوْنَ بیس کے بعد جو بھی عدد بنانا ہو، تو اس سے پہلے اکائی اور واو حرف عطف بڑھا دیں گے جیسے : أَرْبَعٌ وَّ عِشْرُوْنَ ، خَمْسَةٌ وَّ أَرْبَعُوْنَ یہی طریقہ ثَلَاثُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک جاری ہوگا۔

(۲) معدود گیارہ سے ننانوے تک ہمیشہ مفرد منصوب نکرہ ہوگا۔

(۳) تذکیر و تانیث میں أحد اور اثنان معدود کے مطابق ، اور ثلاثة سے تسعة تک معدود کے مخالف ہوگا۔ مثلاً: عِشْرُوْنَ شَجَرَةً، عِشْرُوْنَ غُصْنًا

☆ مِاَۃٌ اور أَلْفٌ کے بعد معدود مفرد اور مضاف الیہ کی شکل میں مجرور کی طرح ہوتا ہے، جیسے مِاَۃُ رَجُلٍ، أَلْفُ لَيْلَةٍ۔

(ان مثالوں میں بتلائے گئے قاعدوں کے مطابق غور کریں اور ان کی طرح اپنی مثالیں بنا کر کاپی میں لکھ کر مشق کریں:

تِسْعُوْنَ عِمَارَةً، تِسْعُوْنَ أُسْتَاذًا، وَاحِدٌ وَّعِشْرُوْنَ كِتَابًا، اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ كُرَّاسَةً ،اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ دَفْتَرًا، اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ مُذَكِّرَةً وَاحِدٌ وَتِسْعُوْنَ مُوَظَّفًا، وَاحِدَةٌ وَّتِسْعُوْنَ طَالِبَةً، ثَلَاثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ ضَيْفًا، ثَلَاثٌ وَّعِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً اِثْنَتَانِ وَتِسْعُوْنَ تِلْمِيْذَةً، تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ مُسَافِرًا، اِثْنَانِ وَتِسْعُوْنَ تِلْمِيْذَةً

سبق(٦٦)

﴿ اقسام اسمائے متمکنہ ﴾

اسمائے متمکنہ (اسم معرب) کی سولہ قسمیں ہیں:

(۱) اسم مفرد منصرف صحیح (۲) اسم مفرد منصرف قائم مقام صحیح

(۳) جمع مکسر منصرف (۴) جمع مؤنث سالم (۵) غیر منصرف

(۶) اسمائے ستہ مکبرہ (۷) تثنیہ (۸) کِلَا وَ کِلْتَا

(۹) اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ (۱۰) جمع مذکر سالم (۱۱) اُولُوْ

(۱۲) عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ (۱۳) اسم مقصور (۱۴) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم (۱۵) اسم منقوص

(۱۶) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم

(۱) اسم مفرد منصرف صحیح: وہ اسم ہے جو تثنیہ، جمع اور غیر منصرف نہ ہو اور اس کا آخری حرف حرف علت نہ ہو جیسے: زَیْدٌ۔

(۲) اسم مفرد منصرف قائم مقام صحیح: وہ اسم ہے، جو تثنیہ، جمع اور غیر منصرف نہ ہو، اور جس کے آخر میں حرف علت ہو، لیکن اس کا ماقبل ساکن ہو جیسے دَلْوٌ، ظَبْيٌ

(۳) اسمائے ستہ مکبرہ: وہ چھ اسم جو تصغیر کی حالت میں نہ ہوں، وہ یہ ہیں:

اَبٌ (باپ)، اَخٌ (بھائی)، حَمٌ (دیور)، هَنٌ (شرمگاہ)، فَمٌ (منھ) ذُوْمَالٍ (مال والا)۔

(۴) اسم مقصور: وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے: عِیْسٰی، مُوْسٰی۔

(۵) اسم منقوص: وہ اسم ہے جس کے آخر میں یائے لازمہ ماقبل مکسور ہو، (جو نہ متکلم کی ضمیر ہو، اور نہ یائے نسبتی ہو) جیسے: قَاضِيْ، دَاعِيْ۔

(بقیہ اسمائے متمکنہ کی تعریفات گذر چکی ہیں)

سبق (۶۷)

﴿اعراب کی نو شکلیں﴾

ان سولہ قسموں کو نو شکلوں میں اعراب دیا جاتا ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اعراب نمبر (۱) حالت رفع میں ضمہ، حالت نصب میں فتحہ، حالت جر میں کسرہ،

اعراب کی یہ شکل تین اسموں کو دی جاتی ہے: (۱) اسم مفرد منصرف صحیح (۲) اسم مفرد قائم مقام صحیح (۳) جمع مکسر منصرف۔

اسم مفرد منصرف صحیح: جیسے زَيْدٌ، میں جَاءَنِيْ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ

(مثالیں: رَجُلٌ، بَكْرٌ، كِتَابٌ، مَدْرَسَةٌ)

اسم مفرد قائم مقام صحیح: جیسے دَلْوٌ، میں هٰذَا دَلْوٌ، رَأَيْتُ دَلْوًا، مَرَرْتُ بِدَلْوٍ

(مثالیں: رَمْيٌ، ظَبْيٌ)

جمع مکسر منصرف: جیسے رِجَالٌ، میں هُمْ رِجَالٌ، رَأَيْتُ رِجَالًا، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ

(مثالیں: قُلُوْبٌ، أَزْهَارٌ، كُتُبٌ)

اعراب نمبر (۲) حالت رفع میں ضمہ، حالت نصب و جر میں کسرہ،

اعراب کی یہ شکل ایک اسم کو دی جاتی ہے: (۴) جمع مؤنث سالم: جیسے: مُسْلِمَاتٌ میں هُنَّ مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔ (مثالیں: كَاتِبَاتٌ، حَافِظَاتٌ، عَالِمَاتٌ)

اعراب نمبر(۳) حالت رفع میں ضمہ، حالت نصب و جر میں فتحہ،

اعراب کی یہ شکل ایک اسم کو دی جاتی ہے:(۵) غیر منصرف: جیسے عُمَرُ میں جَآءَ عُمَرُ، رَأَیْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔

(مثالیں: یُوْسُفُ، اِبْرَاھِیْمُ، سُلَیْمَانُ، فَاطِمَۃُ،)

اعراب نمبر(۴) حالت رفع میں واو، حالت نصب میں الف، حالت جر میں یاء

اعراب کی یہ شکل چھ اسموں کو دی جاتی ہے:(۶) اسمائے ستہ مکبرہ: جب یائے متکلم کے علاوہ کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: اَبُوْكَ میں جَآءَ اَبُوْكَ، رَأَیْتُ اَبَاكَ، مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ ۔

(اسمائے ستہ مکبرہ جب مضاف نہ ہوں، تو ان کو مفرد منصرف صحیح کا اعراب دیا جائے گا،
جیسے: جَآءَ اَبٌ، رَأَیْتُ اَبًا، مَرَرْتُ بِاَبٍ)

اعراب نمبر(۵) حالت رفع میں الف، حالت نصب و جر میں یاء ماقبل مفتوح،

اعراب کی یہ شکل تین اسموں کو دی جاتی ہے:(۷) تثنیہ (۸) کِلَا وَ کِلْتَا جو ضمیر کی طرف مضاف ہو، (۹) اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ

تثنیہ: جیسے رَجُلَانِ میں جیسے: جَآءَ رَجُلَانِ، رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ

(مثالیں: کِتَابَانِ، زَھْرَتَانِ، مَدْرَسَتَانِ)

کِلَا وَ کِلْتَا: جیسے: جَآءَ کِلَاھُمَا، رَأَیْتُ کِلَیْھِمَا، مَرَرْتُ بِکِلَیْھِمَا

(کلا اور کلتا جب اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں گے تو وہ اسم ظاہر ہمیشہ تثنیہ ہوگا اور حالت جر میں ہوگا، لیکن کلا، کلتا میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، جیسے جَآءَ کِلَا الرَّجُلَیْنِ، رَأَیْتُ کِلَا الرَّجُلَیْنِ، مَرَرْتُ بِکِلَا الرَّجُلَیْنِ ۔)

اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ، جیسے: جَآءَ اِثْنَانِ، رَأَیْتُ اِثْنَیْنِ، مَرَرْتُ بِاِثْنَیْنِ،

اعراب نمبر(۶) حالت رفع میں واو ماقبل مضموم، حالت نصب وجر میں یاء ماقبل مکسور،

اعراب کی یہ شکل تین اسموں کو دی جاتی ہے: (۱۰) جمع مذکر سالم (۱۱) اُوْلُوْ (۱۲) عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ

جمع مذکر سالم: جیسے مُسْلِمُوْنَ، میں جَآءَ مُسْلِمُوْنَ، رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ۔ (مثالیں: عَالِمُوْنَ، مُعَلِّمُوْنَ، مُجْتَهِدُوْنَ)

اُوْلُوْ: میں جیسے: جَآءَ اُوْلُوْ مَالٍ، رَأَیْتُ اُوْلِیْ مَالٍ، مَرَرْتُ بِاُوْلِیْ مَالٍ۔

عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ میں جیسے: جَآءَ عِشْرُوْنَ رَجُلاً، رَأَیْتُ عِشْرِیْنَ رَجُلاً، مَرَرْتُ بِعِشْرِیْنَ رَجُلاً۔

اعراب نمبر(۷) تینوں حالتوں میں تقدیری ہوگا (اعراب نظر نہ آئے گا)،

یہ اعراب دو اسموں کو دیا جاتا ہے: (۱۳) اسم مقصور (۱۴) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم: (جمع مذکر سالم کے علاوہ کوئی دوسرا اسم جو یاء متکلم کی طرف مضاف ہو)

اسم مقصور جیسے: موسی میں جَآءَ مُوْسٰی، رَأَیْتُ مُوْسٰی، مَرَرْتُ بِمُوْسٰی (مثالیں: عیسی، صغری، کبری)

غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم جیسے: اُسْتَاذِیْ میں: جَآءَ اُسْتَاذِیْ، رَأَیْتُ اُسْتَاذِیْ، مَرَرْتُ بِاُسْتَاذِیْ۔ (مثالیں: قلمی، کتابی، فصلی)

(نوٹ: اسمائے ستہ مکبرہ جب یاء متکلم کی طرف مضاف ہوں گے، تو ان کا اعراب تقدیری ہوگا، جیسے: جَآءَ اَبِیْ، رَأَیْتُ اَبِیْ، مَرَرْتُ بِاَبِیْ)

اعراب نمبر(۸) حالت رفع میں ضمہ تقدیری، حالت نصب میں فتحہ لفظی، حالت جر میں کسرہ تقدیری،

یہ اعراب ایک اسم کو دیا جاتا ہے: (۱۵) اسم منقوص

اسم منقوص: جیسے اَلْقَاضِي میں جَآءَ الْقَاضِيْ، رَأَيْتُ الْقَاضِيَ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ. (مثالیں: اَلدَّاعِي، اَلرَّاجِي، اَلْبَاقِي).

اعراب نمبر (۹) حالت رفع میں واو تقدیری، حالت نصب و جر میں یاء ماقبل مکسور

یہ اعراب ایک اسم کو دیا جاتا ہے: (۱۶) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم: جیسے مُسْلِمِيَّ میں هٰؤُلَآءِ مُسْلِمِيَّ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ.

(فائدہ: مُسْلِمِيَّ اصل میں مُسْلِمُوْنَيَ تھا، جب اس کو یاءِ متکلم کی طرف مضاف کیا، تو نونِ جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا مُسْلِمُوْيَ رہ گیا، اب واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہوئے، واؤ ساکن تھا اس لئے واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کو یاء میں ادغام کردیا مُسْلِمُيَّ ہوا پھر میم کے ضمہ کو یاء کی مناسبت سے کسرہ سے بدل دیا، مُسْلِمِيَّ ہوگیا۔

فائدہ: مُسْلِمِيَّ کی نصبی وجری حالت کی اصل مُسْلِمِيْنَيَ ہے، اب اضافت کا نون حذف کرنے کے بعد واؤ کو یاء سے بدلنے کی ضرورت نہ ہوگی، اس لئے صرف یاء کا یاء میں ادغام کردیں گے۔)

(اس پوری فصل میں عامل رافع کے طور پر جَآءَ فعل ہے جو اپنے فاعل کو رفع دے رہا ہے، هٰذَا، هُمْ، هُنَّ مبتدا بن کر خبر کو رفع دے رہے ہیں، رَأَيْتُ فعل عامل ناصب مفعول بنا کر نصب دے رہا ہے، مَرَرْتُ بِ میں باء حرف جار عامل ہے جو بعد میں آنے والے کو جر دے رہا ہے)

سبق (۶۸)

﴿توابع﴾

توابع تابع کی جمع ہے، اس کا معنی ہے ''پیچھے چلنے والا''۔

جب جملہ میں دو اسم ایک جگہ جمع ہوں اور دوسرے اسم کا اعراب ایک ہی جہت

سے پہلے کے موافق ہو، تو پہلے اسم کو متبوع اور دوسرے کو تابع کہتے ہیں۔
(اعراب میں ایک ہی جہت سے پہلے کے موافق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر پہلا اسم فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع ہو تو دوسرا بھی فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع ہو، اور اگر پہلا مفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہو تو دوسرا بھی مفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہو)

توابع پانچ ہیں: (۱) صفت (اس کے متبوع کو موصوف کہتے ہیں)۔

(۲) تاکید (اس کے متبوع کو مؤکد کہتے ہیں)۔

(۳) بدل (اس کے متبوع کو مُبدَل منہ کہتے ہیں)۔

(۴) عطف بحرف (اس کے متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں)۔

(۵) عطف بیان (اس کے متبوع کو مُبیَّن کہتے ہیں)۔

سبق (۶۹)

﴿صفت﴾

<u>صفت:</u> وہ تابع ہے جو متبوع کی اچھی بری حالت کو ظاہر کردے، یا متبوع کے متعلق کی حالت کو ظاہر کرے، جیسے: جَآءَ نِي رَجُلٌ عَالِمٌ (میرے پاس عالم شخص آیا) اور جیسے: جَآءَ نِي رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوهُ (میرے پاس ایک ایسا شخص آیا جس کا باپ عالم ہے)

(پہلی مثال میں عَالِمٌ تابع رَجُلٌ متبوع کی علمی حالت کو ظاہر کر رہا ہے، اور دوسری مثال میں عَالِمٌ، اَبُوهُ کی علمی حالت کو ظاہر کر رہا ہے، جو رَجُلٌ متبوع کا متعلق ہے)۔
پس صفت کی دو قسمیں ہوئیں، ایک وہ جو اپنے متبوع کی حالت ظاہر کرے، دوسرے وہ جو متبوع کے متعلق کی حالت ظاہر کرے۔

☆صفت کی پہلی قسم بیک وقت دس چیزوں میں سے چار میں متبوع کے موافق ہوتی ہے: (۱) تعریف، تنکیر میں سے ایک (۲) تذکیر، تانیث میں سے ایک (۳) اِفراد، تثنیہ، جمع میں سے ایک (۴) رفع، نصب، جر میں سے ایک۔

جیسے: عِنْدِي رَجُلٌ عَالِمٌ، رَجُلَانِ عَالِمَانِ،
رِجَالٌ عَالِمُونَ، اِمْرَأَةٌ عَالِمَةٌ، اِمْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ، نِسْوَةٌ عَالِمَاتٌ۔

☆صفت کی دوسری قسم بیک وقت پانچ چیزوں میں سے دو میں متبوع کے موافق ہوتی ہے: (۱) تعریف، تنکیر میں سے ایک (۲) رفع، نصب، جر میں سے ایک،

جیسے: جَاءَتْنِي اِمْرَأَةٌ عَالِمٌ اِبْنُهَا

(اس مثال میں عَالِمٌ اور اِمْرَأَةٌ کا اعراب تو ایک ہے مگر چوں کہ عَالِمٌ سے اِبْنُهَا کی حالت ظاہر ہوتی ہے، اس لئے عالم مذکر لایا گیا۔)

فائدہ: نکرہ موصوف کی صفت کبھی جملہ خبریہ کی شکل میں آتی ہے، اس وقت اس میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو نکرہ کی طرف لوٹ رہی ہوتی ہے، جیسے: لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ (اس مثال میں "جَنّٰتٌ" نکرہ ہے اور آگے والا جملہ اس کی صفت بن رہا ہے اور تَحْتِهَا کی "ھا" ضمیر "جَنّٰتٌ" موصوف کی طرف لوٹ رہی ہے)۔

صفت جب جملہ کی شکل میں ہو تو ترجمہ میں موصوف سے پہلے "ایسا، ایسے اور ایسی" لگا کر صفت کا ترجمہ اخیر میں کرتے ہیں جیسے مذکورہ مثال کا ترجمہ ہے، ان کے لئے ایسے باغات ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہیں گی۔

اسی طرح جب معرفہ کی صفت جملہ کی شکل میں ہو تو اس جملہ پر اسم موصول کا آنا ضروری ہے جیسے: جَاءَنِي الرَّجُلُ الَّذِيْ أَبُوْهُ عَالِمٌ (میرے پاس ایسا آدمی آیا جس کے ابا

عالم ہیں)

ترکیب: جَآءَ نِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ: جَآءَ فعل، نؔ وقایہ کا،یاءؔ ضمیر متکلم کی مفعول بہ، رَجُلٌ موصوف، عَالِمٌ صفت، موصوف صفت مل کر فاعل ہوا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

جَآءَ تْنِي اِمْرَأَةٌ عَالِمٌ اِبْنُهَا: جَآءَ تْ فعل، نؔ وقایہ کا، یاءؔ ضمیر متکلم کی مفعول بہ، اِمْرَأَةٌ موصوف، عَالِمٌ اسم فاعل، اِبْنُ مضاف، ھَا ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ہوا عَالِمٌ اسم فاعل کا، عَالِمٌ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت ہوا اِمْرَأَةٌ موصوف کا، موصوف صفت مل کر فاعل ہوا جَآءَ تْ کا، جَآءَ تْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

جَآءَ نِيْ رَجُلٌ أَبُوهُ عَالِمٌ: جَآءَ فعل نؔ وقایہ کا یاءؔ ضمیر متکلم کی مفعول رَجُلٌ موصوف، أَبُو مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، عالم خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت ہوئی رَجُلٌ موصوف کی، موصوف صفت مل کر فاعل ہوا جَآءَ فعل کا، جَآءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سبق (۷۰)

﴿تاکید﴾

تاکید: وہ تابع ہے جو متبوع کی نسبت کو یا شامل ہونے کو خوب ثابت کر دے کہ سننے والے کو کوئی شک باقی نہ رہے، جیسے: جَـآءَ زَيْـدٌ زَيْـدٌ زید ہی آیا، اور جیسے جَآءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ ساری قوم آ گئی۔

(پہلی مثال میں دوسرے زید نے جو تاکید ہے پہلے زید کی نسبت کو، جو جـآءَ کی طرف ہو رہی

ہے خوب ثابت کردیا، کہ زید ہی آیا اس میں کچھ شک نہیں رہا، اور دوسری مثال میں کُلُّهُمْ نے قوم کے تمام افراد کے شامل ہونے کو خوب ثابت کردیا، کہ ساری قوم آگئی ایک بھی باقی نہ رہا۔)

☆ تاکید کی دو قسمیں ہیں: (۱) لفظی (۲) معنوی

تاکید لفظی: وہ ہے جس میں لفظ مکرر لایا جائے، جیسے جَآءَ زَيْدٌ زَيْدٌ۔

تاکید معنوی: نو لفظوں سے ہوتی ہے:

نَفْسٌ، عَيْنٌ، كِلَا، كِلْتَا، كُلٌّ، أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ۔

☆ نَفْسٌ، عَيْنٌ: یہ دونوں لفظ واحد، تثنیہ، جمع تینوں کی تاکید کے لئے آتے ہیں بشرطیکہ ان کے صیغوں اور ضمیروں کو بدل دیا جائے، جیسے: جَآءَ زَيْدٌ نَفْسُهُ، جَآءَ زَيْدَانِ أَنْفُسُهُمَا يا نَفْسَاهُمَا، جَآءَ الزَّيْدُوْنَ أَنْفُسُهُمْ۔

(عَيْنٌ کی مثال بھی اسی طرح سمجھ لو، جیسے جَآءَ زَيْدٌ عَيْنُهُ، الخ)

☆ كِلَا تثنیہ مذکر اور كِلْتَا تثنیہ مؤنث: کی تاکید کے واسطے آتا ہے، جیسے: جَآءَ الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا، جَآءَتِ الْمَرْأَتَانِ كِلْتَاهُمَا۔

☆ كُلٌّ، أَجْمَعُ: یہ دونوں واحد اور جمع کی تاکید کے واسطے آتے ہیں، جیسے: يُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتَابِ كُلِّهٖ، جَآءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ أَجْمَعَهُ، جَآءَ النَّاسُ أَجْمَعُوْنَ۔

☆ أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ: تابع ہوتے ہیں أَجْمَعُ کے، یعنی بغیر أَجْمَعُ کے نہیں آتے اور نہ أَجْمَعُ سے پہلے آتے ہیں، جیسے: جَآءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ، أَكْتَعُوْنَ، أَبْتَعُوْنَ، أَبْصَعُوْنَ۔

ترکیب: جَآءَ فعل اَلْقَوْمُ مؤکد، كُلُّ مضاف، هُمْ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ

مل کرتا کید، أَجْمَعُونَ دوسری تاکید، مؤکد اپنی دونوں تاکیدوں سے مل کر فاعل ہوا، باقی ظاہر ہے۔
ترکیب کریں: سَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ، رَأَيْتُ الْأَمِيرَ نَفْسَهُ ، إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ۔

سبق (۷۱)

﴿بدل﴾

<u>بدل:</u> وہ تابع ہے جو نسبت سے خود ہی مقصود ہو، متبوع مقصود نہ ہو، متبوع کا ذکر صرف تعارف یا وضاحت کے لئے ہو۔ جیسے: جَاءَ زَيْدٌ أَخُوْ بَكْرٍ ۔
(اس مثال میں أَخُوْ بَكْرٍ تابع ہے، اور زید متبوع ہے، یہاں مقصد بکر کے بھائی کے آنے کی خبر دینا ہے، زید کا تذکرہ صرف اس کے تعارف کے لئے لایا گیا ہے)
☆ بدل کی چار قسمیں ہیں:
(۱) بدل الکل (۲) بدل البعض (۳) بدل الاشتمال (۴) بدل الغلط۔
<u>بدل الکل:</u> وہ بدل ہے جس میں بدل اور مبدل منہ کی دلالت ایک ہی چیز پر ہو رہی ہو، جیسے: قَالَ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ ﷺ ۔
<u>بدل البعض:</u> وہ بدل ہے جو اپنے مبدل منہ کا ایک حصہ ہو۔
جیسے: ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهُ۔
<u>بدل الاشتمال:</u> وہ بدل ہے جس کا مبدل منہ سے کچھ تعلق ہو،
جیسے: سُلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهُ۔

بدل الغلط: وہ بدل ہے جو غلطی کے بعد ذکر کیا جائے،

جیسے: اِشْتَرَیْتُ فَرَسًا، حِمَارًا ۔میں نے گھوڑا خریدا نہیں نہیں گدھا۔

جَآءَنِي زَیْدٌ، جَعْفَرٌ (آیا میرے پاس زید نہیں نہیں جعفر)۔

سبق(۷۲)

﴿عطف بحرف﴾

عطف بحرف (معطوف): وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد آئے اور جو نسبت متبوع کی طرف ہو وہی تابع کی طرف ہو، جیسے: جَآءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو.

(حرف عطف سے پہلے والے کو معطوف علیہ اور حرف عطف کے بعد والے کو معطوف کہتے ہیں، تو جیسے جَآءَ کی نسبت زید کی طرف ہے ایسے ہی حرف عطف کے واسطے سے عمرو کی طرف بھی ہے، اور زید معطوف علیہ اور عمرو معطوف ہے۔)

☆ جملہ کا عطف جملہ پر ہوتا ہے، جیسے: لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

☆ جملہ کے جزء کا عطف جملہ کے جزء پر ہوتا ہے،

☆ جزء کا عطف جزء پر ہو تو معطوف علیہ معطوف مل کر بھی جملہ کا جزء ہی بنتا ہے اور اگر جملہ کا عطف جملہ پر ہو تو معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہوتا ہے۔

جیسے: اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةٌ، فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ۔

(پہلی مثال میں معطوف علیہ معطوف مل کر مبتدا بن رہا ہے، اور دوسری مثال میں معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول بہ بن رہا ہے، اور لا خوف والی مثال میں معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ بن رہا ہے)

ترکیب: اَلْمَالُ معطوف علیہ، واو حرف عطف، اَلْبَنُوْنَ معطوف، معطوف علیہ اپنے

معطوف سے مل کر مبتدا، زِیْنَۃٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ جملہ معطوف علیہ، واو حرف عطف، لَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ جملہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

سبق (۷۴)

﴿عطف بیان﴾

عطف بیان: وہ تابع ہے جو صفت تو نہیں ہوتا، لیکن اپنے متبوع کو صاف طور پر ظاہر کر دیتا ہے،

☆ کبھی وہ دو ناموں میں سے ایک مشہور نام ہوتا ہے،
جیسے: جَآءَ نُعْمَانُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ نعمان آئے جو ابو حنیفہ کنیت سے مشہور ہیں،
اور جَآءَ أَبُوْ ظَفَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ، یعنی ابو ظفر آیا جو عبداللہ کے نام سے مشہور ہے،
(پہلی مثال میں "ابو حنیفة" اور دوسری مثال میں "عبداللہ" عطف بیان ہے۔)

☆ کبھی عطف بیان تخصیص کے لئے آتا ہے، جیسے: أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ،
(اس مثال میں طَعَامُ مَسٰكِيْنَ عطف بیان ہے، جس نے کفارہ کو مسکینوں کو کھانا کھلانے کے ساتھ خاص کر دیا۔)

☆ کبھی وہم کے ازالہ کے لئے بھی آتا ہے جیسے: اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ،
(اس میں رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ عطف بیان ہے، جو اس وہم کو دور کر رہا ہے کہ رب سے مراد فرعون نہیں ہے جو رب ہونے کا دعوی کرتا تھا، بلکہ رب سے مراد موسیٰ وہارون کا رب ہے

ترکیب: قَالَ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ ﷺ: قَالَ فعل، نَبِيُّ مضاف، نا ضمیر مضاف الیہ، مضاف

مضاف الیہ مل کر مبدل منہ، مُحَمَّدٌ ﷺ بدل، مبدل منہ بدل مل کر فاعل ہوا قَالَ کا، باقی ظاہر ہے۔

ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهُ: ضُرِبَ فعل مجہول زَيْدٌ مبدل منہ، رَأْسُ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر بدل ہوا، بدل مبدل منہ مل کر نائب فاعل ہوا، باقی ظاہر ہے۔

اِشْتَرَيْتُ فَرَسًا حِمَارًا: اِشْتَرَيْتُ فعل بافاعل، فَرَسًا مبدل منہ، حِمَارًا بدل، بدل مبدل منہ مل کر مفعول بہ ہوا، اِشْتَرَيْتُ فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

جَآءَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو: جَآءَ فعل، زَيْدٌ معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، عَمْرٌو معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر فاعل ہوا جَآءَ کا، جَآءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

جَآءَ نُعْمَانُ أَبُو حَنِيْفَةَ: جَآءَ فعل، نُعْمَانُ مُبَيَّنٌ، أَبُو مضاف، حَنِيْفَةَ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر عطف بیان ہوا، مُبَيَّنٌ متبوع اپنے عطف بیان تابع سے مل کر فاعل ہوا جَآءَ کا، باقی ظاہر ہے۔

ترکیب کریں: قَامَ عَمْرٌو أَبُوكَ، قُطِعَ زَيْدٌ يَدُهُ، سُرِقَ حَمِيْدٌ نِعَالُهُ، بِعْتُ جَمَلًا فَرَسًا، ذَهَبَ بَكْرٌ وَخَالِدٌ، جَآءَ أَبُو الظَّفَرِ عَبْدُ اللّٰهِ۔

سبق (۷۴)

﴿عوامل لفظی ومعنوی﴾

عوامل اعراب کی دو قسمیں ہیں: (۱) لفظی (۲) معنوی

لفظی عامل: وہ عامل ہے جو ظاہر لفظوں میں موجود ہو، جیسے عَلَى الْأَرْضِ میں عَلٰی نے الْأَرْضِ کو مجرور کر دیا، اور جَآءَ زَيْدٌ میں جَآءَ نے زَيْدٌ کو مرفوع کر دیا۔

معنوی عامل: وہ عامل ہے جو ظاہر لفظوں میں موجود نہ ہو۔

لفظی عامل کی تین قسمیں ہیں:

(۱) حروف عاملہ (۲) اسمائے عاملہ (۳) افعال عاملہ۔

حروف عاملہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) حروف عاملہ دراسم (جو اسم میں عمل کرتے ہیں)

(۲) حروف عاملہ درفعل (جو فعل میں عمل کرتے ہیں)۔

سبق (۷۵)

﴿حروف عاملہ دراسم﴾

حروف عاملہ دراسم کی سات قسمیں ہیں:

(۱) حروف جارہ (۲) حروف مشبہ بالفعل (۳) ماولامشابہ بلیس

(۴) لائے نفی جنس (۵) حروف ندا (۶) واؤ بمعنی مع (۷) الاحرف استثناء۔

حروف جارہ: جو اسم کو جر دیتے ہیں سترہ ہیں

باءْ، تاءْ، کاف، لام، واو، مُنْذُ، مُذْ، خَلَا	رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِيْ، عَنْ، عَلٰى، حَتّٰى، إِلٰى

مثالیں: (۱) اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ میں با، (۲) تَاللّٰہِ میں تا، (۳) کَالْفَرَاشِ میں کاف (۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میں لام (۵) وَالتِّیْنِ میں واؤ (۶) مَارَأَیْتُہٗ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ میں مُنْذُ (۷) مَا جَآءَ نِيْ زَیْدٌ مُذْ خَمْسَۃِ اَیَّامٍ میں مُذْ (۸) جَآءَ نِيْ الْقَوْمُ خَلَا زَیْدٍ میں خَلَا (۹) رُبَّ عَالِمٍ یَعْمَلُ بِعِلْمِہٖ میں رُبَّ (۱۰) جَآءَ نِيْ الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ میں حَاشَا (۱۱) جَآءَ نِيْ الْقَوْمُ عَدَا زَیْدٍ میں عَدَا (۱۲) فِي الْاَرْضِ میں فِيْ (۱۳) عَنْ مِلَّۃِ إِبْرَاھِیْمَ میں عَنْ (۱۴) عَلَی النَّاسِ میں عَلٰى (۱۵) حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ میں حَتّٰى (۱۶) إِلَى اللَّیْلِ میں إِلٰى (۱۷) مِنَ النَّاسِ میں مِنْ۔

فائدہ: جملہ میں جار مجرور مل کر ہمیشہ متعلق ہوتا ہے کسی فعل کے جب کہ جملہ فعلیہ ہو، یا شبہ فعل کے متعلق ہوتا ہے جب کہ جملہ اسمیہ ہو۔ جار مجرور جس کے متعلق ہوتا ہے اس فعل یا شبہ فعل کو مُتَعَلَّق کہتے ہیں،

جیسے: دَخَلَ زَیْدٌ فِي الْمَسْجِدِ (اس مثال میں فِي الْمَسْجِدِ متعلق اور دَخَلَ فعل مُتَعَلَّق) زَیْدٌ ذَاهِبٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ (اس مثال میں إِلَى الْمَدْرَسَةِ متعلق اور ذَاهِبٌ شبہ فعل مُتَعَلَّق)

☆ کبھی یہ مُتَعَلَّق محذوف ہوتا ہے جیسے بِسْمِ اللّٰهِ (اللہ کے نام سے) تو اس سے پہلے موقع کے مناسب کوئی بھی فعل متعلق محذوف مان سکتے ہیں، جیسے أَقْرَأُ (میں پڑھتا ہوں)، أَكْتُبُ (میں لکھتا ہوں)، أَبْدَأُ (میں شروع کرتا ہوں)

اور جملہ اسمیہ میں کوئی شبہ فعل مان سکتے ہیں جیسے زَیْدٌ فِي الدَّارِ میں فِي الدَّارِ سے پہلے جَالِسٌ، قَائِمٌ، نَائِمٌ شبہ فعل محذوف مان سکتے ہیں، اور اسی کے مطابق ترجمہ کرتے ہیں جیسے اگر جَالِسٌ کو محذوف مانیں تو ترجمہ ہوگا، زید گھر میں بیٹھا ہے۔

ترکیب: زَیْدٌ فِي الدَّارِ: زَیْدٌ مبتدا، فِي الدَّارِ جار مجرور مل کر متعلق ہوا جَالِسٌ شبہ فعل محذوف کے، جَالِسٌ شبہ فعل محذوف اپنے متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سبق (۷۶)

حروف مشبہ بالفعل

حروف مشبہ بالفعل: یہ حروف لفظاً، عملاً اور معنیً فعل متعدی کے مشابہ ہوتے ہیں۔ مبتدا خبر پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو اپنا اسم بنا کر نصب دیتے ہیں اور خبر کو اپنی خبر بنا کر رفع دیتے ہیں، اور یہ چھ ہیں:

(۱) إِنَّ (۲) أَنَّ (۳) كَأَنَّ (۴) لَيْتَ (۵) لٰكِنَّ (۶) لَعَلَّ

مثالیں: إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ،وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ، كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ، يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا، لٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَايَعْلَمُوْنَ، لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا.

☆ حروف مشبہ بالفعل کے بعد کبھی "ما کافہ" لگتا ہے جو ان حروف کے عمل کو ختم کر دیتا ہے، اسی طرح ما کافہ کے ساتھ یہ افعال پر بھی داخل ہو جاتے ہیں،

جیسے: إِنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ اور جیسے إِنَّمَا يُوْحٰى، كَأَنَّمَا يُسَاقُوْنَ۔

(پہلی مثال میں إِلٰهُكُمْ پر إِنَّ نے عمل نہیں کیا، دوسری مثال میں اِنَّ فعل پر داخل ہو رہا ہے ،ان حروف کے بعد ضمیر منصوب متصل ان کا اسم بنتی ہیں، جیسے :کانھن الیاقوت والمرجان)

سبق(۷۷)

﴿ما ولامشابہ بلیس﴾

<u>مَا ولَامشابہ بلیس</u>: یہ دونوں عملاً اور معنیً لَیْسَ کے مشابہ ہوتے ہیں، عمل میں اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، اور معنی میں اپنے اسم سے خبر کی نفی کرتے ہیں، جیسے :مَا زَيْدٌ قَائِمًا، لَا رَجُلٌ حَافِظًا.

☆ ما ولا کی خبر سے پہلے اگر حرف استثناء آجائے تو ان کا عمل باطل ہو جاتا ہے،

جیسے:وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ

مثالیں:لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ،لَا غَوْلٌ فِيْهَا، وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ، مَا هٰذَا بَشَرًا

<u>لائے نفی جنس</u>:وہ لا ہے جو اپنے اسم کے ہر فرد سے خبر کی نفی کر دے،

جیسے: لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ(دین میں کسی قسم کا کوئی جبر نہیں ہے)

☆لائے نفی جنس کا اسم اگر مفرد ہوگا تو فتحہ پر مبنی ہوگا، جیسے: لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ۔

☆اگر اس کا اسم مضاف یا مشابہ مضاف ہوگا تو منصوب ہوگا، جیسے: لَا طَالِبَ مَدْرَسَةٍ حَاضِرٌ (مدرسہ کا کوئی طالب علم حاضر نہیں)۔

☆اگر لا اور نکرہ کے درمیان کوئی فاصل ہو تو بھی نکرہ مرفوع ہوگا۔

جیسے: لَا فِي الدَّارِ رَجُلٌ وَ لَا اِمْرَاَةٌ۔

مثالیں: لَا رَيْبَ فِيهِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ، لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهُ، لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ.

سبق (۷۸)

﴿حروف عاملہ در فعل مضارع﴾

فعل مضارع میں جو حروف عمل کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں:

(۱) حروف ناصبہ (۲) حروف جازمہ۔

﴿حروف ناصبہ﴾

حروف ناصبہ چار ہیں:

(۱) اَنْ (۲) لَنْ (۳) كَيْ (علت) (۴) اِذَنْ (جواب)۔

یہ چاروں فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں اور پانچ صیغوں کو نصب دیتے ہیں، سات صیغوں سے نون اعرابی گرادیتے ہیں۔

مثالیں: (۱) اَنْ جیسے اُرِيْدُ اَنْ اَتْلُوَ الْقُرْاٰنَ (میں قرآن پڑھنا چاہتا ہوں)۔

(اَنْ فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے، اس لئے اس کو اَنْ مصدریہ بھی کہتے ہیں۔)

(۲) لَنْ جیسے لَنْ يَّذْهَبَ عَمْرٌو۔ (لَنْ نفی تاکید کے لئے آتا ہے۔)

(۳) کَیْ جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ، (کَیْ کے معنی تاکہ)

(۴) إِذَنْ جیسے إِذَنْ أَشْكُرَكَ، (إِذَنْ کے معنی تب تو)

(یہ اس وقت اس شخص کے جواب میں کہا جائے جو کہے: أَنَا أُعْطِيكَ دِينَارًا ۔)

سبق (۷۹)

﴿أن مقدره﴾

أَنْ کچھ حروف کے بعد مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔

(۱) حَتّٰی: جیسے: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا ۔ (یہاں نون اعرابی گر گیا)

(۲) لامِ جَحَدْ (انکار) جیسے: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ ۔

(لام جحد وہ لام ہے جو کان منفی کی تاکید کے لئے اس کی خبر پر آتا ہے)

(۳) أَوْ: جو إِلٰی أَنْ، یا، إِلَّا أَنْ کے معنی میں ہو، جیسے: لَأَلْزَمَنَّكَ أَوْ تُعْطِيَنِي حَقِّي أَيْ إِلٰی أَنْ تُعْطِيَنِي حَقِّي (یہ أَوْ بمعنی إِلٰی أَنْ کی مثال ہے)،

اور جیسے لَأَنْصَحَنَّ الْكَافِرَ أَوْ يُسْلِمَ، (یہ أَوْ بمعنی إِلَّا أَنْ کی مثال ہے۔)

(۴) لامِ کَیْ: (وہ لام جو وجہ بتلانے کے لیے آتا ہے): جیسے: لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۔

(۵) فَا جو چھ چیز کے جواب میں ہو۔

(۱) امر: جیسے زُرْنِي فَأُكْرِمَكَ

(۲) نہی: جیسے لَا تَشْتِمْنِي فَأُهِينَكَ

(۳) نفی: جیسے لَا تَأْتِينَا فَتُحَدِّثَنَا

(۴)استفهام : جیسے أَيْنَ بَيْتُكَ فَأَزُوْرَكَ

(۵) تمنی : جیسے لَيْتَ لِي مَالًا فَأُنْفِقَ مِنْهُ

(۶)عرض: جیسے أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا

(جواب میں آنے کا مطلب یہ ہے کہ جو چھ چیزیں ہیں، وہ جملہ انشائیہ کی چھ قسمیں ہیں اور جملہ انشائیہ میں مخاطب سے کچھ طلب کیا جاتا ہے، جو اس چیز کا جو نتیجہ ہوتا ہے، اسی کو جواب کہتے ہیں، ان تمام مثالوں میں ف کے بعد فعل مضارع کے صیغے ہیں جو منصوب ہیں)

سبق(۸۰)

﴿حروف جازمہ﴾

حروف جازمہ پانچ ہیں:

(۱) لَمْ (۲) لَمَّا (۳) لام امر (۴) لائے نہی (۵) إِنْ شرطیہ

یہ فعل مضارع کے پانچ صیغوں کو جزم دیتے ہیں، سات صیغوں سے نون اعرابی گرادیتے ہیں۔

☆لَمْ اور لَمَّا: یہ دونوں فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کردیتے ہیں، فرق دونوں میں یہ ہے کہ "لَمْ" مطلق نفی کے لئے آتا ہے جیسے: لَمْ يَكْتُبْ (اس نے نہیں لکھا)

اور "لَمَّا" تکلم کے وقت تک کی نفی کرتا ہے، جیسے:

لَمَّا يَكْتُبْ (اس نے اب تک نہیں لکھا)۔

☆ إِنْ شرطیہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے جیسے: إِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ۔

(جملہ اول کو شرط اور جملہ دوم کو جزا کہتے ہیں۔)

☆ إِنْ مستقبل کے لئے آتا ہے، اگرچہ ماضی پر آئے، جیسے: إِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ۔ (جب فعل ماضی دعا کے موقع پر آئے یا اس پر حرف شرط داخل ہو تو مستقبل کے معنی میں ہو جاتی ہے۔)

سبق (۸۱)

﴿عمل افعال﴾

عمل کے اعتبار سے فعل دو طرح کا ہوتا ہے: (۱) فعل معروف (۲) فعل مجہول

فعل معروف: ایسا فعل جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو، اور اس کا فاعل معلوم ہو

فعل مجہول: ایسا فعل جس کی نسبت مفعول کی طرف ہو اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو

فعل معروف کی دو قسمیں ہیں: (۱) فعل لازم (۲) فعل متعدی

فعل لازم: ایسا فعل جو فقط فاعل پر پورا ہو جائے، مفعول بہ کی ضرورت نہ ہو۔

فعل متعدی: ایسا فعل جس کو فاعل کے ساتھ مفعول بہ کی بھی ضرورت ہو۔

فعل معروف فاعل کو رفع دیتا ہے، جیسے قَامَ زَيْدٌ، ضَرَبَ عَمْرٌو۔

اور سات اسموں کو نصب دیتا ہے اور وہ سات اسم یہ ہیں:

(۱) مفعول بہ (۲) مفعول مطلق (۳) مفعول لہٗ (۴) مفعول معہٗ (۵) مفعول فیہ (۶) حال (۷) تمیز۔ (ان کا بیان منصوبات میں گزر چکا ہے)۔

☆ فعل لازم کا مفعول بہ نہیں آتا، بقیہ چار مفعولات آتے ہیں، اور اس سے فعل مجہول بھی نہیں آتا، فعل مجہول بجائے فاعل کے مفعول بہ کو رفع دیتا ہے اور بقیہ کو

نصب، جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا فِی دَارِہٖ تَادِیْبًا۔

☆فعل مجہول کو فِعْلُ مَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُه ' اور اس کے مرفوع کو مَفْعُوْلُ مَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُه ' کہتے ہیں۔

فعل مجہول صرف فعل متعدی سے آتا ہے، فعل لازم سے نہیں آتا، چنانچہ جُلِسَ زَیْدٌ نہیں کہا جائے گا۔

سبق (۸۲)

﴿فعل متعدی کی قسمیں﴾

فعل متعدی کی تین قسمیں:

(۱) متعدی بیک مفعول (جو ایک مفعول سے پورا ہو جائے)،

جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا۔

(۲) متعدی بہ دو مفعول کی دو قسمیں ہیں:

(الف) جس میں صرف ایک مفعول پر اکتفا کرنا جائز ہے، ایسا اس وقت ہوتا ہے جب مفعول بہ اول، اور مفعول بہ ثانی دونوں الگ الگ ہوں،

جیسے: أَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْهَمًا ، (اس مثال میں زَیْدٌ اور دِرْهَمًا دونوں الگ الگ ہیں، لہذا یہاں أَعْطَیْتُ زَیْدًا بھی جائز ہے اور أَعْطَیْتُ دِرْهَمًا بھی جائز ہے۔

(ب) جس میں صرف ایک مفعول بہ پر اکتفا کرنا جائز نہیں ہے، بل کہ دونوں مفعولوں کا ذکر ضروری ہے،

(اصل میں یہ افعال قلوب ہوتے ہیں جو مبتدا خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو مفعول بنا کر نصب دیتے ہیں)

(۳) متعدی بہ سہ مفعول اور وہ یہ ہیں:

أَعْلَمَ، أَرٰی، أَنْبَأَ، أَخْبَرَ، خَبَّرَ، نَبَّأَ، حَدَّثَ،

جیسے: أَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًوا فَاضِلًا، أَرَيْتُ عَمْرًوا خَالِدًا نَائِمًا،

(یہ سب مفعولات، مفعول بہ ہیں۔)

سبق (۸۴)

﴿افعال قلوب﴾

افعال قلوب: وہ افعال ہیں جن کا تعلق دل سے ہو، اعضاء و جوارح سے نہ ہو، اور وہ سات ہیں:

(۱) عَلِمَ (۲) رَأٰی (۳) وَجَدَ (۴) حَسِبَ (۵) ظَنَّ (۶) خَالَ (۷) زَعَمَ

ان میں سے پہلے تین یقین کے لئے آتے ہیں، دوسرے تین شک کے لئے آتے ہیں، زَعَمَ شک و یقین دونوں میں مشترک ہے۔

مثالیں: (۱) عَلِمْتُ عَمْرًوا أَمِينًا (مجھے عمرو کے امانتدار ہونے کا یقین ہے)۔

(۲) رَأَيْتُ اللّٰهَ أَحَدًا (میں نے اللہ کے ایک ہونے کا یقین کیا)۔

(۳) وَجَدْتُ اللّٰهَ غَفُوْرًا (میں نے اللہ کے غفور ہونے کا یقین کیا)۔

(۴) حَسِبْتُ زَيْدًا فَاضِلًا (میں نے زید کو فاضل گمان کیا)۔

(۵) خِلْتُ خَالِدًا قَائِمًا (میرا خیال ہے کہ خالد کھڑا ہے)۔

(۶)ظَنَنْتُ بَکْرًا نَائِمًا (میرا گمان ہے کہ بکر سو رہا ہے)۔

(۸)زَعَمْتُ زَیْدًا فَائِزًا (برائے شک)(مجھے شک ہے کہ زید کامیاب ہے)

(۷)زَعَمْتُ اللّٰہَ غَفُوْرًا (برائے یقین)(میں نے اللہ کے غفور ہونے کا یقین

فائدہ: حَسِبَ، خَالَ، زَعَمَ یہ تینوں افعال ہمیشہ افعال قلوب ہی رہتے ہیں،

بقیہ چار افعال کبھی دوسرے معنی (افعال جوارح) میں بھی استعمال ہوتے ہیں،

اس وقت ان کا ایک ہی مفعول آتا ہے، جیسے عَلِمَ، عَرَفَ (پہچاننے) کے معنی میں، رَأٰی

اَبْصَرَ (دیکھنے) کے معنی میں۔

سبق (۸٤)

﴿افعال ناقصہ﴾

افعال ناقصہ: یہ افعال (باوجود لازم ہونے کے) تنہا فاعل سے تمام نہیں ہوتے بلکہ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں، اسی سبب سے ان کو افعال ناقصہ کہتے ہیں،

یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں مبتدا کو اپنا اسم بنا کر رفع اور خبر کو اپنی خبر بنا کر نصب دیتے ہیں، یہ سترہ ہیں: کَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ، اَمْسٰی، اَضْحٰی، ظَلَّ، بَاتَ، مَا بَرِحَ، مَادَامَ، مَا انْفَکَّ، مَا فَتِیءَ، مَازَالَ، لَیْسَ، عَادَ، آضَ، رَاحَ، غَدَا،

کَانَ: ماضی کے لئے آتا ہے اگر کان کی خبر اسم ہو تو "تھا" کا ترجمہ کرتے ہیں،

جیسے: کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا، زید کھڑا تھا۔

☆کان کی خبر فعل ماضی ہو تو ماضی بعید کا ترجمہ کرتے ہیں، جیسے: کَانَ زَیْدٌ اَکَلَ

زید نے کھایا تھا۔

☆کان کی خبر فعل مضارع ہو تو ماضی استمراری کا ترجمہ ہوتا ہے، جیسے: کَانَ زَیْدٌ

یَاکُلُ زید کھاتا تھا۔

صار: حالت کی تبدیلی بتلانے کے لئے آتا ہے، جیسے: صَارَ الْوَلَدُ حَافِظاً لڑکا حافظ ہوگیا۔

أصبح ،أمسٰی ،أضحٰی، ظَلَّ ،بات: یہ اپنے اسم کے لئے خبر کو مخصوص وقت کے ساتھ ثابت کرتے ہیں، أصبح صبح کے وقت، أمسٰی شام کے وقت، أضحٰی چاشت کے وقت، ظَلَّ دن بھر، بات رات بھر کے لئے آتا ہے۔

☆ یہ کبھی صار کے معنی میں بھی ہوتے ہیں، اس صورت میں ان میں وقت کے معنی نہ ہوں گے جیسے: ظَلَّ زَیْدٌ حَافِظاً یہ صَارَ زَیْدٌ حَافِظاً کے معنی میں ہے (زید حافظ ہوگیا)

ما فَتِیءَ، ما انفَکَّ، ما بَرِحَ، مازال: اسم کے ساتھ خبر کی ہمیشگی بتلانے کے لئے آتے ہیں ترجمہ ہمیشہ اور برابر سے کرتے ہیں۔

ما دام: اسم کے لئے خبر کے ثابت رہنے کے زمانہ تک کسی کام کو ثابت کرتا ہے ترجمہ جب تک سے کرتے ہیں

لیس: اسم کے لئے خبر کی نفی کرتا ہے۔

عاد، آض، راح، غَدَا: یہ صار کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

مثالیں: (۱) کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا (۲) صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا (۳) اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا (۴) اَضْحٰی زَیْدٌ حَاکِمًا (۵) اَمْسٰی عَمْرٌو قَائِمًا (۶) ظَلَّ بَکْرٌ کَاتِبًا (۷) بَاتَ خَالِدٌ نَائِمًا (۸) اِجْلِسْ مَا دَامَ زَیْدٌ جَالِسًا (۹) مَا بَرِحَ خَالِدٌ صَائِمًا (۱۰) لَیْسَ زَیْدٌ قَائِمًا۔

فائدہ: افعال ناقصہ میں سے بعض افعال صرف فاعل سے تمام ہوتے ہیں، اس وقت ان کو افعال تامہ کہتے ہیں، جیسے کَانَ الْمَطَرُ (بارش ہوئی) بَاتَ زَیْدٌ (زید نے رات گذاری)

سبق (۸۵)

﴿افعال مقاربہ و رجاء﴾

افعال مقاربہ: وہ افعال ہیں جو اسم کے لئے خبر کے قریبی زمانہ میں واقع ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

افعال مقاربہ چار ہیں: (۱) عَسٰی (۲) کَادَ (۳) کَرَبَ (۴) اَوْشَكَ

یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور افعال ناقصہ کی طرح اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، مگر ان افعال کی خبر صرف فعل مضارع کی شکل میں آتی ہے، اس پر کبھی اَنْ آتا ہے اور کبھی نہیں،

جیسے: عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ، یا عَسٰی زَیْدٌ یَّخْرُجُ (قریب ہے کہ زید نکلے) کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا (قریب ہے کہ فقر کفر کا سبب ہو)۔

افعال رجاء: وہ افعال ہیں جو اسم کے لئے خبر کے ثابت ہونے کی امید ظاہر کرتے ہیں، یہ تین ہے: (۱) عَسٰی (۲) حَرٰی (۳) اِخْلَوْلَقَ،

تینوں کا ترجمہ امید ہے سے کرتے ہیں، جیسے: عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ (امید ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے)،

حَرٰی الْمَرِیْضُ اَنْ یَّشْفٰی (امید ہے کہ بیمار شفایاب ہو جائے)

اِخْلَوْلَقَ الْکَسْلَانُ اَنْ یَّجْتَهِدَ (امید ہے کہ سست محنتی بن جائے)

سبق(۸٦)

﴿افعال شروع و تعجب﴾

افعال شروع: وہ افعال ہیں جو اسم کے لئے خبر کے ثبوت کے شروع ہونے پر دلالت کرتے ہیں، یہ بہت سارے ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

شَرَعَ، أَنْشَأَ، أَخَذَ، جَعَلَ، طَفِقَ، أَقْبَلَ، وغیرہ

ان سب کا ترجمہ "شروع کیا"، "کرنے لگا" سے کرتے ہیں۔

أَخَذَتِ الْأَرْضُ تَجِفُّ (زمین خشک ہونے لگی)

طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ (وہ دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑنے لگے)

فائدہ: یہ تینوں قسمیں افعال ناقصہ کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مگر ان کی خبر صرف فعل مضارع کی شکل میں آتی ہے، اور کبھی ان تینوں افعال کے مجموعہ کو افعال مقاربہ کہہ دیا جاتا ہے۔

افعال تعجب: وہ افعال ہیں جن کے ذریعہ تعجب کا اظہار کیا جائے۔

افعال تعجب کے دو صیغے ہر اس ثلاثی مجرد سے آتے ہیں، جن میں رنگ اور عیب کے معنی نہ ہو۔

اول: مَا أَفْعَلَهُ جیسے: مَا أَحْسَنَ زَيْدًا (زید کو کس چیز نے حسین کر دیا)

اس کی اصل یہ ہے أَيُّ شَيءٍ أَحْسَنَ زيدًا، ما بمعنی أَيُّ شَيْءٍ مبتدا ہے محل رفع میں ہے، اور أحسن خبر ہے محل رفع میں ہے، اور فاعل أحسن کا هو اس میں مستتر ہے اور زَيدًا مفعول بہ ہے۔

ترکیب: ما مبتدا، احسن فعل، اس میں ضمیر ھو اس کا فاعل، زیدًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

دوم: أَفْعِلْ بِهٖ جیسے: أَحْسِنْ بِزَيْدٍ (زید کس قدر حسین ہے)، أَحْسِنْ صیغہ امر ہے بمعنی فعل ماضی تقدیر اس کی یہ ہے أَحْسَنَ زَيْدٌ یعنی صَارَ ذَا حُسْنٍ اور باء زائد ہے۔

فائدہ: ضمیر کی جگہ اس چیز کو لاتے ہیں جس پر حیرت ظاہر کی جاتی ہے، جیسے مثال مذکور میں زید.

سبق (۸۷)

﴿افعال مدح وذم﴾

<u>افعال مدح وذم</u>: فعل مدح وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کی تعریف کی جائے۔

افعال مدح دو ہیں: (۱) نِعْمَ (۲) حَبَّذَا

فعل ذم وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کی برائی کی جائے یہ بھی دو ہیں:

(۱) بِئْسَ (۲) سَآءَ.

ان افعال کے بعد دو اسم آتے ہیں دونوں ہی مرفوع ہوتے ہیں، پہلا اسم ان افعال کا فاعل ہوتا ہے، دوسرا اسم افعال مدح میں مخصوص بالمدح، اور افعال ذم میں مخصوص بالذم ہوتا ہے، شرط یہ ہے کہ فاعل مُعَرَّفْ بِاللَّامْ ہو، جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ عَمْرٌو، یا مُعَرَّفْ بِاللَّامْ کی طرف مضاف ہو جیسے نِعْمَ صَاحِبُ الْعِلْمِ بَكْرٌ، یا فاعل کی ضمیر مستتر ہو جس کی تمیز نکرہ منصوب ہو جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ اس مثال میں نِعْمَ کا فاعل هُوَ نِعْمَ میں مستتر ہے اور رَجُلًا منصوب تمیز ہے کیوں کہ هُوَ مبہم ہے۔

مثالیں:(۱)بِئْسَ الرَّجُلُ عَمْرٌو (عمرو بہت برا آدمی ہے)(۲)سَاءَ الرَّجُلُ زَیدٌ (زید بہت برا آدمی ہے)(۳)نِعْمَ الرَّجُلُ عَمْرٌو (عمرو بہت اچھا آدمی ہے)(۴)حَبَّذَا زَیدٌ،(زید بہت اچھا آدمی ہے)۔

ترکیب: نِعْمَ الرَّجُلُ عَمْرٌو:نِعْمَ فعل مدح،الرَّجُلُ فاعل،فعل فاعل مل کر خبر مقدم ،عَمْرٌو مبتدا موخر،مبتدا خبر مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

حَبَّذَا زَیدٌ:حَبَّ فعل مدح،ذَا اسم اشارہ فاعل،فعل فاعل مل کر خبر مقدم،زَیدٌ مبتدا موخر،مبتدا خبر مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

بِئْسَ الرَّجُلُ عَمْرٌو:بِئْسَ فعل ذم،الرَّجُلُ فاعل،فعل فاعل مل کر خبر مقدم، عَمْرٌو مبتدا موخر،مبتدا خبر مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

سبق(۸۸)

﴿اسمائے عاملہ﴾

اسمائے عاملہ کی دس قسمیں ہیں:

(۱)اسمائے شرطیہ بمعنی إِنْ (۲)اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی،اور بمعنی فعل امر حاضر(۳)اسم فاعل (۴)اسم مفعول (۵)صفت مشبہ (۶)اسم تفضیل (۷)مصدر(۸)اسم مضاف(۹)اسم تام(۱۰)اسمائے کنایہ۔

عربی زبان میں شرط کے لیے دو حروف آتے ہیں:إِنْ اور لَو

(کچھ اسماء ایسے ہوتے ہیں جن میں کبھی کبھی شرط کے معنی پائے جاتے ہیں،ان کو اسمائے

شرطیہ کہتے ہیں ان کی پہچان یہ ہے کہ وہ دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں۔)

(۱) اسمائے شرطیہ بمعنی إِنْ ؛ اور وہ نو ہیں:
(مَنْ، مَا ، أَيْنَ ، مَتٰى ،أَيٌّ، أَنّٰى ، إِذْمَا، حَيْثُمَا، مَهْمَا)
یہ فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں، جیسے (۱) مَنْ يَعْمَلْ سُوْءً ا يُجْزَبِه (۲) مَهْمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ (۳) مَتٰى تَذْهَبْ أَذْهَبْ (۴) إِذْ مَا تُسَافِرْ أُسَافِرْ (۵) مَاتَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ (۶) أَيُّهُمْ يَضْرِبْنِي أَضْرِبْهُ (۷) حَيْثُمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ (۸) أَنّٰى تَكْتُبْ أَكْتُبْ (۹) أَيْنَمَا تَقْصِدْ أَقْصِدْ

(۲) اسمائے افعال: اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی اسم کو رفع دیتے ہیں، فاعل ہونے کی بناء پر، جیسے: هَيْهَاتَ زَيْدٌ، شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو ،سُرْعَانَ عَمْرٌو
(یہ تینوں ماضی کے معنی میں آتے ہیں اور اسم کو بوجہ فاعلیت رفع دیتے ہیں۔)
اسمائے افعال بمعنی فعل امر حاضر یہ اسم کو نصب دیتے ہیں مفعول ہونے کی بناء پر، جیسے: دُوْنَكَ عَمْرًا، بَلْهَ سَعِيْدًا، عَلَيْكَ بَكْرًا، حَيَّهَلِ الصَّلٰوةَ، رُوَيْدَ زَيْدًا، هَا خَالِدًا
(یہ چھ اسم امر حاضر کے معنی میں آتے ہیں اور اسم کو بوجہ مفعولیت نصب دیتے ہیں۔)

سبق (۸۹)

﴿اسم فاعل﴾

(۳) اسم فاعل: وہ اسم مشتق ہے جو کام کرنے والے پر دلالت کرے، جیسے

ضَارِبٌ مارنے والا،

یہ فعل معروف کا عمل کرتا ہے یعنی فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے،

دو شرطوں کے ساتھ ایک تو یہ کہ اسم فاعل معنی میں حال یا استقبال کے ہو،

دوسرے یہ کہ اس سے پہلے چھ چیزوں میں سے کوئی ایک ہو:

(۱) مبتدا ہو، جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًا

(۲) موصوف ہو، جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْهُ بَكْرًا

(۳) موصول ہو جیسے جَآءَنِي الضَّارِبُ اَبُوْهُ عَمْرًا

(اس مثال میں الف لام اسم موصول کے معنی میں ہے۔)

(۴) ذوالحال ہو جیسے جَآءَنِي زَيْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهُ فَرَسًا

(۵) ہمزہ استفہام ہو جیسے أَضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًا

(۶) حرف نفی ہو جیسے مَا قَائِمٌ زَيْدٌ

(وہی عمل جو قَامَ یا ضَرَبَ کرتے ہیں، قَائِمٌ یا ضَارِبٌ کر رہے ہیں۔)

فائدہ: اسم فاعل اکثر اپنے معمول کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، اَللّٰهُ خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ۔

سبق (۹۰)

﴿اسم مفعول وصفت مشبہ﴾

(۴) اسم مفعول: وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو، جیسے مَضْرُوْبٌ پیا ہوا، یہ فعل مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی مفعول

مالم یسم فاعلہ کو رفع دیتا ہے۔

اور اس کے عمل کی بھی دو شرطیں ہیں: اول یہ کہ معنی میں حال یا استقبال کے ہو، دوم یہ کہ اس سے پہلے مبتدا وغیرہ میں سے کوئی ہو،

جیسے (۱) زَیْدٌ مَشْهُوْرٌ اَبُوْهُ (۲) عَمْرٌو مُعطی غُلَامُهُ دِرْهَمًا (۳) بَكْرٌ مَعْلُومٌ اِبْنُهُ فَاضِلًا (۴) خَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُهُ عَمْرًوا فَاضِلًا وہی عمل جو ضُرِبَ، اُعْطِيَ، عُلِمَ، اُخْبِرَ کرتے تھے مَضْرُوْبٌ، مُعْطًى، مَعْلُوْمٌ، مُخْبَرٌ کر رہے ہیں۔

(۵) صفت مشبہ: وہ اسم مشتق ہے جو اپنے موصوف کی ایسی صفت پر دلالت کرے، جس میں دوام اور ہمیشگی ہو، جیسے: رَحِيْمٌ مہربان،

یہ بھی اپنے فعل کا عمل کرتی ہے، جیسے زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ وہی عمل جو حَسُنَ فعل کرتا ہے حَسَنٌ کر رہا ہے۔

سبق (۹۱)

﴿ اسم تفضیل ﴾

(۶) اسم تفضیل: وہ اسم مشتق ہے جو کسی چیز میں مصدری یا وصفی معنی کو کسی کے مقابلہ میں زیادتی کے ساتھ ثابت کرے جیسے اَكْبَرُ سب سے بڑا،

(اسم تفضیل کا عمل اس کے فاعل میں ہوتا ہے اور وہ ضمیر ھو ہے جو اس میں مستتر ہے۔)

اس کا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے:

(۱) مِنْ کے ساتھ، جیسے: زَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو ۔

(۲) الف ولام کے ساتھ، جیسے: جَاءَنِي زَيْدُنِ الْاَفْضَلُ ۔

(۳) اضافت کے ساتھ، جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ۔

☆ اسم تفضیل کا استعمال جب مِنْ کے ساتھ ہوتا ہے، تو اسم تفضیل ہمیشہ أَفْعَلُ (واحد مذکر) کے وزن پر ہی آتا ہے۔

☆ اسم تفضیل کا استعمال جب الف لام کے ساتھ ہوتا ہے، تو اسم تفضیل اپنے ما قبل کے مطابق ہوتا ہے۔

☆ اسم تفضیل کا استعمال جب اضافت کے ساتھ ہوتا ہے تو اگر نکرہ کی طرف مضاف ہو، تو اس صورت میں اسم تفضیل ہمیشہ واحد کی شکل میں آئے گا، اور اگر معرفہ کی طرف مضاف ہو تو اختیار ہے مفرد بھی لا سکتے ہیں اور ما قبل کے مطابق بھی۔

سبق (۹۲)

﴿ مصدر، اسم مضاف، اسم تام ﴾

(۷) مصدر: بشرطیکہ مفعول مطلق نہ ہو، اپنے فعل کا عمل کرتا ہے، جیسے: أَعْجَبَنِي ضَرْبُ زَيدٍ عَمْرًا۔

☆ مصدر اکثر اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو کر اس کو جر دیتا ہے، اور پھر اس کے مفعول بہ کا ذکر ہوتا ہے، جیسے: لَوْ لَا دَفْعُ اللهِ النَّاسَ

(اس مثال میں دَفْعُ مصدر کا فاعل اَللّٰہ ہے اور مفعول اَلنَّاسَ ہے)۔

☆ اور کبھی یہ اضافت مفعول کی طرف ہوتی ہے، جیسے: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا

(اس مثال میں حِجُّ مصدر کا فاعل مَنِ اسْتَطَاعَ ہے اور مفعول اَلْبَيْتِ ہے)۔

(۸) اسم مضاف: یہ مضاف الیہ کو مجرور کرتا ہے، جیسے جَآءَنِي غُلَامُ زَيدٍ،

یہاں حقیقت میں لام مقدر ہے کیوں کہ تقدیر اس کی یہ ہے غُلَامٌ لِزَیدٍ۔

(۹) اسم تام: وہ اسم ہے جس کا آخر ایسی حالت میں ہو کہ اس حالت پر باقی رکھتے ہوئے دوسرے اسم کی طرف اس کو مضاف نہ بنایا جا سکے،

☆ اسم تام تمیز کو نصب کرتا ہے۔

اسم کا تام ہونا یا تنوین سے ہوتا ہے جیسے: مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا (آسمان میں ہتھیلی کی بقدر بھی بادل نہیں ہے)۔

یا تقدیر تنوین سے جیسے: عِنْدِي أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔

یا نون تثنیہ سے جیسے: عِنْدِي قَفِيزَانِ بُرًّا۔

یا نون جمع سے جیسے: عِنْدِي طَيِّبُونَ تِلْمِيذًا (میرے پاس اچھے طلبہ ہیں)۔

یا مشابہ نون جمع سے جیسے: عِنْدِي عِشْرُونَ دِرْهَمًا۔

سبق (۹۳)

﴿اسمائے کنایہ﴾

(۱۰) اسمائے کنایہ: كَمْ، كَذَا.

کَمْ کی دو قسمیں ہیں: (۱) استفہامیہ (۲) خبریہ

کم استفہامیہ تمیز کو نصب کرتا ہے جیسے: كَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ؟

کم خبریہ تمیز کو جر دیتا ہے جیسے: كَمْ مَالٍ أَنْفَقْتُ (میں نے اتنا سارا مال خرچ کیا) كَمْ دَارٍ بَنَيْتُ (میں نے اتنے سارے گھر بنائے)

کبھی کم خبریہ کی تمیز سے پہلے مِنْ جارہ آتا ہے جیسے: كَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي

السَّمٰوٰتِ (آسمانوں میں کتنے سارے فرشتے ہیں)۔
کذا بھی تمیز کو نصب کرتا ہے جیسے عِنْدِيْ كَذَا دِرْهَمًا۔

سبق (۹۴)

﴿عوامل معنوی﴾

عامل معنوی: وہ عامل ہے جو ظاہری طور پر لفظوں میں موجود نہ ہو، اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ابتدا: یعنی اسم کا عوامل لفظی سے خالی ہونا مبتدا کو رفع دیتا ہے، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ۔ اس میں زید مبتدا ہے جو ابتدا سے مرفوع ہے اور قَائِمٌ خبر بھی ابتدا سے مرفوع ہے، گویا دونوں مبتدا خبر میں ابتدا ہی عامل ہے۔

(۲) فعل مضارع کا عامل ناصب وجازم سے خالی ہونا فعل مضارع کو رفع دیتا ہے، جیسے يَضْرِبُ زَيْدٌ یہاں يَضْرِبُ مرفوع ہے کیوں کہ عامل ناصب وجازم سے خالی ہے۔

سبق (۹۵)

﴿حروف غیر عاملہ﴾

حروف غیر عاملہ کی سولہ قسمیں ہیں:

(۱) حروف تنبیہ: أَلَا، أَمَا، هَا: أَلَا، أَمَا یہ دونوں حروف جملہ کے شروع میں مخاطب سے غفلت دور کرنے کے لئے آتے ہیں، جیسے: أَلَا زَيْدٌ قَائِمٌ، أَمَا بَكْرٌ نَائِمٌ.

هَا یہ جملہ اور مفرد دونوں کے شروع میں آتا ہے، جیسے: هَا أَنَا حَاضِرٌ اور اسم اشارہ هذا وغیرہ میں۔

(۲) حروف ایجاب: نَعَمْ ، بَلٰی، أَجَلْ، إِيْ، جَيْرِ ، إِنَّ ۔

نَعَمْ پہلی بات کی تصدیق کرتا ہے خواہ وہ بات نفی میں ہو یا اثبات میں جیسے کوئی کہے هَلْ مَا جَاءَ زَيْدٌ ؟

تو اس کے جواب میں کہا جائے گا نَعَمْ، یعنی مَا جَاءَ زَيْدٌ.

ایسے ہی جب کہا جائے أَذَهَبَ عَمْرٌو؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے نَعَمْ یعنی ذَهَبَ عَمْرٌو ۔

بَلٰی منفی کے اثبات کے لئے آتا ہے، جیسے: أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ قَالُوا بَلٰی

(کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں،)

یعنی بَلٰی أَنْتَ رَبُّنَا (ہاں ہاں! آپ ہی ہمارے رب ہیں۔)

إِيْ مثل نَعَمْ کے ہے، لیکن اتنا فرق ہے کہ استفہام کے بعد قسم کے ساتھ آتا ہے جیسے کوئی کہے أَقَامَ زَيْدٌ؟ اس کے جواب میں کہا جائے إِيْ وَاللّٰهِ ہاں اللہ کی قسم۔

أَجَلْ جَيْرِ بھی مثل نَعَمْ کے ہیں، لیکن ان کے ساتھ قسم ضروری نہیں،

إِنَّ بھی ایسا ہی ہے لیکن اس کا استعمال کم آتا ہے۔

(۳) حروف تفسیر: وہ حروف ہیں جو گزشتہ بات کی پوشیدگی دور کرنے کے لئے بنائے گئے ہو، اور وہ دو ہیں: أَيْ وأَنْ جیسے: جَاءَنِي زَيْدٌ أَيْ أَبُوكَ اور نَادَيْنَاهُ أَنْ يَّا إِبْرَاهِيمُ یعنی نَادَيْنَاهُ بِلَفْظٍ هُوَ قَوْلُنَا يَا إِبْرَاهِيمُ ۔

(۴) حروف مصدریہ: وہ حروف ہیں جو جملہ کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں ،اور وہ تین ہیں: (۱) مَا (۲) أَنْ (۳) أَنَّ ۔

مَا و أَنْ فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں جیسے: ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ

بِمَا رَحُبَتْ اَیْ بِرُحْبِهَا وَاَعْجَبَنِیْ اَنْ ضَرَبْتَ اَیْ ضَرْبُكَ .
اَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے جیسے: بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا نَائِمٌ اَیْ نَوْمُهٗ۔

(۵) حروف تحضیض: تحضیض کے معنی ہیں ابھارنا اور رغبت دلانا اور یہ حروف بھی مخاطب کو کسی بات کی رغبت دلانے یا کسی بات پر ابھارنے کے لئے آتے ہیں، یہ چار ہیں: (۱) اَلَّا (۲) هَلَّا (۳) لَوْمَا (۴) لَوْلَا۔

یہ حروف اگر مضارع پر آئیں، تو ابھارنا اور رغبت دلانا مقصود ہوگا، جیسے: هَلَّا تُصَلِّیْ ؟ تو کیوں نماز نہیں پڑھتا؟ اور اگر یہ حروف ماضی پر داخل ہوں تو ان سے مخاطب کو ندامت دلانا مقصود ہوتا ہے، جیسے: هَلَّا صَلَّیْتَ الْعَصْرَ ! کیا تو نے ابھی تک عصر کی نماز نہیں پڑھی! اس لئے ان کو حروف تندیم بھی کہتے ہیں۔

(۶) حرف توقع: قَدْ ہے، یہ حرف فعل ماضی کو ماضی قریب کے معنی میں کر دیتا ہے اور بے شک کے معنی دیتا ہے، جیسے: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (بے شک ایمان والے کامیاب ہوئے)۔

فعل مضارع میں تقلیل کے معنی دیتا ہے جیسے: قَدْ یَجِیْئُ زَیْدٌ زید کبھی کبھی آتا ہے، اور کبھی فعل مضارع میں بھی تکثیر کا فائدہ دیتا ہے،

جیسے: قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَاءِ
(ہم آپ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں)
اور کبھی فعل مضارع میں بھی بے شک کے معنی دیتا ہے،
جیسے: قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ (بے شک اللہ جانتا ہے۔)

(۷) حروف استفہام: اور وہ دو ہیں: هَمْزَه، هَلْ۔

ہمزہ استفہام وہ حرف ہے جو مشکوک چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لیے جملہ کے شروع میں "أ" کی شکل میں آتا ہے۔

یہ دونوں جملہ کے شروع میں آتے ہیں جیسے: أَزَيْدٌ قَائِمٌ؟ هَلْ زَيْدٌ قَائِمٌ ؟

فائدہ: استفہام کے لئے جتنے بھی حروف اور اسماء ہیں، وہ سب جملہ کے شروع میں آتے ہیں۔

(۸) <u>حرف ردع:</u> كَلَّا ہے اور یہ اکثر انکار و منع کے لئے آتا ہے، جیسے کوئی کہے كَفَرَ زَيْدٌ، تو اس کے جواب میں کہا جائے گا كَلَّا ہرگز نہیں۔

اور كَلَّا حَقًّا یعنی بے شک کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے: كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (بے شک عنقریب تم جانو گے۔)

(۹) <u>تنوین:</u> اور یہ کئی طرح کی ہوتی ہے جن میں سے دو یہ ہیں:

<u>(۱)</u> تَمَكُّنْ (جو اسم متمکن پر آتی ہے) جیسے: زَيْدٌ

<u>(۲)</u> عوض (جو کسی کلمہ کے بدلہ میں آئے) جیسے: يَوْمَئِذٍ اور حِيْنَئِذٍ (ان کی تنوین كَانَ كَذَا کی عوض میں لائی گئی ہے)

كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِه (اس کی تنوین أَحَدٌ مضاف الیہ کے عوض لائی گئی ہے اس لئے کہ كُلٌّ لازم الاضافۃ ہے)۔

(۱۰) <u>نون تاکید:</u> (نون تاکید دو طرح کا ہوتا ہے ثقیلہ اور خفیفہ، یہ فعل مضارع کے آخر میں لگتا ہے) جیسے: لَيَضْرِبَنَّ، لَيَضْرِبَنْ۔

(۱۱) <u>لامِ مفتوح:</u> تاکید کے واسطے آتا ہے یہ مبتدا پر بھی آتا ہے اور خبر پر بھی،

جیسے: وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ، اور إِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ

(۱۲) حروفِ زیادت: وہ حروف ہیں جن کے حذف کرنے سے اصل معنی میں کوئی خرابی پیدا نہ ہو، اور وہ آٹھ ہیں:

(۱) إِنْ (۲) أَنْ (۳) مَا (۴) لَا (۵) مِنْ (۶) کَاف (۷) بَاء (۸) لَام۔

مثالیں: مَا إِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ، فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ، إِذَا مَا تَخْرُجْ أَخْرُجْ، مَا جَاءَنِيْ زَيْدٌ وَلَا عَمْرٌو، مَا جَاءَنِيْ مِنْ أَحَدٍ، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ، مَا زَيْدٌ بِقَائِمٍ، رَدِفَ لَكُمْ۔

(۱۳) حروفِ شرط: أَمَّا، لَوْ ہیں۔

أَمَّا تفسیر کے واسطے آتا ہے، اور فاء اس کے جواب میں لانا ضروری ہے،

جیسے: فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيْدٌ، فَأَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ، وَأَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ ○

لَوْ دوسرے جملہ کی نفی ظاہر کرتا ہے پہلے جملہ کی نفی ہونے کے سبب سے،

جیسے: لَوْ كَانَ فِيْهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ○ اگر آسمان وزمین میں کئی خدا ما سوائے اللہ کے ہوتے تو یہ دونوں تباہ ہو جاتے (مگر چوں کہ کئی خدا نہیں اس لئے تباہ نہیں ہوئے)۔

(۱۴) لَوْلَا: یہ دوسری بات کی نفی کرتا ہے، پہلی بات ہونے کے سبب،

جیسے: لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتے، مگر علی تھے اس لئے عمر ہلاک نہیں ہوئے۔

(۱۵) مَا بمعنی مادام: جیسے: أَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْأَمِيْرُ میں کھڑا رہوں گا جب تک

امیر بیٹھے۔

(۱۶) حروف عطف: دس ہیں: (۱) وَاوْ (۲) فَا (۳) ثُمَّ (۴) حَتّٰی (۵) إِمَّا (۶) أَوْ (۷) أَمْ (۸) لَا (۹) بَلْ (۱۰) لٰكِنْ۔

عطف کے معنی جوڑنے کے آتے ہیں یہ حروف بھی اپنے بعد والے کلمہ کو اپنے سے پہلے والے کلمہ کے ساتھ جوڑ دیتے ہیں پہلے والے کلمہ کو معطوف علیہ اور بعد میں آنے والے کلمہ کو معطوف کہتے ہیں۔

تمّت بالخیر

فہرست

سبق نمبر	عنوان	صفحہ	سبق نمبر	عنوان	صفحہ
۱	علم نحو کی تعریف	۷	۲۰	ضمیریں	۲۳
۲	کلمہ وکلام	۷	۲۱	ضمیر مرفوع متصل	۲۳
۳	اسم	۸	۲۲	ضمیر مرفوع منفصل	۲۴
۴	اسم کی قسمیں	۹	۲۳	ضمیر منصوب متصل	۲۴
۵	مشتق کی قسمیں	۹	۲۴	ضمیر منصوب منفصل	۲۵
۶	فعل	۱۰	۲۵	ضمیر مجرور بحرف جر	۲۵
۷	فعل کی قسمیں	۱۰	۲۶	اسمائے موصولہ	۲۶
۸	علامات فعل	۱۱	۲۷	اسمائے اشارہ	۲۸
۹	حرف	۱۲	۲۸	اسمائے اصوات	۲۹
۱۰	مرکب کی قسمیں	۱۳	۲۹	اسمائے افعال	۲۹
۱۱	مرکب اضافی	۱۴	۳۰	اسمائے ظروف	۳۰
۱۲	مرکب توصیفی	۱۵	۳۱	اسمائے کنایات	۳۴
۱۳	جملہ	۱۵	۳۲	مرکب بنائی	۳۵
۱۴	جملہ کی قسمیں	۱۶	۳۳	معرفہ نکرہ	۳۵
۱۵	جملہ اسمیہ فعلیہ	۱۷	۳۴	مذکر مؤنث	۳۶
۱۶	جملہ انشائیہ کی قسمیں	۱۹	۳۵	واحد، تثنیہ، جمع	۳۸
۱۷	معرب اور مبنی	۲۰	۳۶	جمع مکسر و جمع سالم	۳۹
۱۸	اعراب	۲۱	۳۷	جمع مذکر و مؤنث سالم	۳۹
۱۹	مبنی کے اقسام	۲۲	۳۸	جمع کی شکلیں	۴۰

۳۹	منصرف غیر منصرف	۴۱	۶۱	مستثنیٰ	۶۰
۴۰	عدل	۴۲	۶۲	مستثنیٰ کی قسمیں	۶۱
۴۱	وصف، تانیث، معرفہ	۴۳	۶۳	مستثنیٰ کا اعراب	۶۱
۴۲	عجمہ	۴۳	۶۴	مجرورات	۶۳
۴۳	جمع ترکیب	۴۳	۶۵	ندا، منادیٰ	۶۳
۴۴	وزن فعل الف نون	۴۴	۶۶	عدد، معدود	۶۵
۴۵	مرفوعات	۴۵	۶۷	اقسام اسمائے متمکنہ	۶۹
۴۶	فاعل کی شکلیں	۴۶	۶۸	اعراب کی نو شکلیں	۷۰
۴۷	فاعل کا فعل	۴۷	۶۹	توابع	۷۳
۴۸	فعل مذکر و مؤنث	۴۸	۷۰	صفت	۷۴
۴۹	مفعول مالم یسم فاعلہ	۴۸	۷۱	تاکید	۷۶
۵۰	مبتدا خبر	۴۹	۷۲	بدل	۷۸
۵۱	افعال ناقصہ کا اسم	۵۰	۷۳	عطف بہ حرف	۷۹
۵۲	حروف مشبہ بالفعل کی خبر	۵۱	۷۴	عطف بیان	۸۰
۵۳	ما و لا کا اسم	۵۱	۷۵	عوامل لفظی و معنوی	۸۱
۵۴	منصوبات	۵۲	۷۶	حروف عاملہ در اسم	۸۲
۵۵	مفعول مطلق	۵۳	۷۷	حروف مشبہ بالفعل	۸۳
۵۶	مفعول لہ	۵۴	۷۸	ما و لا مشابہ بلیس	۸۴
۵۷	مفعول معہ	۵۵	۷۹	حروف عاملہ در فعل	۸۵
۵۸	مفعول فیہ	۵۶	۸۰	اَن مقدرہ	۸۶
۵۹	حال	۵۷	۸۱	حروف جازمہ	۸۷
۶۰	تمیز	۵۹	۸۲	عمل افعال	۸۸

۸۳	فعل متعدی کی قسمیں	۸۹	۹۰	اسم فاعل	۹۷
۸۴	افعال قلوب	۹۰	۹۱	اسم مفعول	۹۸
۸۵	افعال ناقصہ	۹۱	۹۲	اسم تفضیل	۹۸
۸۶	افعال مقاربہ	۹۲	۹۳	مصدر، اسم مضاف	۹۹
۸۷	افعال شروع وتعجب	۹۳	۹۴	اسمائے کنایہ	۱۰۰
۸۸	افعال مدح وذم	۹۵	۹۵	عوامل معنوی	۱۰۱
۸۹	اسمائے عاملہ	۹۶	۹۶	حروف غیر عاملہ	۱۰۱